

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال  
نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب



عبادات، فرائض، بیوع، حدود، امارت و  
قضا، خصومات، ادب، زهد، فتن و  
ملاحم اور علاماتِ قیامت جیسے اہم  
ترین دینی، شرعی اور اخلاقی  
موضوعات سے متعلق نبوی تعلیمات  
توضیحات اور فوائد کی ایک مستند کتاب



سلمان نصیف وحدوح

مترجم: محمد طیب طاہر

نشریات



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال  
نبی رحمت ﷺ کے جواب

سلمان نصیف وحدوح  
مترجم: محمد طیب طاہر

نشریات

۴۰ اردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۵۸۹۳۱۹-۳۲۱

حدود، سلمان، نصیف، مترجم: محمد طیب طاہر ۲۹۷۶۳  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال نبی رحمت ﷺ کے جواب  
س ل م - ص

لاہور: نشریات

۲۰۰۹ء، ص: ۲۶۴

حدیث - فتاویٰ - تعلیمات نبوی

ISBN 978-969-8983-47-7

جملہ حقوق محفوظ

۲۰۱۶ء

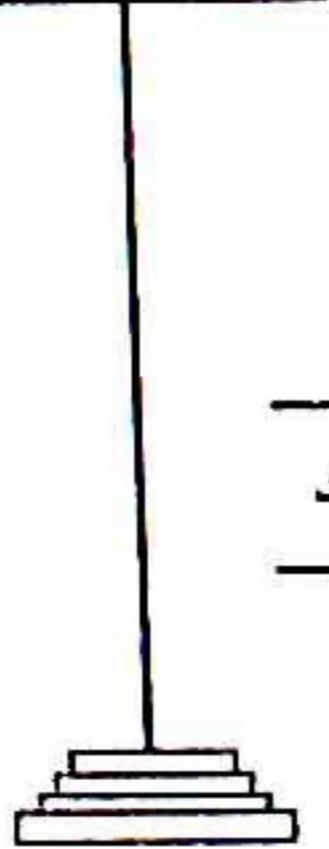
۱۲۲۲۷۹  
۳

نام کتاب : صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال نبی رحمت ﷺ کے جواب  
تالیف : سلمان نصیف و حدود  
مترجم: محمد طیب طاہر  
اہتمام : نشریات، لاہور  
مطبع : عمیر عثمان شفیق، پریس

فضل کتاب  
فضل ایڈیٹنگ پبلسنگز

اردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔  
فون: 2212991-2629724

ڈسٹری بیوٹرز



کتاب سرائے

پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، میران کتب خانہ جات



فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ  
اردو بازار، لاہور فون: 7320318 فکس: 7239884  
ای میل: hikmat100@hotmail.com



- ✽ نماز میں قنوت ..... ۷۱
- ✽ نماز میں التفات (ادھر ادھر جھانکنا) ..... ۷۲
- ✽ سجدہ سہو کے اسباب ..... ۷۳
- ✽ مساجد اور ان کی طرف جانے کی فضیلت ..... ۷۵
- ✽ تین مساجد کی فضیلت ..... ۷۵
- ✽ مسجد نبوی ﷺ کا صفحہ (چبوترہ) ..... ۷۸
- ✽ جماعت کا حکم ..... ۷۹
- ✽ حسنِ ادائیگی کے ساتھ تخفیف ..... ۸۰
- ✽ چھوٹے کی امامت ..... ۸۱
- ✽ امام کی اقتدا میں ..... ۸۲
- ✽ صفوں کا مکمل کرنا ..... ۸۳
- ✽ جمعہ کی رات اور دن میں نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا ..... ۸۴
- ✽ عید میں خوبصورتی حاصل کرنا ..... ۸۵
- ✽ امام بارش کی دعا کے لیے لوگوں کی درخواست قبول کرتا ہے ..... ۸۶
- ✽ بارش سے برت حاصل کرنا ..... ۸۷
- ✽ رات کی نماز کی تعداد اور کیفیت ..... ۸۸
- ✽ عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب ..... ۸۹
- ✽ نماز پنجگانہ کی اہمیت ..... ۹۰
- ✽ فضائل اعمال ..... ۹۱
- ✽ کثرتِ سجود کی ترغیب ..... ۹۲
- ✽ نقلی نماز گھروں میں ..... ۹۳
- ✽ رکوع و سجود میں عدم اطمینان ..... ۹۳

- ۹۴ ..... صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کی حفاظت
- ۹۴ ..... رات کے قیام کی ترغیب
- ۹۵ ..... رات کی نماز دو دو رکعت
- ۹۷ ..... چھٹا باب..... زکوٰۃ کا بیان
- ۹۷ ..... زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کا وجوب
- ۱۰۰ ..... حرص و طمع سے بچاؤ
- ۱۰۱ ..... فرضی زکوٰۃ اور اس کی فضیلت
- ۱۰۳ ..... کس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے اور کس میں نہیں
- ۱۰۴ ..... زیورات میں زکوٰۃ
- ۱۰۵ ..... دوسری جگہ انتقال کی طرح پہلے زکوٰۃ نکالنا بھی درست ہے
- ۱۰۵ ..... فضیلت والے صدقہ کی ایک قسم
- ۱۰۶ ..... قریبی اور اہل و عیال پر صدقہ
- ۱۰۷ ..... سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ
- ۱۰۸ ..... عام صدقہ کی ترغیب
- ۱۱۰ ..... جب اللہ کوئی چیز سپرد کرے تو اس کی حفاظت کی جائے
- ۱۱۴ ..... محتاج اقرباء صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں
- ۱۱۴ ..... خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ کرنا جائز نہیں
- ۱۱۶ ..... کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب
- ۱۱۷ ..... صدقہ و زکوٰۃ کس کے لیے حلال ہے اور کس کے لیے نہیں
- ۱۱۸ ..... بھوکے کو کھلانے اور پیاسے کو پلانے کی فضیلت
- ۱۱۹ ..... پانی سے بڑا کوئی صدقہ نہیں
- ۱۲۰ ..... ساتواں باب..... روزے کا بیان

- روزہ کے فضائل ..... ۱۲۰
- روزے کا وقت ..... ۱۲۳
- رویتِ ہلال بشرطِ شہادتِ عدل ..... ۱۲۴
- روزے کی حالت میں ممنوع امر ..... ۱۲۵
- روزے میں وصال ..... ۱۲۶
- کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا ..... ۱۲۷
- میت کی طرف سے روزہ رکھنا ..... ۱۲۸
- ماہِ محرم کا روزہ ..... ۱۲۹
- یومِ عاشوراء ..... ۱۳۰
- عشرہ ذی الحجہ ..... ۱۳۰
- پیر اور جمعرات کا روزہ ..... ۱۳۱
- پوری زندگی کا روزہ ..... ۱۳۲
- نفلی روزہ دار اپنے اوپر اختیار رکھتا ہے ..... ۱۳۳
- کیا اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے؟ ..... ۱۳۵
- جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے ..... ۱۳۵
- یومِ عرفہ کا روزہ ..... ۱۳۶
- یومِ عاشوراء کا روزہ ..... ۱۳۷
- شعبان کے روزہ کی ترغیب ..... ۱۳۷
- ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ..... ۱۳۸
- روزے کی حالت میں بوسہ کا حکم ..... ۱۳۸
- آٹھواں باب ..... حج و عمرہ کا بیان ..... ۱۴۰
- فضائل حج ..... ۱۴۰



- ۱۴۱ ..... فرضیت حج ❀
- ۱۴۳ ..... میت کی طرف سے حج کرنا درست ہے جیسا کہ بچہ کا حج درست ہے ❀
- ۱۴۵ ..... محرم کے لیے عام لباس اور خوشبو حرام ہے ❀
- ۱۴۷ ..... میقات سے تلبیہ کہنا ❀
- ۱۴۸ ..... فوتِ عرفہ سے حج فوت ہو جائے گا ❀
- ۱۵۰ ..... ایامِ عید اور ایامِ تشریق میں راتِ منیٰ میں گزارنا ❀
- ۱۵۰ ..... بال موٹو نایا کتر وانا ❀
- ۱۵۲ ..... عمرہ کے بارے میں ❀
- ۱۵۳ ..... کعبہ میں نماز جائز ہے اور حجر کعبہ کا حصہ ہے ❀
- ۱۵۵ ..... جو کعبہ میں جنگ کرنے آئیں گے زمین میں دھنسا دیے جائیں گے ❀
- ۱۵۵ ..... حج کرنے کی ترغیب ❀
- ۱۵۸ ..... منیٰ میں سر منڈانے کی ترغیب ❀
- ۱۶۰ ..... حائضہ سے طواف و داع کا سقوط ❀
- ۱۶۱ ..... نواں باب ..... جہاد کا بیان ❀
- ۱۶۱ ..... جہاد کی فضیلت ❀
- ۱۶۳ ..... جہاد کی نیت اور اس کا حکم ❀
- ۱۶۳ ..... بلادِ اسلام کی طرف ہجرت ❀
- ۱۶۵ ..... جہاد بنیادی طور پر دین کے لیے ہے ❀
- ۱۶۷ ..... عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو ❀
- ۱۶۷ ..... دشمن کی سر زمین میں طعام کی اجازت ❀
- ۱۶۸ ..... جہاد فی سبیل اللہ کا بہت زیادہ اجر ❀
- ۱۶۹ ..... اعمال میں سب سے افضل ❀

- ❁ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت ..... ۱۶۹
- ❁ شہادت کی ترغیب ..... ۱۷۳
- ❁ افضل جہاد ..... ۱۷۶
- ❁ افضل الشہداء ..... ۱۷۶
- ❁ جہاد و شہداء کی فضیلت ..... ۱۷۷
- ❁ جو مظلومانہ قتل ہو ..... ۱۸۰
- ❁ مجاہد کا دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا کرنا ..... ۱۸۱
- ❁ جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑے ..... ۱۸۲
- ❁ دسواں باب ..... نکاح، طلاق اور عدت کا بیان ..... ۱۸۳
- ❁ بہت محبت کرنے والی، زیادہ جننے والی عورت سے نکاح ..... ۱۸۳
- ❁ بیوی بچوں اور اہل خانہ پر خرچ کرنا ..... ۱۸۶
- ❁ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں ..... ۱۸۷
- ❁ بہترین بیوی کے بارے میں ..... ۱۸۹
- ❁ بہترین خاوند ..... ۱۹۰
- ❁ رضاعت (بچے کو دودھ پلانے) کے بارے میں ..... ۱۹۱
- ❁ محرمات کے بارے میں ..... ۱۹۲
- ❁ اذن طلب کرنا ..... ۱۹۳
- ❁ ہمبستری کے آداب ..... ۱۹۴
- ❁ حاملہ یا مرضعہ بیوی سے مباشرت ..... ۱۹۶
- ❁ بیویوں کے درمیان تقسیم ..... ۱۹۷
- ❁ بیوی کو نصیحت اور ترک تعلق کے بعد مارنا ..... ۱۹۸
- ❁ اجنبی عورت سے تخلیہ اور اسے تکلنے کی حرمت ..... ۱۹۹

- ۲۰۰ ..... تین طلاق یافتہ عورت ❀
- ۲۰۱ ..... خلع ❀
- ۲۰۲ ..... لعان ❀
- ۲۰۳ ..... بچہ بستر کا ہے ❀
- ۲۰۵ ..... احتیاط اور حسن ظن سے کام لینا ❀
- ۲۰۶ ..... ظہار (بیوی کو ماں کہہ بیٹھنا) ❀
- ۲۰۹ ..... دو بہنوں سے نکاح جائز نہیں ❀
- ۲۱۰ ..... میاں بیوی میں سے ایک کا مسلمان ہونا ❀
- ۲۱۱ ..... حضانت یعنی بچے کی پرورش ❀
- ۲۱۳ ..... خاوند دیدہ اور کنواری عورت کی اجازت ❀
- ۲۱۴ ..... گیارہواں باب ..... فرائض، وصایا اور آزادی کا بیان
- ۲۱۴ ..... تقسیم میں عدل و انصاف ❀
- ۲۱۵ ..... اولاد کی میراث ❀
- ۲۱۷ ..... بہنوں کی وراثت اور کلالہ ❀
- ۲۱۸ ..... دادا اور دادی کی میراث ❀
- ۲۱۹ ..... ذوی الارحام کی وراثت ❀
- ۲۲۰ ..... ایک تہائی کی وصیت ❀
- ۲۲۲ ..... وصی یتیم کے مال میں سے معروف طریقے سے کھائے ❀
- ۲۲۲ ..... غلامی سے آزادی دلانا ❀
- ۲۲۴ ..... بارہواں باب ..... بیوع کا بیان
- ۲۲۴ ..... کسب حلال کی تلاش کرنا ❀
- ۲۲۴ ..... سچائی اور نرم روی ❀

- ✽ خرید و فروخت کی شرائط ..... ۲۲۵
- ✽ بھاؤ مقرر کرنا ..... ۲۲۶
- ✽ شفعہ ..... ۲۲۷
- ✽ عارضی لی ہوئی چیز اور اس کی ضمانت ..... ۲۲۷
- ✽ ہدیہ یا تحفہ ..... ۲۲۹
- ✽ عارضی فائدہ کے لیے دیا ہوا عطیہ ..... ۲۲۹
- ✽ زمین کا وقف ..... ۲۳۰
- ✽ مسجد اور کنوئیں کا وقف ..... ۲۳۱
- ✽ لقطہ (گری پڑی چیز) ..... ۲۳۲
- ✽ بیع مبرور پاکیزہ کمائی میں سے ہے ..... ۲۳۲
- ✽ اللہ تعالیٰ پیشہ ور مومن سے محبت کرتا ہے ..... ۲۳۵
- ✽ پاکیزہ کمائی اور نیت کی درستگی ..... ۲۳۶
- ✽ کون سی چیز آگ میں لے جائے گی اور کون سی جنت میں؟ ..... ۲۳۷
- ✽ حلال و حرام ..... ۲۳۷
- ✽ سود سے ترہیب ..... ۲۳۹
- ✽ تاجر لوگ ہی فاجر ہیں ..... ۲۴۲
- ✽ کون سا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے؟ ..... ۲۴۳
- ✽ تیرہواں باب..... حدود کا بیان ..... ۲۴۴
- ✽ قصاص کے بارے میں ..... ۲۴۴
- ✽ جنین کی دیت ایک غلام آزاد کرنا ..... ۲۴۵
- ✽ جس کا خون ہدر (بے کار) جائے گا ..... ۲۴۶
- ✽ جس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ..... ۲۴۷

- ۲۴۸ ..... زنا کی حد ❀
- ۲۴۹ ..... زچہ اور حاملہ پر وضع حمل تک حد قائم نہ ہوگی ❀
- ۲۵۰ ..... عرب کی خرابی اس شر سے جو قریب آگے ❀
- ۲۵۱ ..... کوئی مسلمان خود کو حقیر نہ سمجھے ❀
- ۲۵۲ ..... جو اپنی بدکاری کا اعتراف کر لے ❀
- ۲۵۳ ..... چودہواں باب ..... امارت و قضا کا بیان
- ۲۵۴ ..... امارت میں زہد ❀
- ۲۵۵ ..... اطاعتِ امیر واجب ہے ❀
- ۲۵۸ ..... امیر کے لیے اخلاص ❀
- ۲۵۹ ..... امیر کو چاہیے کہ ثقہ آدمی کو نائب بنائے ❀
- ۲۶۰ ..... فیصلہ کرنے کے آداب ❀
- ۲۶۱ ..... جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم ❀
- ۲۶۲ ..... پندرہواں باب ..... قسموں اور نذروں کا بیان
- ۲۶۲ ..... میت کی طرف سے نذر پوری کرنا ❀
- ۲۶۲ ..... قسم اور نذر کا کفارہ ❀
- ۲۶۵ ..... سولہواں باب ..... شکار اور ذبیحہ کا بیان
- ۲۶۵ ..... جس جاندار کا گوشت کھایا جاتا ہے ❀
- ۲۶۶ ..... ذبح کرنا ❀
- ۲۶۸ ..... جنین کا ذبح ماں کے ذبح میں داخل ہے ❀
- ۲۶ ..... بسم اللہ پڑھنا ❀
- ۲۶۹ ..... اونٹنی کا پہلا بچہ (فرع) ذبح کرنا ❀
- ۲۷۱ ..... قربانی کے متعلق ❀

- ۲۷۲ ..... ❁ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے
- ۲۷۲ ..... ❁ سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعہ شکار
- ۲۷۸ ..... ستر ہواں باب..... کھانے پینے کا بیان
- ۲۷۸ ..... ❁ پینے کے آداب
- ۲۷۸ ..... ❁ اکٹھے ہو کر کھانا
- ۲۷۹ ..... ❁ شراب کے بارے میں
- ۲۸۱ ..... ❁ شراب کا سرکہ نہیں بنایا جاسکتا
- ۲۸۲ ..... اٹھارہواں باب..... لباس کا بیان
- ۲۸۲ ..... ❁ سونے کی انگوٹھی حرام ہے چاندی کی مستحب ہے
- ۲۸۳ ..... ❁ لباس کے آداب
- ۲۸۳ ..... ❁ عورتوں کا لباس
- ۲۸۳ ..... ❁ گھر کا ساز و سامان
- ۲۸۳ ..... ❁ جو تصاویر پامال کی جائیں
- ۲۸۶ ..... اُنیسواں باب..... نیکی اور صلہ رحمی کا بیان
- ۲۸۶ ..... ❁ والدین سے نیکی کرنا
- ۲۹۱ ..... ❁ فضیلت والے اعمال
- ۲۹۲ ..... ❁ پڑوسی کو اذیت پہنچانا
- ۲۹۳ ..... ❁ لوگوں کے مفادات کے لیے جدوجہد کرنا
- ۲۹۶ ..... ❁ غصہ مارنا
- ۲۹۶ ..... ❁ مزاح کرنا جائز ہے
- ۲۹۷ ..... ❁ بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا
- ۲۹۸ ..... ❁ جو اللہ سے محبت کرے تو اللہ اور بندے اس سے محبت کرتے ہیں

- ۲۹۸ ----- جو جس قوم سے محبت کرتا ہے اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا۔ ❁
- ۳۰۰ ----- والدین سے نیکی کرنے کی ترغیب ❁
- ۳۰۲ ----- قطع رحمی نہایت ناپسندیدہ عمل ہے ❁
- ۳۰۵ ----- بہترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے ❁
- ۳۰۶ ----- سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو رشتہ دار پر کیا جائے ❁
- ۳۰۷ ----- ہبہ کر کے واپس لینا قے کر کے دوبارہ چاٹنا ہے ❁
- ۳۰۸ ----- بیسواں باب ..... ادب و غیرہ کا بیان ❁
- ۳۰۸ ----- حسنِ اخلاق ❁
- ۳۱۰ ----- سلام کو عام کرنا ❁
- ۳۱۲ ----- جو شخص نماز کی چوری کرتا ہے ❁
- ۳۱۳ ----- گوشہ نشینی کی ترغیب ❁
- ۳۱۴ ----- غصہ نہ کرنا ❁
- ۳۱۴ ----- برے اخلاق سے روکنا ❁
- ۳۱۷ ----- راستے سے اذیت ناک چیز کو ہٹا دینا ❁
- ۳۱۹ ----- اجازت طلب کرنا ❁
- ۳۲۰ ----- اہل کتاب کو سلام کہنا ❁
- ۳۲۱ ----- مجالس کے آداب ❁
- ۳۲۲ ----- لقب اور کنیت سے پکارنا ❁
- ۳۲۳ ----- خیانت و بد عہدی سے ترہیب ❁
- ۳۲۳ ----- اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والے ❁
- ۳۲۴ ----- افضل ایمان ❁
- ۳۲۵ ----- آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اُس نے محبت کی ❁

- ۲۷ \* افضل نماز
- ۲۸ \* بخشش کے موجبات
- ۲۸ \* اللہ کے سب سے قریب سلام میں پہل کرنے والا
- ۲۹ \* گوشہ نشینی کی ترغیب
- ۲۹ \* غصہ سے اجتناب
- ۳۰ \* زبان کی حفاظت
- ۳۱ \* راستے سے ایذا رساں چیز ہٹانا
- ۳۱ \* ابوالقاسم کی کنیت سے ممانعت
- ۳۲ \* ذمیوں کو سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟
- ۳۳ \* مصافحہ کرنا
- ۳۴ \* اکیسواں باب..... ذکر و دعا کا بیان
- ۳۴ \* کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا
- ۳۸ \* مجلس کا کفارہ
- ۳۹ \* ”لا الہ الا اللہ“ کی فضیلت
- ۴۰ \* اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ ”سبحان اللہ وبحمدہ“
- ۴۲ \* نیکی کا کام
- ۴۳ \* چند اذکار کی فضیلت
- ۴۴ \* باقی رہنے والی نیکیاں کثرت سے کرنا
- ۴۶ \* وسوسہ سے نماز کی حفاظت
- ۴۷ \* یونس علیہ السلام کی دعا کی فضیلت
- ۴۸ \* نبی علیہ السلام پر صلاۃ کی فضیلت
- ۴۵۰ \* جامع دعائیں



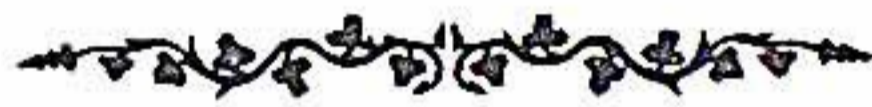
- ۳۵۳ ----- دعائے الوداع ❀
- ۳۵۴ ----- نبی ﷺ پر درود ❀
- ۳۵۷ ----- آیات و اذکار ❀
- ۳۵۸ ----- عذاب قبر سے پناہ مانگنا مستحب ہے ❀
- ۳۶۰ ----- بایسواں باب ..... توبہ و زہد کا بیان ❀
- ۳۶۰ ----- دنیا سے ترہیب ❀
- ۳۶۱ ----- حرص اور لمبی اُمید سے ترہیب ❀
- ۳۶۲ ----- فقر و فقراء کی فضیلت ❀
- ۳۶۳ ----- نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے بارے میں ❀
- ۳۶۴ ----- زبان کی حفاظت ❀
- ۳۶۴ ----- گوشہ نشینی میں سلامتی ❀
- ۳۶۵ ----- اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا ❀
- ۳۶۶ ----- دل رحمن کے قبضہ میں ہیں ❀
- ۳۶۷ ----- کفار کے بچے ❀
- ۳۶۸ ----- وہ لوگ جو انقطاع نبوت کے زمانہ میں پیدا ہوئے ❀
- ۳۶۸ ----- اللہ تعالیٰ کا خوف ❀
- ۳۶۹ ----- اللہ تعالیٰ پر توکل ❀
- ۳۶۹ ----- جنت کا داخلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ❀
- ۳۷۰ ----- جب گناہ سرزد ہو تو نیکی ضرور کرو ❀
- ۳۷۱ ----- بُرائی کے پیچھے نیکی ❀
- ۳۷۲ ----- توبہ کی ترغیب ❀
- ۳۷۳ ----- نمازیوں پر ڈھونڈنا کہ تمہاری آخری نماز ہے ❀

- ❁ زیادہ مالدار لوگ ..... ۳۷۲
- ❁ اللہ کے ہاں محبوب تر اعمال ..... ۳۷۵
- ❁ دنیا سے جو چیز کفایت کرتی ہے ..... ۳۷۵
- ❁ سونا پہننے سے اجتناب ..... ۳۷۶
- ❁ آدمی کے اعمال مقدر اور لکھے جا چکے ہیں ..... ۳۷۷
- ❁ زہد کے بارے میں ..... ۳۷۸
- ❁ تیسواں باب ..... طب و دم جھاڑ کا بیان ..... ۳۷۹
- ❁ امراض اور ان پر صبر کا بیان ..... ۳۷۹
- ❁ علاج کا جواز ..... ۳۸۰
- ❁ نظر بد لگنا ..... ۳۸۰
- ❁ حرام چیز سے علاج کرنا جائز نہیں ..... ۳۸۲
- ❁ دم جھاڑ کرنا ..... ۳۸۲
- ❁ نہ کوئی چیز متعدی ہے نہ بدشگونی ہے ..... ۳۸۳
- ❁ نحوست بدشگونی ..... ۳۸۳
- ❁ اچھا شگون ..... ۳۸۵
- ❁ کہانت ..... ۳۸۶
- ❁ شہد سے علاج ..... ۳۸۸
- ❁ چوبیسواں باب ..... جنازہ اور اس کے مقدمات کا بیان ..... ۳۹۰
- ❁ امراض مسلمان کو لاحق ہوتے ہیں ..... ۳۹۰
- ❁ انسان کا موت کو ناپسند کرنا ..... ۳۹۲
- ❁ موت میں بندوں کی راحت ..... ۳۹۲
- ❁ اولاد کی موت کی جزا ..... ۳۹۳

- ۳۹۶ ..... \* مسلمانوں کا میت کی تعریف کرنا
- ۳۹۷ ..... \* پردیس میں موت
- ۳۹۸ ..... \* جنازے کے لیے کھڑے ہو جانا
- ۳۹۸ ..... \* تعزیت کے بارے میں
- ۳۹۹ ..... \* زیارت قبور اور اہل قبور کے لیے دعا
- ۴۰۰ ..... \* دوسرے کے عمل کا میت کو فائدہ
- ۴۰۲ ..... \* چھیسواں باب..... فضائل کا بیان
- ۴۰۲ ..... \* حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل
- ۴۰۲ ..... \* حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب
- ۴۰۳ ..... \* حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت
- ۴۰۵ ..... \* حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت
- ۴۰۵ ..... \* انصار رضوان اللہ علیہم کے فضائل
- ۴۰۶ ..... \* حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت
- ۴۰۷ ..... \* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل
- ۴۰۸ ..... \* دوس کا قبیلہ
- ۴۰۹ ..... \* جب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی ہے
- ۴۱۰ ..... \* فارس کی فضیلت
- ۴۱۱ ..... \* چھیسواں باب..... خوابوں اور امثال کا بیان
- ۴۱۱ ..... \* خوابوں کی قسمیں
- ۴۱۱ ..... \* جب خواب بیان کر دیا جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے
- ۴۱۲ ..... \* امثال
- ۴۱۴ ..... \* ستائیسواں باب..... قرآن کی قرأت اور اس کے فضائل کا بیان

- ❁ قرآن کی تلاوت ..... ۴۱۴
- ❁ سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے ..... ۴۱۵
- ❁ ”قل هو اللہ احد“ پڑھنے کی ترغیب ..... ۴۱۷
- ❁ تلاوت قرآن کی ترغیب ..... ۴۱۷
- ❁ اٹھائیسواں باب..... قیامت، جنت اور دوزخ کا بیان ..... ۴۲۰
- ❁ صور میں پھونکا جانا ..... ۴۲۰
- ❁ دوبارہ اٹھنا اور حشر ..... ۴۲۰
- ❁ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا محاسبہ ..... ۴۲۱
- ❁ میزان ..... ۴۲۲
- ❁ جنت کی تعمیر ..... ۴۲۳
- ❁ جنت کی نہریں اور چشمے ..... ۴۲۴
- ❁ اہل جنت کے بالا خانے ..... ۴۲۵
- ❁ اہل جنت کے اوصاف ..... ۴۲۶
- ❁ جہنم کی گرمی کی شدت ..... ۴۲۸
- ❁ اللہ تعالیٰ کا بندوں سے حساب ..... ۴۲۸
- ❁ اٹھتیسواں باب..... تفسیر کا بیان ..... ۴۳۰
- ❁ سورہ بقرہ کے بارے میں ..... ۴۳۰
- ❁ سورہ مائدہ ..... ۴۳۲
- ❁ سورہ انعام ..... ۴۳۴
- ❁ سورہ انفال ..... ۴۳۶
- ❁ سورہ یوسف ..... ۴۳۹
- ❁ سورہ ابراہیم ..... ۴۴۰

- ۲۲۲ ..... سورہ احزاب ❁
- ۲۲۲ ..... سورہ زمر ❁
- ۲۲۲ ..... سورہ فتح ❁
- ۲۲۵ ..... سورہ تحریم ❁
- ۲۲۶ ..... سورہ واللیل ❁
- ۲۲۸ ..... تیسواں باب ..... فتنوں اور علامات قیامت کا بیان
- ۲۲۸ ..... فتنوں سے ڈرایا جانا ❁
- ۲۵۲ ..... انواع و اقسام کے فتنوں کی خبر ❁
- ۲۵۵ ..... جماعت کے ساتھ ملنا ❁
- ۲۵۸ ..... فتنہ کی ابتداء ❁
- ۲۶۰ ..... روم کی لڑائی ❁
- ۲۶۲ ..... دجال مشرق میں ظاہر ہوگا ❁
- ۲۶۳ ..... سج دجال کے اوصاف ❁
- ۲۶۳ ..... قیامت کی علامات ❁



## مقدمہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور بندہ محتاج کی ایک ادنیٰ سی کوشش، جسے ایمانی بھائیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اپنے مقصود حیات تک پہنچ جائیں۔  
یہ رسول اللہ ﷺ کے اُن فتاویٰ کی صورت میں ایک تحقیقی رسالہ ہے جو آپ ﷺ نے صحابہؓ کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے صادر فرمائے۔ یہ فتاویٰ زندگی کے ایسے پہلوؤں پر مشتمل ہیں جن کے بغیر کسی کو چارہ نہیں اور ہر ایک کی ضرورت ہیں۔

اس تحقیقی رسالہ میں اُن صحیح و مختار احادیثِ رسول کو ترتیب دیا گیا ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے سوالات کیے۔ اس طرح ان احادیث نے رسول اللہ ﷺ کو اہل ایمان کے لیے ایک راہنما، نمونہ، معلم، ناصح اور عظیم قائد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔  
ان احادیث کو اس ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو آسانی و سہولت کے ساتھ حاصل کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت کا راستہ سچھائے اور ہمیشہ درست بات کے اتباع کی توفیق بخشے، خطا و لغزش سے بچائے، بھول چوک پر ہم سے مواخذہ نہ کرے اور غلطیوں سے عفو و درگزر فرمائے۔

والله وليُّ التوفيق  
سلمان نصيف دحدوح

## اسلام اور ایمان کا بیان

**سوال:** بہترین اسلام کون سا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ بہترین اسلام کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( تَطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ )) [البخاری ، المسلم ، ابوداؤد ، النسائی]

”بہترین اسلام یہ ہے کہ تو کھانا کھلائے اور ہر جاننے والے یا نہ جاننے والے کو سلام کہے۔“

**توضیح:** ..... بہترین اسلام کا معنی یہ ہے کہ اسلام کی کون سی خصلت ثواب کے لحاظ سے بہتر ہے۔

**فائدہ:** ..... نبی اکرم ﷺ کا کھانا کھلانے اور سلام عام کرنے کو اسلام کی بہترین خصلت قرار دینا اس لیے ہے کہ ان کی افادیت مخلوق کو پہنچتی ہے اور انہی کے ذریعہ سے زمین میں امن و امان اور آشتی کا پیغام عام ہوتا ہے۔



**سوال:** (خیر خواہی) کس کی؟

**جواب:** حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(( الدِّينُ النَّصِيحَةُ ))

”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“

ہم نے پوچھا: (خیر خواہی) کس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَتِهِمْ ))

[البخاری ، المسلم ، ابوداؤد ، الترمذی ، النسائی]

”خیر خواہی اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی۔“

توضیح:.....الدين النصيحة کا معنی یہ ہے کہ دین کا دار و مدار خیر خواہی پر ہے۔

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ کے جواب سے معلوم ہوا کہ دین کے تمام تر معاملات کا دار و مدار خیر خواہی پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیر خواہی کا مفہوم یہ ہے کہ اُس پر ایمان لایا جائے، اس کے شکر کے تقاضے پورے کیے جائیں جو صرف اُس کی اطاعت سے ہی پورے ہوں گے اور انسانوں کو اسی اظہارِ تشکر پر آمادہ کیا جائے۔

کتاب اللہ کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تعلیم و تعلم اور اس کے سمجھنے سمجھانے کا اہتمام کیا جائے، اس میں درج احکام اور اوامر و نواہی پر عمل کیا جائے اور اُس کی طرف انسانوں کی راہنمائی کی جائے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی خیر خواہی یہ ہے کہ ہر معاملے میں اُن کی پیروی کی جائے اور دین کو غالب کرنے کے لیے اُن کی نصرت و معاونت کی جائے جب آپ ﷺ بقیدِ حیات تھے اس وقت بھی اور آپ ﷺ کے بعد جو بھی اُن کی دعوت کو لے کر اُٹھے اُن کی بھی ہر لحاظ سے مدد کی جائے۔

مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی عزت و توقیر کی جائے اور اُن کے احکام کی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق ہوں ہر حال میں اطاعت کی جائے۔

عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کا مفہوم یہ ہے کہ اُن کی اُس طریقہ زندگی کی طرف راہنمائی کی جائے جس پر عمل کرنے سے انہیں دنیا و آخرت کی سعادت و سرفرازی حاصل ہو سکے۔



ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے اور وسوسہ اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا

سوال: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ دوزخیوں میں اکثریت ہماری ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:



((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ  
أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ))

”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ خیرات کیا کرو اور کثرت کے ساتھ استغفار  
کیا کرو کیونکہ میں نے دوزخیوں میں اکثریت تمہاری دیکھی ہے۔“  
تو ایک عورت نے برجستہ کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے کہ دوزخیوں میں اکثریت  
ہماری ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ  
وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذَى لُبِّ مَنْكُنَّ))

”تم بہت زیادہ لعن طعن کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے دین  
و عقل میں ناقص ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہارے مقابلے میں کسی دانشمند و عقلمند  
پر غالب آجائے۔“

اُسی خاتون نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (ہمارے اندر) عقل اور دین کی  
کیا کمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ ، فَهَذَا  
نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمَكُّتُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ  
فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ))

”عقل میں کمی تو یوں ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے،  
یہ عقل کی کمی ہوئی۔ اور کئی دن ایسے آتے ہیں جن میں اسے نماز نہیں پڑھنا ہوتی،  
رمضان کا مہینہ آئے تو کئی دن تک وہ روزہ نہیں رکھ سکتی، تو یہ اس کے دین کی کمی  
ہوئی۔“

بخاری میں نبی اکرم ﷺ کے الفاظ یوں ہیں: ((الْيَسَّ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ  
وَلَمْ تَصُمْ)) کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ جب اس کے ماہانہ بیماری کے دن ہوتے ہیں تو وہ نہ  
نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہے؟

تمام عورتوں نے کہا: جی ہاں، بالکل، ایسا تو ہے۔ تو آپ نے فرمایا:

((فَذَالِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا)) [البخاری، المسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”تو یہ اُس کا دینی نقصان ہوا۔“

توضیح:..... اکثر اہل النار : دوزخیوں میں اکثریت، یہ معراج کی رات کا واقعہ ہے جب آپ کو دوزخ کا مشاہدہ کروایا گیا۔

اللَّعْنُ : یعنی گالی گلوچ اور لعن طعن کرنا۔

تَكْفُرُنَ الْعَشِيرَ : یعنی بیوی خاوند کی ناشکری و ناقدری کرتی ہے، اس کے احسانات بھول جاتی ہے، معمولی سی بات پر اس سے بگڑ جاتی ہے۔

فائدہ:..... نبی ﷺ نے عورتوں کی دوزخ میں اکثریت کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سب و شتم اور طعنہ زنی کرتی ہیں اور خاوند کے گھر میں معمولی معمولی سی بات پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کر بیٹھتی ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے عورت کی عقل کی کمی و نقصان کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَهُمَا الْأُخْرَى ط﴾

[البقرة: ۲۸۲]

”اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلا دے۔ یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہئیں، جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو۔“

اور دین کا نقصان یوں ہے کہ وہ ماہانہ تکلیف کی وجہ سے نماز روزہ ادا نہیں کر سکتی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں لوگوں کو یہ بات بتانہ دوں تاکہ انہیں بشارت مل جائے؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ))

”جو شخص بھی صدقِ دل کے ساتھ یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُسے آگ پر حرام کر دیں گے۔“

معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں یہ بات لوگوں کو نہ بتا دوں تاکہ انہیں (جنت کی) بشارت حاصل ہو جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا يَتَكَلَّمُوا))۔ تب تو وہ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل نہیں کریں گے)۔ [البخاری، ومسلم، والترمذی]

تَوْضِيح:..... مِنْ قَلْبِهِ: دل سے ماننا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کلمہ پر صدقِ دل سے مخلصانہ ایمان رکھتا ہو۔

عَلَى النَّارِ: یعنی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ ابد الابد تک دوزخ پر حرام کر دے گا۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس صحیح حدیث میں ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو اُس شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا ہے جس نے سچے دل سے مخلصانہ طور پر یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں یعنی اس کے سوا کوئی بندگی و اطاعت کا استحقاق نہیں رکھتا اور جناب حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ اگر مسلمانوں کو اس بات کا علم ہو گیا تو وہ کہیں اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ بیٹھیں، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یہ حدیث آگے بیان کرنے سے روک دیا۔ چونکہ علم کو چھپانا بھی گناہ کے زمرے میں آتا ہے اس لیے حضرت معاذؓ نے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی موت کے وقت موجود لوگوں میں یہ حدیث بیان فرمادی۔



**سوال:** کون سا عمل سب سے افضل ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ))

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے۔“

پھر پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

پھر دریافت کیا گیا: پھر کون سا؟ ارشاد ہوا:

((حَجٌّ مَبْرُورٌ)) ”حج مبرور۔“ [البخاری، و المسلم، و الترمذی]

**فائدہ:**..... جب رسول اللہ ﷺ سے امور دین میں سے درجہ کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ و ارفع عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا بلند ترین عمل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان سے سب سے پہلے یہی شہادت مطلوب ہے اور یہ گواہی دنیا و آخرت میں ایک مسلمان کی سعادت کی ذمہ دار بھی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کو دوسرا درجہ دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاد ہی اللہ تعالیٰ کے دین کی نشر و اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس کی بدولت انسانوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی میں لایا جاسکتا ہے۔ دینی امور میں سے فضیلت کے اعتبار سے حج مبرور تیسرے درجہ پر ہے۔ اس کا یہ مرتبہ اس لیے ہے کہ یہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں؟

**جواب:** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ))

”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو

وہ جنت میں داخل ہو گیا (عقیدہ توحید اس کے لیے جنت واجب کرنے والا ہے) اور جس شخص کو موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا (شرک کا عقیدہ اس کے لیے دوزخ کو واجب کرنے والا ہے)۔“

**فائدہ:**..... جب نبی ﷺ سے دو خصلتوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں سے ایک خصلت جنت کو واجب کرتی ہے اور دوسری دوزخ کو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو توحید کے عقیدہ و عمل پر موت آئی وہ لازماً جنت میں داخل ہوگا اور جس آدمی کو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے موت آئی وہ لازماً دوزخ میں جائے گا۔ اعاذنا اللہ منہ۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بات طے ہے کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون؟  
**جواب:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بات معلوم اور طے شدہ ہے کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نعم)) ”جی ہاں (یہ بات طے شدہ ہے)۔“

پھر پوچھا گیا: تو پھر عمل کرنے والے عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) [البخاری، ومسلم، ابو داؤد، والترمذی]

”جو جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے اُسے اُسی ہی قسم کے عمل کی توفیق ملتی ہے۔“

(یعنی جنت کے لیے یا دوزخ کے لیے)۔“

**فائدہ:**..... جب نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آیا یہ بات طے شدہ ہے کہ

فلاں شخص جنتی ہے اور فلاں دوزخی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہ بات طے شدہ ہے۔

اور جب آپ سے یہ پوچھا گیا کہ اگر جنتی اور دوزخی ہونا طے شدہ ہے تو پھر عمل کرنے

والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کو اسی عمل کی آسانی و سہولت

کے ساتھ توفیق بخشی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا سعادت مند انسان کو سعادت

مندی والے عمل کی توفیق میسر ہے اور بد بخت انسان کو اہل شقاوت کے عمل کی ہی توفیق دی

جائی ہے۔ یہی بالآخر مطلوب چیز تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل ہی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہودی اور عیسائی؟

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَتَّبِعَنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَبْرًا بِشَبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَا تَبَعْتُمُوهُمْ))

”تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر ہی چلو گے بالکل اسی طرح جیسے بالشت سے بالشت برابر ہوتی ہے اور ہاتھ ہاتھ کے ساتھ برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم ان کی پیروی میں اس بل میں بھی داخل ہو گے۔“

ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا (پہلے لوگوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَمَنْ؟“..... تو پھر اور کون ہو سکتا ہے؟  
ایک روایت کے مطابق ہے: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اہل فارس و اہل روم کی طرح؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمِنَ النَّاسِ إِلَّا أَوْلِيَاكَ؟)) [البخاری، و مسلم]

”لوگوں میں سے ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟“

**توضیح:**..... سنن الذین من قبلکم: اس سے مراد پہلی قوموں یہود و نصاریٰ کے منکر طریقے اور گمراہ کن عادات ہیں۔

شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ: یعنی ہر معاملے اور ہر کام میں ان کے قدم بقدم۔  
الضب: ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کے بل میں انسان کسی صورت بھی نہیں سما سکتا۔ یہ مثال پہلی گمراہ قوموں کی پیروی کو بیان کرنے کے لیے ہے۔

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے خبردار کیا ہے کہ ایسا وقت بھی آجائے گا جب کچھ مسلمان ہر ہر معاملہ میں کفار کی قدم بقدم تقلید کریں گے، حتیٰ کہ اگر فرض کیا کفار کسی گوہ کے بل میں گھسے ہوں تو یہ اس معاملے میں بھی ان کی پیروی کریں گے۔ اور یہ کفار کی انتہا درجہ کی تقلید اور پیروی

ہے جو کہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے اور سخت قابل نفرت ہے۔



### کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون انکار کرے گا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
(كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)

”میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اُس شخص کے جس نے خود ہی انکار کر دیا۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
(مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى) [البخاری]

”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اُسی نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کیا۔“

**فائدہ:**..... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی ﷺ سے استفسار کیا کہ کیا کوئی مسلمان ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل ہونا پسند نہ کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی میری اطاعت سے رُوگردانی کرے یقیناً یہی شخص ہے جس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں آئے اور فرمایا:

(السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِذَا شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُوقَ، وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا أَخْوَانَنَا)

”اے اہل ایمان قوم کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ مجھے اس بات کی شدید خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ))

”تم لوگ تو میرے صحابہ ہو۔ ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے۔“

تو صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی تک نہیں آئے ہیں (اور آپ نے انہیں دیکھا نہیں) تو قیامت کے دن آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلِ دُهْمٍ  
بُهُمْ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟))

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی آدمی کے پانچ کلیان گھوڑے ہوں اور وہ  
کالے سیاہ گھوڑوں میں شامل ہو کر مل جل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان  
نہ لے گا؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ تو انہیں ضرور پہچان  
لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى  
الْحَوْضِ إِلَّا لِيُذَادَنَّ رَجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ  
، أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ! فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ:

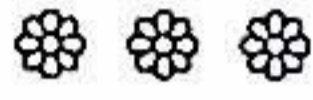
سُحْقًا سَحْقًا)) [مسلم، النسائی، واللبخاری بعضہ]

”وہ لوگ وضو کے اثر سے پانچوں چمکتے اعضا کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض  
کوثر پر ان کا منتظر بیٹھا ہوا ہوں گا۔ مگر کچھ لوگ میرے حوض سے یوں سختی کے  
ساتھ دھتکار کر ہٹا دیے جائیں گے جیسے بھٹکا ہوا بیگانہ اونٹ اپنے پانی سے دُور  
ہٹا دیا جائے۔ میں انہیں پکاروں گا، یہاں میرے پاس آؤ! ادھر میرے پاس  
آؤ! تو مجھے کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین کو بدل



ڈالا تھا، تو میں کہوں گا: دُور ہوں، یہ لوگ مجھ سے دُور ہوں۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے بتایا کہ جو مسلمان لوگ اُن کے بعد آئیں گے وہ آپ ﷺ کے بھائی ہیں۔ قیامت کے دن آپ ﷺ انہیں چہروں، ہاتھوں اور پیروں کے چمکنے کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں پر اللہ کی رحمت سے دُور ہونے کی بددعا کی ہے جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد دین میں رد و بدل کیا اور جو صراطِ مستقیم سے دُور ہو گئے۔



### اسلام کا سب سے افضل کام

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کا سب سے افضل کام کون سا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ

کے رسول ﷺ! اسلام کا سب سے افضل کام کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) [البخاری]

” (اسلام کا سب سے افضل کام یہ ہے کہ) آدمی کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ امورِ اسلام میں سے سب سے زیادہ

فضیلت والی بات یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک مسلمان کی گالم گلوچ، لعن طعن، غیبت، چغلی اور لوگوں کے درمیان فساد ڈلوانے سے محفوظ رہیں اور اسی طرح وہ اس کے ہاتھوں سے کسی قسم کی اذیت، دست درازی یا چوری ڈکیتی جیسے افعالِ ذمیمہ سے بھی محفوظ و سلامت رہیں، کیونکہ ان افعالِ شنیعہ کو اسلام نے بُرا قرار دیا ہے اور انہیں ہر مسلم پر حرام کر دیا ہے۔



## نیت اور اخلاص کا بیان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے کون سا شخص سب سے زیادہ خوش بخت ہے جسے قیامت کے دن آپ کی شفاعت نصیب ہوگی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے کون سا شخص سب سے زیادہ خوش بخت ہے جسے قیامت کے دن آپ کی شفاعت نصیب ہوگی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَلَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَى مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ: أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ)) [البخاری]

”اے ابو ہریرہ! حدیث کے متعلق تمہاری حرص اور شوق دیکھ کر میرا یہی خیال تھا کہ اس بات کے متعلق تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں پوچھے گا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ خوش بخت شخص جسے میری شفاعت نصیب ہو، وہ ہے جس نے اپنے دل یا روح کے اخلاص کے ساتھ ”لا إله إلا الله“ کا اقرار کیا۔“

**فائدہ:**..... جب رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے دن سب سے زیادہ سعادت مند اور خوش نصیب آدمی کے بارے میں جسے آپ ﷺ کی سفارش نصیب ہو، پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے اخلاص دل سے ”لا إله إلا الله مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ“ کا اقرار کیا۔ اس اقرار کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پوری زندگی اس کلمہ کے تحت ہوگی، اور وہ ہر حال اور ہر معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول ہی کی اطاعت کرے گا۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی کوئی نیک عمل نہایت چھپا کر کرتا ہے مگر جب لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے (اس عمل کی کیا حیثیت ہے؟)

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص کوئی عمل چھپا کر کرتا ہے مگر جب لوگوں کو اس کا حال معلوم ہوتا ہے تو اُسے یہ چیز بہت اچھی لگتی ہے، یہ عمل کیسا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَهُ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)) [الترمذی]

”اس کے لیے دو اجر ہے۔ ایک اجر خفیہ و پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔“

**فائدہ:**..... ایک شخص کوئی نیک کام کرتا ہے اور اُسے لوگوں سے چھپاتا ہے تاکہ وہ خالصتاً اللہ کے لیے ہو اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے، مگر جب لوگ اتفاقاً اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں تو اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اب یہ شخص اُن کے تعریفی کلمات سُن کر خوش ہوتا ہے اور یہ خیال کر کے کہ اب لوگ میری اقتدا کریں گے، اُسے مسرت ہوتی ہے، تو کہیں ایسا تو نہیں کہ اس شخص کا یہ عمل ریاکاری کی زد میں آ کر برباد ہو جائے۔ رسول اکرم ﷺ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا عمل ضائع نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے تو دو ہر ا ثواب ہوگا: ایک چھپا کر عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ طور پر عمل کرنے کا جس سے کہ دوسروں کو بھی نیکی کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ”جُبُّ الْحُزْنِ“..... غموں کا کنواں کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ))

”لوگو! ”جُبُّ الْحُزْنِ“ سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ”جُبُّ الْحُزْنِ“..... کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ))

”یہ جہنم کی ایک وادی ہے (اس کی آگ اتنی سخت ہے کہ) خود جہنم اس سے ایک دن میں سو مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتی ہے۔“

ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْقُرَاءُ الْمُرَاوُونَ بِأَعْمَالِهِمْ)) [الترمذی]

”وہ قراء و علماء جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرنے والے ہیں۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جُبُّ الْحُزْنِ“ جہنم کی وہ وادی ہے جس کی آگ سے جہنم کے داروغے بھی ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس وادی میں وہ قاری لوگ داخل ہوں گے جن کا قرآن پڑھ کر سنانے کا مقصد دنیا کا حصول اور لوگوں کو خوش کرنا ہوگا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا جس نے یہ قرآن نازل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بھلا دے گا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے خیال میں اُس آدمی کو کیا ملے گا جو جہاد کے لیے گیا مگر اجر بھی چاہتا ہے اور شہرت بھی؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے خیال میں اُس آدمی کو کیا ملے گا جو جہاد کے لیے گیا مگر اجر بھی چاہتا ہے اور شہرت بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا شَيْءَ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتِغَى وَجْهَهُ))

”اس کے لیے کچھ بھی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور صرف اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا گیا ہو۔“ [ابو داؤد، النسائی]

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اجر کی طلب، اپنی نیک نامی اور شہرت و ناموری کے لیے جہاد کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام سے لڑے، تو اللہ تعالیٰ اسے اجرِ عظیم سے محروم کر دیتا ہے، کیونکہ اس نے اپنے اس جہاد میں اللہ کے سوا دوسروں کو بھی شریک کر لیا۔ اس عمل سے اس کا مقصود نہ اللہ کی محبت ہے، نہ اس کے دین کی نصرت اور نہ ہی اعلائے کلمۃ اللہ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل رد کر دیا کیونکہ وہ تمام شریکوں سے بالکل ہی بے نیاز ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق کچھ بتائیے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق کچھ بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو! اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا وَمُحْتَسِبًا ، وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُّكَائِرًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُّكَائِرًا۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو ، عَلَيَّ اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَيَّ تِلْكَ الْحَالِ)) [ابو داؤد]

”اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو نے صبر و استقامت کے ساتھ ثواب کی نیت کرتے ہوئے دشمن سے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ تجھے صابر اور ثواب کی نیت رکھنے والا بنا کر ہی اٹھائے گا۔ اگر تو نے ریاکاری کرتے ہوئے اور زیادہ مال کی طلب کرتے ہوئے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک ریاکار اور مال کے حریص کی حیثیت سے ہی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال میں بھی تو نے لڑائی کی یا قتل کر دیے گئے، اللہ تعالیٰ تجھے اسی حال میں اٹھائے گا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے جہاد و غزوہ کے متعلق عبداللہ بن عمروؓ کے سوال کا

جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک خالص مسلم بندہ وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑے، اپنے آپ کو جزع فزع سے بچائے یعنی بے صبری نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے ہی ثواب کا متمنی ہو۔ ایسے مخلص مسلمان کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک صبر و استقامت اختیار کرنے والے اور اللہ سے ہی ثواب چاہنے والے کی حیثیت سے اٹھائے گا۔ جو شخص جہاد کے سلسلہ میں دکھاوے کے طور پر یا تعریف کی خاطر یا عزت اور ترقی کے لیے لڑے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ایک ریاکار اور مال کے حریص انسان کی حیثیت سے اٹھائے گا اور اس کے لیے کسی قسم کا کوئی اجر و ثواب نہ ہوگا۔



## علم کا بیان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں؟

**جواب:** حضرت صفوان بن عسال المرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں سُرخ چادر پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَرَحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تُحِفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، رَكِبَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ)) [احمد]

”علم حاصل کرنے والے کو خوش آمدید! یقیناً فرشتے طالب علم کو علم کی محبت کی وجہ سے اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے کندھوں پر سوار ہوتے ہوتے آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔“

**فائدہ:** ..... علم کا حصول اتنا پسندیدہ ہے کہ علم کی تلاش میں آنے والے کو نبی ﷺ نے خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ علم اتنی محبوب چیز ہے کہ فرشتے طالب علم کو علم کی محبت کی بنا پر اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اوپر سے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے فرشتوں کا ایسا کرنا طلبِ علم کی اہمیت اور اجر و ثواب کی دلیل ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون لوگ آپ کے خلفاء ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي))

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔“

ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيثِي وَيَعْلَمُونَهَا النَّاسَ))

[الطبرانی فی الاوسط]

”میرے خلفاء وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث کی روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔“





## طہارت کا بیان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سمندر میں (کشتیوں پر) سفر کرتے ہیں، اپنے ساتھ پانی کم مقدار میں لے جاتے ہیں۔ اب اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سمندر میں سفر کے دوران اپنے ساتھ قلیل مقدار میں پانی لے کر جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ الطَّهْرُ مَاءٌ هَ ، الْحِلُّ مَيْتَةٌ)) [اصحاب السنن]

”اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ سمندر کے نمکین پانی سے وضو کرنا درست ہے، کیونکہ سمندر کا پانی پاک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید یہ مسئلہ بھی بیان فرمادیا کہ سمندر میں اگر مچھلی مردہ پائی جائے تو اُسے کھانا بھی جائز اور حلال ہے۔



**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگل میں ہے اور جہاں جنگل کے جانور اور درندے وغیرہ یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق جو جنگل میں ہے اور جہاں جنگلی جانور اور درندے بار بار آتے جاتے ہیں، پوچھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخُبْثَ))

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”جب پانی دو بڑے مشکوں (قلتین) کے برابر ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

توضیح:..... یہ مسئلہ اس تالاب کے پانی کا ہے جو جنگل میں ہے اور وہاں جنگلی جانور اور درندے وغیرہ آتے ہیں۔ وہاں پانی پیتے ہیں، اس میں پیشاب وغیرہ بھی کرتے ہیں اور نہاتے بھی ہیں۔ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلَّتَيْنِ: یعنی پانی کی مقدار دو بڑے مشکوں کے برابر ہو۔

فائدہ:..... اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اُس کھڑے ہوئے پانی کا حکم بیان فرمایا ہے جس پر جنگل کے جانور اور درندے وغیرہ آتے ہیں۔ تو حکم یہ ہے کہ اگر پانی دو بڑے مشکوں کے برابر ہو تو جب تک پانی کے اوصاف (رنگ، بو، ذائقہ) میں کوئی ایک نہ بدل جائے، پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس مقدار سے پانی کم ہو تو کسی بھی قسم کی نجاست کے ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس ٹب سے غسلِ جنابت کیا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی نے ٹب میں سے غسل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ آئے تاکہ اسی ٹب سے وضو کریں یا غسل کریں، تو بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس ٹب سے غسلِ جنابت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنَبُ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”بلاشبہ پانی پر جنابت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔“

**فائدہ:**..... حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ کسی برتن میں پڑے ہوئے پانی سے غسلِ جنابت کرنے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہو جاتا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وراثت کس کی ہے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھے کوئی ہوش نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو میں ہوش میں آ گیا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وراثت کس کی ہے؟ کیونکہ وارثوں کے لحاظ سے میں کلالہ ہوں۔ (یعنی میری وارث صرف میری بہنیں ہیں۔ نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ والد) تو اس موقع پر وراثت کے فرضی حصوں کے بارے میں آیت اتری۔

تَوْصِيْحٌ:..... كَلَالَةٌ : یعنی میری صرف بہنیں ہیں۔ نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ

والد۔

**فائدہ اور حکم:**..... نبی ﷺ جابرؓ کے گھر گئے تو وہ بخار وغیرہ کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کے پانی میں سے اُس پر چھینٹے مارے تو انہیں ہوش آ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو کا پانی بابرکت اور خیر کا باعث ہے۔ شفا کے حصول کے لیے مریض پر چھڑکا جاسکتا ہے۔

یہ موقع یوں بھی باعث خیر و برکت بن گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے وراثت کے بارے میں استفسار ہوا تو وراثت کے فرضی حصوں کے بارے میں سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۷۶ نازل ہوئی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ ط قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ط﴾ وہ آپ سے شرعی حکم پوچھتے ہیں، کہو، اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں شرعی حکم بتاتا ہے۔



**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے جھوٹے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے چھوڑے ہوئے جھوٹے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتْ السَّبَاعُ كُلُّهَا)) [الشافعی، البیہقی]

”ہاں، بلکہ تمام درندوں کے جھوٹے پانی سے وضو کر سکتے ہو۔“

**فائدہ اور حکم:**..... گدھے کے پانی پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ اور جس پانی پر درندے آتے جاتے ہیں وہ اس وقت تک طاہر شمار ہوگا جب تک ان کی نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہیں ہو جاتا۔ خون، پیشاب اور مزی کی پاکیزگی کے متعلق

**سوال:** اگر ایام ماہواری کے دوران میں کسی کے کپڑے کو خون لگ جائے تو کیا کرے؟

**جواب:** حضرت اسماء بیان فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور مسئلہ پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی خاتون کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرِصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”وہ اُسے انگلی سے کھرچے پھر پانی کے ساتھ خوب ملے پھر اس پر خوب پانی بہائے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔“

**فائدہ اور حکم:**..... اگر کپڑے پر ماہواری کا خون لگ جائے تو اسے اپنی انگلی کے ساتھ کھرچ دیا جائے، پھر پانی کے ساتھ خوب مل کر دھو دیا جائے، پھر اُسے نچوڑ کر دوبارہ مل کر دھو دیا جائے حتیٰ کہ اس کا رنگ وغیرہ بھی زائل ہو جائے۔ تین دفعہ اسی طور پر دھونے کے بعد بھی اگر رنگ باقی رہے تو کوئی حرج نہیں کپڑا پاک ہو جائے گا۔ البتہ اگر رنگ کے ساتھ بو وغیرہ بھی باقی رہ جائے تو نجاست باقی رہے گی، اسے دوبارہ دھونا ضروری ہے۔ اگر اچھی طرح دھو ڈالنے کے بعد بھی رنگ یا نشان باقی رہتا ہے الا یہ کہ اُسے کاٹ دیا جائے تو بر بنائے عذر وہ پاک تصور ہوگا اور اس کا استعمال جائز ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی دو چیزیں لعنت کرنے والی ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اتَّقُوا اللَّاعِنِينَ ))

”دو باتوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں۔“

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! لعنت کا سبب بننے والی وہ دو چیزیں کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ )) [مسلم، ابوداؤد]

”ایک تو یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے راستوں پر پاخانہ کرے اور دوسری یہ کہ اُن کے

بیٹھنے کی سایہ دار جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے اہل اسلام کو حکم دیا ہے کہ وہ لعنت کے دو اسباب سے بچیں۔ وہ دونوں یہ ہیں:

- ۱۔ یہ کہ آدمی لوگوں کے راستے پر پیشاب یا پاخانہ کرے۔
  - ۲۔ یہ کہ لوگوں کے آرام کرنے یا بیٹھنے کی سایہ دار جگہوں پر پیشاب و پاخانہ کرے۔
- یہ دونوں قسم کی حرکات لعنت اور سب و شتم کا سبب بنتی ہیں اس لیے ان سے اجتناب کیا جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((انَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً))

”ان دونوں (قبروں والوں) کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ انہیں کسی بڑے معاملے میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تازہ ٹہنی لی، اُسے دو حصوں میں چیر دیا اور ایک ایک حصہ ہر قبر میں گاڑ دیا۔“

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

((لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا))

[البخاری، ومسلم، و ابو داؤد، والترمذی والنسب]

”ہوسکتا ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں، ان سے عذاب کچھ ہلکا کر دیا جائے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے ان قبروں پر تازہ ٹہنی اس امید پر گاڑی شاید کہ اس کی

برکت سے عذاب کچھ ہلکا کر دیا جائے یعنی سبز ٹہنی جب تک تروتازہ رہے گی، میت کے لیے استغفار کرتی رہے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں شخصوں کے عذاب کا سبب بیان فرمادیا:

ایک آدمی پیشاب کرتے ہوئے احتیاط نہیں کیا کرتا تھا۔ اُس پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جایا کرتے تھے، بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی پیشاب کر کے جلد بازی میں استنجا کرے اور اس کے بعد پھر کچھ قطرے نکل پڑیں، یوں پیشاب سے بچاؤ کی احتیاط نہ کرنا باعثِ عذاب ہے۔

دوسرا شخص جو عذاب میں گرفتار تھا، ایسا آدمی تھا جو اپنی باتوں سے لوگوں کے درمیان فساد ڈلوادیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعے اہل ایمان کو خبردار کر دیا تا کہ وہ ایسی بے احتیاطی سے بچنے کی کوشش کریں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کپڑے پر اگر ندی لگ جائے تو اس کا کیا کروں؟

**جواب:** حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ندی بہت کثرت سے آتی تھی، اس وجہ سے میں بہت زیادہ غسل کیا کرتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا:

((إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ))

”تمہیں اس سے وضو کافی ہے۔“

میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جو ندی کپڑے کو لگ جائے اس کا کیا حکم ہے؟  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتُنْضِحُ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ

تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ)) [ابو داؤد، والترمذی]

”تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ پانی کا چلو لو اور کپڑے۔ جہاں ندی نظر آئے

وہاں چھینٹا مار کر دھو ڈالو۔“

**حکم:**..... رسول اللہ ﷺ نے استفسار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ندی نکلنے کی صورت میں وضو کافی ہے غسل کی ضرورت نہیں۔ جس کپڑے پر ندی لگ جائے تو متعلقہ جگہ دھو دینا کافی ہے۔



**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی وغیرہ میں گر جائے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سے چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوا سَمَنَكُمْ))

”چوہیا اور جو گھی اس کے ارد گرد لگا ہوا ہے، اُسے پھینک دو اور باقی اپنا گھی کھا لو۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

((اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ))

[البخاری، و ابوداؤد، والترمذی، والنسائی]

”جب چوہیا گھی میں گر جائے تو دیکھو کہ اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہیا اور اس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو (اور باقی کھا لو) اور اگر گھی مائع حالت میں یعنی پگھلا ہوا ہے تو اس کے قریب نہ جاؤ۔“

**حکم:**..... رسول اللہ ﷺ سے چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا تو اس سے مراد مردہ چوہیا ہے۔ اگر گھی جما ہوا ہے تو مردہ چوہیا اور اس کے ارد گرد کا کچھ گھی پھینک دیا جائے باقی جائز و حلال ہے۔ اگر چوہیا زندہ نکال لی جائے تو گھی نجس نہ ہوگا اور نہ اُسے پھینکنے کی ضرورت ہے۔

البتہ جب گھی مائع حالت میں ہو جیسا کہ دوسری روایت میں آ گیا ہے تو گھی اُس نجس مردار کی وجہ سے نجس ہو جائے گا جس میں بہنے والا خون ہو۔ مگر جس میں بہنے والا خون نہیں

جیسے مکھی اور بھڑ وغیرہ تو مانع چیز ان کے مرنے سے ناپاک نہ ہوگی۔



**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((تَوَضَّؤْا مِنْهَا)) "اس سے وضو کرو۔"  
پھر آپ ﷺ سے بکری کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَوَضَّؤْا مِنْهَا)) [مسلم، وابو داؤد، والترمذی]  
"اس سے وضومت کرو۔"

**حکم:** ..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا گوشت نماز کے وضو کا ناقض ہے یعنی توڑ دیتا ہے۔

مگر بکری کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ اس لیے ہے کہ اس کی چربی میں بخلاف اونٹ کے رقت و پتلا پن پایا جاتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ بھول گئے ہیں؟

**جواب:** حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھول گئے ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ ، بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)) [ابوداؤد]  
"میں نہیں بلکہ تم بھول گئے ہو۔ مجھے اس بات یعنی مسح کرنے کا حکم میرے رب عزوجل نے دیا ہے۔"

**حکم:** ..... مقیم اور مسافر کے لیے مقررہ وقت تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ شرط یہ



ہے کہ موزے مضبوط اور پاؤں کو مقام وضو تک ڈھانپے ہوئے ہوں، پاک ہوں اور وضو کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔ اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے۔  
مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے، جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات تک مسح کرنے کی اجازت ہے۔



**سوال:** وہ شخص جو اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے مگر منی کا اخراج نہیں کرتا، کیا ان میاں بیوی پر غسل واجب ہے؟

**جواب:** اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع تو کرتا ہے مگر منی کا اخراج نہیں ہونے دیتا، تو کیا ان دونوں پر غسل کرنا واجب ہے؟ (حضرت عائشہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں)  
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ)) [مسلم]

”میں اور یہ (عائشہ کی طرف اشارہ کر کے) ایسا کرتے ہیں اور پھر ہم غسل کرتے ہیں۔“

**حکم:**..... رسول اللہ ﷺ کے جواب کے مطابق اس مسئلہ میں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کے دوران میں منی کا اخراج روک لے تو بھی دونوں کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تو کیا عورت پر بھی جب اسے احتلام ہو جائے، غسل واجب ہے؟

**جواب:** حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انس بن مالکؓ کی والدہ اُم سلمہؓ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے استفسار کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تو کیا عورت پر بھی جب اسے احتلام ہو جائے، غسل واجب ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ“۔ ہاں، بشرطیکہ وہ تری دیکھے۔

اُم سلمہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَرِبَتْ يَدَاكَ فِيمَ يَشْبَهُهَا وَلَدُّهَا؟)) [البخاری، والمسلم، وابدواؤد]

”تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں! (اگر احتلام نہ ہوتا ہو) تو اُس کا بچہ اُس کے  
مشابہہ کیوں ہوتا ہے؟“

**حکم:**..... جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے  
لباس یا جسم پر تری محسوس کرے۔ جب رسول اللہ ﷺ سے یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو  
آپ ﷺ نے عورت کے محتلم ہونے کی یہ دلیل دی کہ عورت میں منی ہونے کی وجہ سے ہی  
اس کا بچہ اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اگر منی نہ ہو تو مشابہت کیسے ہو سکتی ہے؟



**سوال:** نبی ﷺ سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو تری تو دیکھتا ہے لیکن احتلام یاد  
نہیں ہوتا؟

**جواب:** اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسے  
آدمی کے متعلق استفسار کیا گیا جو (لباس وغیرہ میں) تری تو پاتا ہے مگر اُسے احتلام یاد نہیں  
آتا؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((يَغْتَسِلُ)) ”وہ غسل کرے گا۔“  
اور ایک دوسرے شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے احتلام ہو گیا مگر وہ تری نہیں دیکھتا؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا غُسْلَ عَلَيْهِ“۔ اُس پر غسل نہیں ہے۔  
تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر عورت تری دیکھے تو کیا اُس پر بھی غسل ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، إِنَّمَا النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ)) [ابدواؤد، والترمذی]

”ہاں، اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔“

توضیح:..... شَقَائِقُ الرِّجَالِ: شقیق سے مراد نظیر اور ہم مثل ہے۔ چنانچہ عورتیں تمام

تکالیف شرعیہ میں مردوں کی طرح ہیں۔ جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ۔ مگر میراث و ولایت عامہ میں جیسے قضا اور امارت ہے، مردوں کی ہم مثل نہیں ہیں۔

**حکم:** ..... نبی اکرم ﷺ نے وضاحت فرمادی ہے کہ جو آدمی اپنے جسم، لباس یا بستر پر رطوبت دیکھے (خواہ تر ہو یا خشک)، اسے شک ہو کہ یہ منی ہے یا نہیں تو احتیاطاً شک دور کرنے کے لیے اُسے غسل کرنا چاہیے۔ تابعین کی ایک جماعت اور امام احمدؒ اسی کے قائل ہیں۔ مگر جمہور علماء اس پر غسل واجب نہیں سمجھتے۔ البتہ وہ شخص جسے احتلام تو ہوا مگر اُس نے کوئی رطوبت نہیں دیکھی تو اُس پر غسل واجب نہیں ہے۔ وہ عورت جو نیند کے بعد تری دیکھے، اُس پر بھی غسل واجب ہے کیونکہ تمام تکالیف شرعیہ میں وہ مردوں کی طرح ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اپنے بستر میں سے کیا چھپائیں اور کیا چھوڑیں؟

**جواب:** حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے ستر (قابل پردہ جسم کا حصہ) میں سے کتنا چھپائیں اور کتنا ظاہر کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَامَلَكْتَ يَمِينِكَ ))

”اپنے ستر کی (چھپا کر) حفاظت کرو۔ البتہ اپنی بیوی اور لونڈی کے سامنے اپنا ستر کھول سکتے ہو۔“

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جب لوگ ایک دوسرے میں سے ہی ہوں تو؟  
ارشاد فرمایا:

(( اِنْ اسْتَطَعْتَ اِلَّا يَرِيَنَّهَا اَحَدٌ فَلَا يَرِيَنَّهَا ))

”اگر تم ایسا کر سکو کہ تمہارے ستر کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو۔“

میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم میں سے کوئی تنہائی میں ہو تو؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ ))

[ابوداؤد، والترمذی، والنسائی، والبخاری بعضہ]

”لوگوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔“

تَوْضِيحٌ:..... اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ: یعنی اپنا ستر ہر کسی سے چھپاؤ۔

مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ: لونڈی مراد ہے۔ چونکہ بیوی اور لونڈی دونوں حلال ہیں اس لیے ان کے سامنے ستر کھولا جاسکتا ہے۔

حکم:..... اس حدیث میں تین احکام ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے متعین فرمادیا کہ مسلمان کو بیوی اور لونڈی کے سوا اپنا ستر کسی کے سامنے نہیں کھولنا چاہیے، کیونکہ وہ دونوں اس کے لیے حلال ہیں۔

جب لوگ ایک دوسرے کے قریبی ہوں تو بھی مستحسن یہی ہے کہ وہ اپنا ستر کسی پر ظاہر نہ ہونے دے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ آدمی تنہائی میں ہو، اُس کے ساتھ کوئی بھی نہ ہو، تو اس حالت میں بھی ستر کرنا اولیٰ و افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے مقابلہ میں شرم و حیا کا زیادہ حقدار ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بہت زیادہ میڈھیوں والی عورت ہوں، تو کیا غسل جنابت کے لیے میں انہیں کھولوں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! میں سر کے بالوں کی بہت زیادہ میڈھیاں بناتی ہوں، تو کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، اِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَحْتِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطَهَّرِينَ))

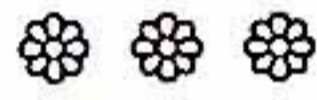
[مسلم، و ابوداؤد، و الترمذی، و النسائی]

”نہیں، تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر (دونوں ہاتھ ملا کر) تین لپیں ڈال لو، پھر پورے جسم پر پانی بہالو، تو اس طرح تمہیں طہارت حاصل

ہو جائے گی۔

**حکم:**..... اگر عورت نے سر کے بال میڈھیوں کی صورت میں گوندھے ہوئے ہیں تو غسل جنابت کے لیے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ اُسے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ دونوں ہاتھ ملا کر تین لپیں سر پر ڈال لے اور انہیں خوب ملے اور پھر پورے جسم پر پانی بہالے۔ طہارت حاصل ہو جائے گی۔

جمہور علماء کا کہنا ہے کہ بالوں کو کھولنا ضروری ہے کیونکہ کھولے بغیر پانی تمام بالوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے کہ حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ ”ہر بال کے نیچے جنابت ہے“۔



**سوال:** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں کیا کیا کرتے تھے؟ آیا کہ وہ سونے سے پہلے غسل کر لیا کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جایا کرتے تھے؟

**جواب:** عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں کیا کیا کرتے تھے؟ آیا کہ وہ سونے سے پہلے غسل کر لیا کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جایا کرتے تھے؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دونوں طریقے اختیار کر لیا کرتے تھے۔ بسا اوقات پہلے غسل کر لیا کرتے اور پھر سو جایا کرتے تھے اور کبھی صرف وضو کر لیتے اور سو جاتے۔ (اور غسل سونے کے بعد کیا کرتے)

سائل نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے اس معاملہ میں بڑی وسعت رکھی ہے۔  
**حکم:** جنبی کے غسل جنابت کے معاملہ میں دونوں طریقے درست ہیں۔ یعنی سونے سے پہلے غسل کر لے تو بھی درست ہے اور اگر استنجا وغیرہ کر کے وضو کر لے اور جب بیدار ہو تو غسل کر لے تو یہ بھی صحیح ہے۔

درحقیقت اسلام ایک دین فطرت ہے۔ اس کے احکام میں بڑی وسعت ہے اور بندوں کے لیے رحمت ہے۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے الگ الگ غسل کرنے کی بجائے ایک ہی مرتبہ غسل کیوں نہ فرمایا؟

**جواب:** حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں الگ الگ غسل فرمایا۔

تو میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے الگ الگ غسل کرنے کی بجائے ایک ہی مرتبہ غسل کیوں نہ کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ)) [ابوداؤد، النسائی]

”یہ نہایت پاکیزہ، بہت عمدہ اور اچھی طرح طہارت عطا کرنے والا طریقہ ہے۔“

**حکم:**..... رسول اللہ ﷺ نے ہر مرتبہ جماع کے بعد الگ غسل کرنا پسندیدہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح جسم ہشاش بشاش رہتا ہے اور طہارت و پاکیزگی بھی انتہا درجہ کی حاصل ہو جاتی ہے۔



### حیض و نفاس اور استحاضہ کا بیان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہودی ایسا اور ایسا کہتے ہیں۔ کیا ہم (ان حالتوں میں) اپنی بیویوں سے ہم بستری نہ کریں؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہود کے ہاں یہ طریقہ تھا کہ جب بیوی کے ماہانہ بیماری کے ایام ہوتے تو گھر میں نہ تو ان کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ ہی ان سے میل جول رکھتے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق استفسار کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ط قُلْ هُوَ آذَى فَاَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ؕ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ط﴾ [البقرة: ۲۲۲] اے نبی! لوگ پوچھتے ہیں: حیض کا کیا حکم ہے؟ کہو! وہ ایک گندگی کی حالت ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور (جماع کے لیے) ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طرح جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ))

”تمام کچھ کر سوائے ہم بستری کے۔“

جب یہ حکم یہود نے سنا تو کہنے لگے کہ یہ شخص ہر معاملے میں ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہے۔ چنانچہ حضرت اُسید بن حُضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! یہودی یوں اور یوں باتیں بناتے ہیں، تو کیا ہم اپنی بیویوں سے (حالتِ حیض میں بھی) ہم بستری نہ کریں؟

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا حتیٰ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ اُن دونوں پر سخت ناراض ہیں۔ وہ دونوں باہر نکل گئے۔ اسی دوران میں نبی اکرم ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ آیا تو آپ ﷺ نے وہ دودھ اُن دونوں کے پیچھے بھجوا دیا، انہوں نے دودھ پیا اور سمجھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر ناراض نہیں ہیں۔

**فائدہ:**..... مسلمان کے لیے اپنی بیوی سے جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہو، مقاربت کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے:

﴿فَاعْتَرِزُوا النِّسَاءَ فِي المَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۗ﴾

”حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو اور (جماع کے لیے) اُن کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔“



**سوال:** ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے غسلِ حیض کے بارے میں استفسار کیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسماء نے نبی کریم ﷺ سے

غسلِ حیض کے بارے میں پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَأْخُذُ أَحَدُكُنَّ مَاءَ هَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّىٰ يَبْلُغَ شَوْوَنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطْهَرُ بِهَا))

”تم میں سے کوئی عورت اپنا پانی اور بیری وغیرہ لے۔ پھر طہارت کے لیے خوب

اچھی طرح استنجا کرے پھر اپنے سر پر پانی انڈیلے اور اُسے خوب ملے یہاں تک کہ پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہائے۔ پھر کستوری یا کوئی اور خوشبو لگا ہو روئی یا اُون کلپنبہ لے اور اُس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے۔“

اسماءؓ نے پوچھا: وہ روئی کے پنے سے کیسے پاکیزگی حاصل کرے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللَّهِ! تَطَهَّرِينَ بِهَا))

”سبحان اللہ! وہ اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔“

اسماءؓ بات کو نہ سمجھ سکیں تو عائشہؓ نے کہا: وہ خوشبو لے کر خون کے نشان پر لگائے۔  
ایک دوسری روایت میں ہے:

((خُذِي فُرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا ثَلَاثًا - وَاسْتَحْيِي النَّبِيَّ  
فَاعْرَضِي بوجْهِهِ))

”خوشبودار روئی کلپنبہ لو اور اُس کے ساتھ طہارت کرو۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ نبی ﷺ نے حیا کی وجہ سے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھئی، انصار کی عورتیں بھی خوب ہیں! انہیں دین میں سمجھ حاصل کرنے سے شرم و حیا مانع نہیں ہوتی۔

تَوْضِيح:..... اسماء: یہ اسماء بنت شہل انصاریہ ہیں۔

سِدْرَةٌ: ایک یمنی پودہ ہے جو صفائی ستھرائی کے لیے صابن کی طرح استعمال ہوتا تھا۔  
فَتْحِيسُ الطَّهْوَرِ: یعنی استنجا وغیرہ خوب اچھی طرح کیا جائے۔

شَوْوُنُ رَأْسِهَا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ پانی تمام سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے  
تَأْخُذُ فُرْصَةً: اس سے مراد روئی یا اُون کا ٹکڑا ہے جس میں خوشبو وغیرہ لگی ہوئی ہو۔  
مُمَسَّكَةً: یعنی کستوری لگا ہو روئی کا ٹکڑا یا کوئی بھی خوشبو جو آسانی میسر ہو۔

فَتْطَهَّرِي بِهَا: یعنی اس روئی کے ٹکڑے کو خون کی جگہ پر لگاؤ۔

سُبْحَانَ اللَّهِ: یہ کلمہ اس خاتون کے صورتِ مسئلہ نہ سمجھنے کی وجہ سے بطور تعجب فرمایا۔



فتوٰ ضعیٰ بہا ثلاثاً: یعنی آپ ﷺ نے تین مرتبہ وہ بات فرمائی۔

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے غسلِ حیض کی وضاحت فرمادی تاکہ حیض و نفاس سے طہارت کے وقت اس کے مطابق پاکیزگی حاصل کی جاسکے۔ اس کا طریقہ غسلِ جنابت کی طرح ہی ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ غسلِ حیض میں خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرنے کے لیے خوشبو استعمال کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: ”انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کیونکہ دین کا مسئلہ سمجھنے کے معاملہ میں وہ حیا کو آڑے نہیں آنے دیتیں۔“



**سوال:** میں استحاضہ میں مبتلا ہوں، پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں اس حالت میں نماز

چھوڑ دوں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجہش نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے کہا کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَرَقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنْ دَعِيَ الصَّلَاةَ

قَدَرَ الْاَيَّامِ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي))

”نہیں، یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ مگر تم صرف اتنے دن تک نماز چھوڑو

جتنے دن تک تمہیں حیض آیا کرتا تھا، پھر غسل کر کے نماز پڑھو۔“

اور ایک روایت یوں ہے:

((اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ

الدَّمَّ وَصَلِّي))

”جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو خون دھو ڈالو

(غسل کرو) اور نماز پڑھو۔“

**حکم:**..... جب عورت کو حیض استحاضہ کی شکل میں آئے اور خون ختم نہ ہوتا ہو تو

وہ نماز ترک نہ کرے بلکہ اس بیماری سے پہلے جتنے دن تک اُسے حیض آیا کرتا تھا اتنے

دن تک نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور نماز شروع کر دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حیض کا خون نہیں ہے جس کی وجہ سے تمام عبادات چھوڑنا پڑتی ہیں۔ یہ ایک رگ ہوتی ہے جو شیطانی کچھو کے کی وجہ سے منقطع ہو جاتی ہے اور خون نہیں رکتا۔



## استحاضہ کی حالت میں دو نمازیں جمع کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے حیض بہت زیادہ مقدار میں اور بڑی شدت کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ کیا میرے لیے نماز اور روزہ ممنوع ہے؟

**جواب:** حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے حیض بہت زیادہ مقدار میں اور بڑی شدت کے ساتھ آتا ہے۔ آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں، کیا میرے لیے نماز اور روزہ ممنوع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْعَتْ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمَ))

”میں تمہارے لیے یہ تجویز کرتا ہوں کہ تم روئی استعمال کرو کیونکہ یہ خون کو روک لے گی۔“

حمنہ نے کہا: وہ بہت زیادہ ہے۔ (روئی نہیں روک سکتی) ارشاد فرمایا:

((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا))

”کوئی تٹا یا کپڑا لے لو۔ (اور مضبوطی سے باندھ لو)“

وہ کہنے لگیں: وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے اور بڑی کثرت کے ساتھ بہتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَامُرُكُ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَىٰ عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ، فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَيْهِمَا فَإِنَّتِ أَعْلَمُ۔ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَىٰ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَّرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي

فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ ، وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا يَحِضُنَ  
النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ ، فَإِنَّ قَوِيَّتَ  
أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي العَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ  
الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ المَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ  
العِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي ،  
وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى  
ذَلِكَ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ ))

[ابوداؤد، والترمذی، والنسائی]

”میں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں: ان میں سے جس پر بھی عمل کر لو گی تو وہ دوسرے سے کفایت کر جائے گا۔ اور اگر تمہیں دونوں کام کرنے کی طاقت اور ہمت ہو تو تم زیادہ جانتی ہو (کہ تمہیں کیا کرنا ہے)۔ یہ استحاضہ دراصل ایک شیطانی کچوکا و حرکت ہے۔ تم چھ دن یا سات دن -- جیسا کہ اللہ بہتر جانتا ہے -- اپنے آپ کو حائضہ شمار کرو، پھر غسل کر لو حتیٰ کہ تم خوب طہارت و صفائی حاصل کر لو تو تیئیس دن یا چوبیس دن تک نماز پڑھو اور روزہ رکھو۔ یہ طریقہ تمہیں کفایت کر جائے گا۔ ہر ماہ اسی طرح کرو جیسا کہ عورتیں اپنے حیض و طہارت کے مقررہ وقت کے مطابق حائضہ ہوتی اور پاکیزگی حاصل کرتی ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہیں طاقت ہے تو ایسا کرو کہ ظہر کو مؤخر کر دو اور عصر میں جلدی کر لو، غسل کرو اور ظہر و عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پھر اسی طرح مغرب میں تاخیر کرو اور عشاء میں جلدی کر لو، غسل کرو اور دونوں نمازیں جمع کر لو۔ پھر فجر کی نماز کے لیے غسل کرو، اگر تمہیں اس طرح کرنے کی طاقت و قدرت ہے تو کر لو اور روزہ بھی رکھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں صورتوں میں سے یہ دوسری صورت مجھے زیادہ اچھی لگتی ہے۔“

توضیح:..... حمنہ بنت جحش سے مراد امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن

ہیں۔

**فقہ الحدیث:**..... اس قسم کی بیماری میں مبتلا خاتون حیض و طہر کے معاملہ میں خود کو اُس عورت کی طرح سمجھے جو عمر اور جسم میں اس کے قریب ہے۔ تو ایک وقت میں وہ حائضہ شمار ہوگی اور دوسرے وقت میں طاہرہ۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ چھ یا سات دن حیض کے شمار کرے اور باقی تینیس یا چوبیس دن طہارت کے۔ یا دوسری صورت یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے اکٹھا غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے الگ غسل کرے اور صبح کے لیے بھی غسل کرے۔ اس صورت میں وہ ہر وقت طاہرہ عورت کے حکم میں ہوگی۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خون کی بندش کی کچھ تدابیر بتائی ہیں۔ نماز اور روزے کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔



**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! جب آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جب آدمی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَغْسِلُ مَامَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي )) [البخاری]

”جسم کا جو حصہ بیوی سے چھو گیا ہے اُسے دھولے پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔“

**فائدہ:**..... اگر جماع کے دوران میں انزال نہ ہو تو نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق جسم کا جو حصہ بیوی سے چھو گیا ہے اُسے اچھے طریقے سے دھولے، اس طرح وہ پاک ہو جائے گا۔ پھر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

**استدراک:**..... مؤلف کو سخت مغالطہ ہوا ہے۔ اُن کی نگاہ سے متفق علیہ روایت اوجھل ہو گئی ہے۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ )) [متفق علیہ]

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی خاوند اپنی بیوی کے چاروں اعضاء کے درمیان بیٹھ جائے اور اس سے جماع کی کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ انزال نہ بھی ہو۔“

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَغْتَسَلْنَا))

[الترمذی ، وابن ماجہ]

”جب ختنہ ختنے سے آگے گزر جائے تو غسل واجب ہے۔ میں اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا اور پھر ہم نے غسل کیا۔“

مسئلہ نمبر [۳۱] میں امام مسلم کی روایت ہے کہ جو شخص جماع کرتا ہے اور انزال نہیں ہوتا تو اس پر غسل واجب ہے۔

ابوسعید کی روایت:

((إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ)) [رواه مسلم]

”کہ غسل صرف انزال کے بعد ہے۔“

شیخ امام محی السنۃ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ یہ روایت منسوخ ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس کی توجیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت احتلام کے متعلق ہے کہ اگر احتلام دیکھنے والا تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔



## نماز کا بیان

**سوال:** پھر اچانک اُس شخص نے اسلام کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

**جواب:** حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس کے سر کے بال پراگندہ تھے، اُس کی آواز کی بھنبھناہٹ سی سنائی دیتی اور سمجھ میں نہ آتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا اور پھر اچانک اسلام کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))

”ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔“

اُس نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے؟ ارشاد فرمایا:

((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ))

”نہیں، الا یہ کہ تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ لو۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا:

((وَصِيَامُ رَمَضَانَ))

”اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔“

اُس نے کہا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ کوئی اور روزے بھی فرض ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) ”نہیں، اگر نفل رکھنا چاہو تو رکھ سکتے

ہو۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔

اُس نے پوچھا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی اور انفاق فرض ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) اس کے علاوہ تم پر کوئی انفاق فرض

نہیں لیکن اگر تم نفل طور پر خرچ کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔

حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ وہ آدمی یہ کہتا ہوا چل دیا ”خدا کی قسم! میں نہ تو اس سے زائد کروں گا اور نہ ہی کم“۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)) [البخاری، ومسلم، وابوداؤد، النسائی]

”یہ شخص کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کر دکھایا۔“

**فائدہ:**..... یہ آنے والا شخص ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ تھا۔ سفر کی وجہ سے اُس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس کی آواز اتنی پست تھی کہ سننے والے کو سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے اور قریب ہوا اور اُس نے اسلام کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے بتایا کہ اسلام میں ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، رمضان کے روزے اور (سال میں ایک مرتبہ) زکوٰۃ فرض ہے۔ البتہ اگر اپنی خوشی سے نوافل، نفلی روزے اور سخاوت کا اہتمام کرنا چاہو تو یہ بہت اچھی بات ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو یہ بات بتادی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمادیا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط﴾ [ہود: ۱۱۴]

”اور دیکھو! نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔“

اُس آدمی نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ))

”میری ساری امت کے لیے ہے۔“

**فائدہ:**..... بلاشبہ پانچ نمازیں برائیوں کو مٹا ڈالتی ہیں۔ زیادہ نیکیوں کا اہتمام کرنے

سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور یہ حکم امت محمد ﷺ کے لیے عام ہے۔



**سوال:** کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا:  
(الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)  
”نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔“

میں نے پوچھا: پھر کون سا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) ”ماں باپ سے نیکی اور حسن سلوک کرنا۔“  
میں نے کہا: پھر کون سا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

صحابیؓ کہتے ہیں: یہ باتیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے بتائیں۔ اگر میں آپ سے اور پوچھتا تو آپ ﷺ مجھے ضرور مزید باتیں ارشاد فرماتے۔ [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]  
**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے درج ذیل پسندیدہ اعمال بتائے:

- ۱۔ فرضی نمازوں کو اُن کے اوقات میں باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔
- ۲۔ والدین کی عزت اور احترام کرنا، ان کی فرمانبرداری کرنا اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور کسی بھی حالت میں اُن کے ساتھ بدسلوکی نہ کی جائے۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت، حق کے دفاع، سب کی خیر خواہی اور خود اپنے نفس کے خلاف مجاہدہ میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دینا۔



نوافل کے لیے ممنوع اوقات

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کے کون سے حصہ میں سب سے زیادہ سُئو ائی



ہوتی ہے؟

**جواب:** حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ رات کے کس حصہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بات سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قَيْسَ رُمَحٍ أَوْ رُمَحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمَحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا ، فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ))

[مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”(جس حصہ میں زیادہ بات سنی جاتی ہے وہ ہے) رات کا آخری حصہ، جتنی چاہو نماز پڑھ لو کیونکہ اس وقت کی نماز مشہود اور مکتوب ہوتی ہے حتیٰ کہ تم صبح کی نماز پڑھ لو۔ پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور ایک نیزہ یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے (نماز سے رکنا اس لیے ہے) کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اس کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر جو چاہو پڑھ لو کیونکہ نماز مشہود و مکتوب ہے حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو پھر نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جب سورج ڈھل جائے تو جو چاہو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز مشہود ہے۔ حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو پھر رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ بے شک یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... جب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کا وہ کون سا وقت ہے جس میں دعا کے جلد اور سب سے زیادہ قبول ہونے کی امید کی جاسکتی ہے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رات کی چھ ساعتوں میں سے پانچویں ساعت میں (رات کے چھ حصے کر دیں تو پانچویں حصہ کی نماز و دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے) ان اوقات میں نماز کے لئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا عظیم ثواب لکھتے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے ایک نیزہ یا دو نیزہ کے برابر اونچا ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اس کے بعد ضحیٰ کی نماز ہوگی، پھر ظہر اور عصر کی نماز ہوگی۔ پھر عصر کی نماز کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز تک کوئی نماز نہیں ہوگی۔



### قابلِ شرم حصے کا پردہ

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور اُس نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْ كَلَّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟)) [البخاری، ومسلم، و ابوداؤد، والنسائی]

”کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟“

**فائدہ:**..... ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا کہ اگر ایک ہی کپڑا جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانپنے کے لیے کافی ہو تو اُس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ جب دو کپڑوں کا حصول ممکن ہو تو دو کپڑے ہی افضل اور بہتر ہیں۔



**سوال:** کیا عورت قمیض اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس نے ازار یا پاجامہ نہ

پہنا ہوا ہو؟

**جواب:** حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا

عورت صرف اپنی قمیض اور دوپٹے میں جبکہ ازار یا پاجامہ نہ پہنا ہو، نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ الدَّرْعُ سَابِغًا يَغْطِي ظَهْرَ قَدَمَيْهَا)) [ابوداؤد]

”ہاں جائز ہے بشرطیکہ اس کی قمیض اتنی کھلی اور لمبی ہو کہ اُس کے پیروں کی پشت کو ڈھانپنے والی ہو۔“

**فائدہ:**..... عورت نے اگر صرف قمیض پہن رکھی ہو اور دوپٹہ اوڑھ رکھا ہو تو اگر قمیض نے قدموں اور جسم کو ڈھانپ رکھا ہے تو نماز پڑھنا درست ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرمادیں؟

**جواب:** حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرمادیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ ، وَاتَّخِذْ مَوْذِنًا لَا يَأْخُذُ عَلَيَّ

أَذَانِهِ أَجْرًا)) [مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی]

”آج سے تم اپنی قوم کے امام ہو۔ اُن میں سے سب سے کمزور آدمی کے مطابق نماز پڑھانا، اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے عثمان بن ابوالعاصؓ کی خواہش پر اُسے امام مقرر فرمادیا۔ اسے تاکید کی کہ نماز ہلکی پھلکی پڑھائے اور نماز کی سنن ادا کرنے میں کمزور آدمی کا خیال رکھے۔ دوسری یہ بات ہے کہ امام کو ایسا مؤذن مقرر کرنا چاہیے جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیں یا اس کی طرف رہنمائی

کریں جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

آیا، اور اُس نے درخواست کی: مجھے ایسا عمل سکھائیں یا میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((كُنْ مُؤَذِّنًا)) ”مؤذن بن جاؤ۔“  
 اُس نے کہا: میں مؤذن نہیں بن سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((فَقُمْ بِإِزَاءِ الْإِمَامِ)) [بخاری فی تاریخہ، والطبرانی فی الاوسط]  
 ”تو پھر امام کے عین پیچھے کھڑے ہوا کرو۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ مؤذّنوں کو زہد، صبر، حُسنِ عمل اور اخلاص کے ساتھ اذان کا فریضہ ادا کرنے کی ترغیب دلانا چاہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ مؤذّنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔



اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مؤذن لوگ ہم پر فضیلت لے گئے۔

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مؤذن لوگ تو ہم سے فضیلت میں بڑھ گئے۔  
 تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهُ)) [ابوداؤد]

”جس طرح مؤذن کہتے ہیں تم بھی اذان کا جواب اُسی طرح دو۔ جب اذان ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، تمہیں وہی چیز عطا کر دی جائے گی۔“

**فائدہ:**..... جب ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا کہ مؤذن لوگ اذان کی وجہ سے اجر

و ثواب میں ہم سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں کہ ہم اُن کے ساتھ مل جائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((عَلَيْكَ إِذَا فَرَعْتَ مِنْ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ، سَلْ رَبَّكَ فَإِنَّهُ يُجِيبُكَ))..... جب تم مؤذن کا جواب دینے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے رب سے دعا مانگو۔ یقیناً وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

## سُترہ کے بیان میں

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سُترہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ)) [مسلم]

”کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر ہو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی کہ نمازی کا سُترہ کجاوے کی اس لکڑی کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے جس کے ساتھ سوار ٹیک لگاتا ہے۔



## نماز کے ارکان

**سوال:** اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہذا مجھے (نماز پڑھنا) سکھائیں۔

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک آدمی آیا۔ اُس نے نماز پڑھی، پھر اُس نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر سلام عرض کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))

”واپس جاؤ، نماز پڑھو! تم نے نماز نہیں پڑھی۔“

اُس آدمی نے جا کر نماز پڑھی۔ پھر آیا اور نبی کریم ﷺ کو سلام کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ”واپس جا کر نماز پڑھو! تم نے نماز نہیں پڑھی۔“ الغرض تین دفعہ ایسا ہوا۔ بالآخر وہ آدمی کہنے لگا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے نماز پڑھنا سکھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنْ

الْقُرْآنَ ثُمَّ ارْكَعَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ  
قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ  
جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي

صَلَاتِكَ كُلِّهَا)) [البخاری، ومسلم، وابدوداؤد، والترمذی، والنسائی]

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو۔ پھر جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو، پڑھو۔ پھر رکوع کرو حتیٰ کہ رکوع کی حالت میں تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے۔ پھر اٹھو، حتیٰ کہ تم بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر بڑے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر اسی طرح اپنی پوری نماز پڑھو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو نماز کا قدم بقدم درست طریقہ سکھایا جس نے آپ ﷺ کے سامنے اچھے طریقے سے نماز نہ پڑھنے کا اقرار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ واضح فرمادیا کہ رکوع، سجود اور پوری نماز میں اطمینان ضروری ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل۔



### دعائے افتتاح

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں، آپ تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟

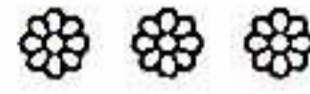
**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان معمولی سا وقفہ خاموشی رہتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

((اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ  
مِنَ الدَّنَسِ - اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))

[البخاری، ومسلم، وابدوداؤد، والنسائی]

”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بُعد ڈال دے جتنا کہ تو نے مشرق و مغرب کے درمیان میں ڈالا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے یوں پاک و صاف کر دے جس طرح کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔“

**فائدہ:**..... صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اس دُعا کا علم ہو گیا جو رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان ہلکے سے خاموشی کے وقفے میں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اس دعا کو زبانی یاد کر لیا۔



## نماز کا کون سا عمل افضل ہے

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز سب سے زیادہ فضیلت والی ہے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((طُولُ الْقُنُوتِ))..... لمبے قنوت والی یعنی لمبے قیام والی۔

ابوداؤد کی روایت کے مطابق یوں ہے کہ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((طُولُ الْقِيَامِ)) [مسلم، والترمذی]

”لمبے قیام والی نماز۔“

**توضیح:**..... طول القنوت کا معنی نماز میں لمبا قیام ہے یعنی قیام کی حالت میں زیادہ قرآن پڑھنا۔

**فائدہ:**..... حدیث رسول اللہ ﷺ سے معلوم ہوا کہ افضل نماز وہ ہے جس میں زیادہ قرآن پڑھتے ہوئے لمبا قیام کیا جائے۔ ابوداؤد کی روایت کے مطابق نماز کا افضل ترین عمل لمبا قیام ہے۔



سلام سے پہلے دعا

**سوال:** مجھے دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں مانگوں۔

**جواب:** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) [البخاری، ومسلم، والترمذی، والنسائی]

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں۔ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو ہی معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

**فائدہ:**..... یہ دعا نبی ﷺ سے منقول ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے سیکھا اور نماز میں پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔



قیام و قرأت نہ کر سکنے والے کا حکم

**سوال:** مجھے بو اسیر کی تکلیف تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا؟

**جواب:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بو اسیر کی تکلیف تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) [البخاری، وابوداؤد، والترمذی، والنسائی]

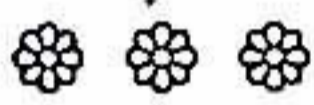
”کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو۔ اگر بیٹھ کر



بھی نہیں پڑھ سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔

**حکم:**..... رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا حکم بیان فرمایا جو نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایسا آدمی اگر کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے ہاں آلتی پالتی مار کر پڑھنا بہتر ہے۔ امام شافعیؒ کے ہاں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا افضل ہے۔

اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو قبلہ رو ہو کر دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔ اگر پہلو کے بل ممکن نہ ہو تو پیٹھ کے بل لیٹ جائے، اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے تاکہ اس کا چہرہ قبلہ رو ہو جائے۔ اور جو آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے وہ جتنا بھی ممکن ہو سکے رکوع اور سجدہ کرے۔ جو آدمی لیٹ کر نماز پڑھے وہ اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے اور دونوں میں فرق ملحوظ رکھے۔



### نماز میں قنوت

**سوال:** میں قرآن کا کوئی حصہ یاد نہیں کر سکتا مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو مجھے کفایت کر جائے؟

**جواب:** حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں قرآن میں سے کچھ یاد نہیں کر سکتا، اس لیے مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو مجھے نماز میں کافی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ))

”اللہ تعالیٰ پاک ہے، تمام تعریف اسی کو زیبا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ برتر و عظیم کی توفیق سے ہے۔“

اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کلمات تو اللہ کے لیے ہوئے میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي))

”اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے عافیت عطا کر اور مجھے سیدھا رستہ دکھا۔“

جب وہ آدمی کھڑا ہوا تو اُس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اُن سے اشارہ کیا: جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے ان کلمات کو یاد کر لیا ہے اور مجھے بہت پسند آئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ )) [ابوداؤد، والنسائی]

”اس آدمی نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو دو دعائیں سکھائیں۔ ایک دعا نماز میں قرآن کی قرأت کی جگہ کفایت کرنے والی ہے، یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لیے ہوئی۔ اور دوسری دعا وہ ہے جو اس کے اپنے لیے نفع بخش ہے۔



### نماز میں التفات (ادھر ادھر جھانکنا)

**سوال:** میرے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کے متعلق دریافت کیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

نماز میں التفات کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ))

[البخاری، و ابو داؤد، والنسائی]

”یہ ایک جھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے جھپٹ مار کر اُچک لیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ کے جواب کے مطابق نماز میں چہرہ گھما کر ادھر ادھر

دیکھنا ایک شیطانی جھپٹ ہے۔ اس طرح شیطان نمازی کی توجہ خشوع و خضوع سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ اس کا اجر و ثواب ضائع ہو جائے۔ اس وجہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے۔



## سجدہ سہو کے اسباب

**سوال:** کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کی تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔ ایک آدمی جو ذوالیدین (لبے ہاتھوں والا) کے نام سے مشہور تھا، کھڑا ہوا اور اُس نے رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ بڑے غصے کی حالت میں باہر نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی، پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیر دیا۔ [مسلم، و ابوداؤد، و احمد]

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے چوتھی رکعت جو بھول گئے تھے، پڑھائی پھر سلام پھیرا اور اُس کے بعد دو سہو کے سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔



**سوال:** کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے، یا رسول اللہ ﷺ! یا آپ بھول گئے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ آپ ﷺ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ ایک صحابی ذوالیدین نامی کھڑا ہوا، اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ))

”ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔“

اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان میں سے کوئی بات تو ہو گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا:

((أَصْدَقَ ذُو الْأَيْدِينَ؟))

”کیا ذوالیدین نے درست کہا؟“

لوگوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!

چنانچہ آپ ﷺ نے بقیہ نماز پوری کی پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے

کیے۔ [البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی]

**فائدہ:**..... یہ حدیث سابق حدیث کی تائید کرتی ہے۔ حنفیہ نے اسی حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سجدہ سہو ہمیشہ سلام کے بعد ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر نمازی نماز مکمل ہونے کے یقین کے ساتھ سلام پھیر دے تو خواہ اس نے نماز مکمل نہ بھی کی ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ جمہور علمائے سلف و خلف کا یہی مسلک ہے۔

احناف کہتے ہیں کہ باطل ہو جائے گی اور اس کی دلیل زید بن ارقم کی حدیث بتاتے ہیں جس میں نماز میں بات چیت سے منع کیا گیا ہے۔ جمہور اس کا جواب دیتے ہیں کہ نبی عن الکلام ایک عام حکم ہے، جبکہ یہ حدیث اس حکم کی تخصیص کر دیتی ہے۔ یعنی عام طور پر تو نماز کی حالت میں بات کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر اس واقعہ کے مطابق امام بھول جائے اور یاد آنے پر پھر نماز مکمل کرے تو نماز باطل نہیں ہوگی کیونکہ یہ ایک تعلیم کا موقع ہے اگر نماز باطل ہونا ہوتی تو نبی اکرم ﷺ نئے سرے سے نماز پڑھا کر اس نماز کے باطل ہونے کا حکم لگا دیتے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا سورۃ الحج میں دو سجدہ تلاوت ہیں؟

**جواب:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا سورۃ الحج میں دو سجدہ تلاوت ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا))

[ابوداؤد، الترمذی، الحاکم و صححہ]

”ہاں، اور جو آدمی یہ سجدے نہ کرنے تو وہ انہیں مت پڑھے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث سے سجدہ تلاوت کے مشروع ہونے کی تائید ہوتی ہے۔ جو

لوگ سجدہ تلاوت کے وجوب کے قائل ہیں ان کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ حدیث بھی ہے۔



## مساجد اور ان کی طرف جانے کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا))

”جب تمہارا گزر جنت کے باغیچوں میں سے ہو تو وہاں کے پھل میوے ضرور کھایا کرو۔“

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْمَسَاجِدُ)) ”مساجد جنت کے باغیچے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھل میوے کیا ہیں؟

ارشاد فرمایا کہ یہ کلمات جنت کے میوے ہیں:

((سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

[الترمذی]

”یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ تمام تعریف اسی کی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جائے نماز پر بیٹھے

رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے سائل کو بتایا کہ جنت کے باغیچے مساجد ہیں۔ مساجد

کو ”مجالس الذکر“ بھی کہا گیا ہے بلکہ انہیں ”مجالس العلم“ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ ان باتوں

میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ مال اور نتیجہ کے طور پر مسجد جنت کا حقدار بناتی ہے۔



## تین مساجد کی فضیلت

**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین میں بنائی جانے والی سب سے پہلی مسجد

کے بارے میں پوچھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝ ﴾

[ال عمران: ۹۶]

”بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا۔“

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین میں سب سے پہلے بنائی گئی مسجد کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ))

”وہ مسجد حرام ہے۔ (یعنی بیت اللہ شریف)“

ارشاد فرمایا: ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى))..... ”پھر مسجد اقصیٰ ہے۔“

میں نے سوال کیا: ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنی مدت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعُونَ عَامًا ، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ ، فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ)) [البخاری، مسلم، النسائی]

”دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کی مدت چالیس سال ہے۔ پھر ان کے بعد پوری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز ادا کر لو۔“

فائدہ:..... زمین پر سب سے پہلی عبادت گاہ جہاں بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں مکہ میں بیت اللہ شریف ہے۔ مکہ کا پہلا نام بکّہ تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لوگوں کا جہاں اثر دہام ہو جاتا تھا۔ یا اس لیے کہ یہ جابروں کی گردنوں کو جھکا دیتا ہے۔ بعد میں زبانوں کے خلط ملط سے مکہ ہو گیا۔

کہا جاتا ہے کہ وہ پہلی عمارت ہے جو ملائکہ نے بنائی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اسے تعمیر کیا تھا۔ اور یہ روایت بھی ہے کہ آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے

پیدل چل کر کئی سال تک اس کا حج کیا۔ اور کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس نے اس کا حج نہ کیا ہو۔ پھر مسجد اقصیٰ یا مسجد قدس ہے۔ یہ مسجد حرام بیت اللہ شریف سے کافی فاصلے پر ہے۔ پھر تیسری مسجد مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ مسلمان کے لیے پوری زمین مسجد قرار دے دی گئی ہے۔ لہذا مسلمان جہاں پر بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز ادا کرے کیونکہ پوری زمین طاہر ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں کچھ بتائیے؟  
**جواب:** نبی اکرم ﷺ کی خادمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَتُّوهُ فَصَلُّوا فِيهِ ، فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ فَابْعَثُوا ابْرِيْتِ  
 يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ )) [ابوداؤد ، وابن ماجہ]

”بیت المقدس میں جاؤ اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھو۔ اور اگر نہ جاسکو اور نہ ہی اس میں نماز پڑھ سکو تو وہاں تیل بھیجو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ کی خادمہ میمونہ نے سوال کیا کہ کیا بیت المقدس کا سفر مشروع ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا کہ وہاں ضرور جاؤ اور اس میں نماز پڑھو تا کہ تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی برکت حاصل ہو۔ اگر سفر کر کے وہاں نہ جاسکو تو حصول ثواب کے لیے اس کی قندیلوں میں جلانے کے لیے تیل بھیج دو۔



**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((لَا تُصَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ))

”اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو کیونکہ یہ بہت سرکش ہوتے ہیں۔ (اس لیے نقصان کا اندیشہ ہے)“

آپ ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ)) [ابوداؤد]

”ہاں ان میں پڑھ لو کیونکہ یہ بابرکت ہیں۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ اپنی خلقت کے اعتبار سے یہ شریر واقع ہوئے ہیں، اس لیے ان کی طرف سے نمازی کے لیے تشویش رہے گی مبادا کہ کوئی نقصان پہنچا بیٹھیں۔



### مسجد نبویؐ کا چبوترہ (صَفَّہ)

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ کیا میں آپ کے بیٹھنے کے لیے کوئی چیز نہ بنوادوں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی علیہ السلام سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک بڑھئی غلام ہے، تو کیا میں آپ کے بیٹھنے کے لیے کوئی چیز نہ بنوادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”اگر تم چاہو تو بنوادو۔“

چنانچہ اس خاتون نے منبر بنوادیا۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ زمین پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ واقعی ضرورت تھی کہ منبر قسم کی کوئی ایسی چیز بنادی جائے جس پر آپ ﷺ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر لوگوں سے خطاب کر سکیں۔ عائشہ نامی ایک خاتون نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا۔ اس کے پاس ایک باقوم یا میمون نامی غلام تھا جو بڑھئی کا کام جانتا تھا۔ چنانچہ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی رضامندی پر طرفاء نامی جگہ کی



لکڑی سے ایک منبر بنوادیا۔ یہ جگہ شام کی طرف مدینہ کے بالائی علاقہ کے جنگل میں تھی۔ اس منبر کی بلندی تین سیڑھیاں یا دو سیڑھیاں تھی، یعنی جس سیڑھی پر نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوا کرتے تھے اُس کے علاوہ دو یا تین سیڑھیاں تھیں۔



## جماعت کا حکم

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے مسجد تک لے آنے والا کوئی قائد نہیں، تو کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مسجد میں آنے کے لیے میرے پاس کوئی راہنمائی کرنے والا نہیں، تو کیا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے اُسے اجازت دے دی۔ مگر جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے اُسے بلوایا اور اُس سے پوچھا: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟)) کیا تمہیں نماز کے لیے اذان سنائی دیتی ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاجِبٌ)) [مسلم، ابوداؤد، النسائی]

تو اس پکار پر لبیک کہو یعنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو نابینا ہونے اور مسجد سے گھر دور ہونے کے باوجود جماعت کے ترک کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ ہمیشہ کی مشقت کے باوجود جماعت میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں جماعت کا اہتمام فرض عین ہے۔ کچھ صحابہؓ اور تابعینؓ، امام احمدؒ، ابو ثورؒ اور کچھ شافعی مجددین جیسے ابن خزيمةؒ، ابن حبانؒ اور ابن المنذرؒ ہیں، کا یہی مسلک ہے۔ لیکن صحت نماز کے لیے جماعت شرط نہیں ہے۔

امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور کچھ شافعی علماءؒ کہتے ہیں کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفِدَى))  
 ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کیلئے آدمی کی نماز سے افضل ہے۔“



### حُسنِ ادا یگی کے ساتھ تخفیف

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز سے جان بوجھ کر پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔

**جواب:** حضرت ابو مسعود غنہ بن عامر بدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! واللہ! میں فلاں امام کی وجہ سے صبح کی نماز سے جان بوجھ کر پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ کرتے ہوئے اُس دن سے زیادہ غضبناک حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ ، فَأَيْكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَالَحَاجَةٍ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)) [البخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، الترمذی ، النسائی]

”بلاشبہ تم میں سے کچھ لوگ (لمبی نماز پڑھا کر) نفرت دلانے والے ہیں۔ تم میں سے جو آدمی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی پھلکی پڑھائے، کیونکہ اُن میں کمزور بھی ہیں، بڑی عمر کے بھی ہیں اور کام کاج والے بھی ہیں۔ ہاں، جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کر لے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے نماز کے امام کو پابند کیا ہے کہ وہ اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ مقتدی اکتا جائیں اور اس سے نفرت کرنے لگیں اور اس کے نتیجے میں وہ نماز میں ہی تاخیر سے آنا شروع ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم خیر خواہی کی بہترین مثال ہے۔ ایک اہم بنیادی فرض کو ادا کرتے ہوئے بھی خیر خواہی کا جذبہ کارفرما ہونا چاہیے۔ نمازیوں میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں، چھوٹے بھی، بڑے بھی، کمزور بھی، بیمار بھی، مسافر بھی، حاملہ بھی، دودھ پلانے والی بھی۔ لمبی نماز پڑھانے سے اتنے ڈھیر سارے لوگ تکلیف میں پڑ

جائیں گے اور ہو سکتا ہے نفرت کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جی پھرانے لگ جائیں۔ اس لیے امام کے لیے یہی طریقہ مستحسن ہے کہ وہ لمبی قرأت سے احتراز کرے۔ ہاں، جب وہ خود اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کر لے۔



## چھوٹے کی امامت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہماری امامت کون کرے گا؟

**جواب:** حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ وفد بن کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب واپس جانے لگے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری امامت کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَكثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذَاً لِلْقُرْآنِ)) [البخاری، ابوداؤد، النسائی]

”تمہاری امامت وہ شخص کرے گا جسے تم میں سے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔“

حضرت عمروؓ کہتے ہیں کہ اُن میں سے مجھے ہی سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ لہذا انہوں نے مجھے آگے کر دیا۔ میں ایک لڑکا تھا اور مجھ پر صرف ایک چادر ہی تھی۔ جب بھی بنو جرم کا کوئی اجتماع ہوتا تو میں ہی اُن کا امام ہوتا۔ آج کے دن تک اُن کے جنازوں کی نماز بھی میں ہی پڑھاتا چلا آ رہا ہوں۔

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ کے پاس بنو جرم کا وفد آیا۔ اُن میں عمرو بن سلمہ بھی تھے۔ یہ لوگ اسلام لے آئے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں امام کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔ عمرو کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا، اس لیے وہ اُن کے امام نماز مقرر ہو گئے۔ عمرو کی عمر سات یا آٹھ سال تھی۔ (عمرو کو زیادہ قرآن یاد ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اسلام لانے سے پہلے جو مسلمان قافلے ان کے پاس سے گزرتے تو ان کے چشمے پر پڑاؤ کرتے۔ رات گزارتے اور نماز میں قرآن پڑھتے۔ عمرو ایک ذہین بچہ تھا اور عام طور پر عربوں کا حافظہ بھی کمال کا ہے۔ اس لیے انہی مسافروں سے سُن سُن کر اُس نے کافی قرآن یاد کر لیا تھا)

یہ حدیث بچے کی امامت کی صحت پر دلیل ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ لیکن یہ مکروہ ہے۔ اور پسندیدہ اسی حالت میں ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ دین کا فہم و ادراک رکھتا ہو، یا پھر وہ اپنے ہی جیسے لوگوں کا امام ہو۔



## امام کی اقتداء میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کیا دیکھا؟

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنصِرَافِ - فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي))

”اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ لہذا رکوع و سجود میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو اور نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَرَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))

”اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں نے دیکھی ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔“

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟

ارشاد فرمایا:

((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)) [البخاری، مسلم]

”میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔“

توضیح:..... بالانصراف: یعنی سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا۔  
 مِنْ خَلْفِي: مراد ہے آنکھوں کے ساتھ ہر جہت سے دیکھنا اور یہ نبی کریم ﷺ کے  
 خصائص نبوت میں سے ہے۔

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے نماز کے اندر متندی کے لیے کسی بھی حالت میں امام  
 سے سبقت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر نمازی کو اس بات کا علم حاصل ہے تو اُس کے لیے  
 سبقت کرنا حرام ہے۔ البتہ تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ اس طرح  
 نبی اکرم ﷺ کو جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کروایا گیا۔ آپ ﷺ نے دوزخ کی  
 ہولناکیوں کا منظر بھی دیکھا۔



### صفوں کا مکمل کرنا

سوال: فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صف بندی کرتے ہیں؟

جواب: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا:

((أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟))

”کیا تم اُس طرح صف بندی نہ کرو گے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں

صف بندی کرتے ہیں؟“

ہم نے پوچھا: فرشتے اپنے رب کے ہاں کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ

نے فرمایا:

((يَتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيُرَاصُونَ فِي الصَّفِّ))

[ابوداؤد، النسائی]

”وہ پہلے اپنی مقدم صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے

ہوتے ہیں۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز کی صف

بندی میں باہم مل کر اس طرح کھڑا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے درمیان کوئی شکاف

باقی نہ رہے۔ اُن کی صف اس طرح ہو گیا کہ وہ چوننا گچ کی ہوئی دیوار ہے۔ اس طرح بالترتیب پہلے مقدم صف کو مکمل کیا جائے پھر بعد والی صف کو۔ اس طرح صف بندی کرنے والوں کا اللہ کے ہاں وہی مرتبہ و مقام ہے جو اُس کے حضور اطاعت گزار اور صف بندی کرنے والے فرشتوں کا ہے۔



جمعہ کی رات اور دن میں نبی اکرم ﷺ پر بکثرت صلاۃ بھیجنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہماری صلاۃ آپ پر کیسے پیش کی جائیگی جبکہ آپ بوسیدہ ہو کر مٹی میں مل چکے ہوں گے؟

**جواب:** حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 (( اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِيهِ قُبُضَ ، وَفِيهِ النَّفْحَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَكثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَاِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ ))

”یقیناً تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں اُن کی روح قبض کی گئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا، اسی میں صعقہ ہوگا یعنی سب مخلوقات فنا ہو جائے گی، اس لیے اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بلاشبہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا جبکہ آپ (کا جسد مبارک) بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ))

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک زمین پر حرام کر دیے ہیں۔“

توضیح:..... النفحة: اس سے مراد صور میں پھونکنا ہے۔

الصعقة: اس سے مراد وہ ہولناک آواز ہے جو صور پھونکنے سے پیدا ہوگی اور اُس کی دہشت سے تمام مخلوقات مر جائے گی۔

معروضہ علی: یعنی اللہ کے حکم سے آپ ﷺ پر بھیجا جانے والا درود آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے جسے آپ ﷺ سنتے ہیں۔

**فائدہ:**..... نبی ﷺ تاکید ارشاد فرما رہے ہیں کہ مسلمان کے لیے افضل ترین دن جمعہ کا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اس فضیلت والے دن میں اپنے اوپر صلوٰۃ بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے، کیونکہ اس دن میں اعمال کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا اور قبولیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ پر بھیجا جانے والا درود آپ ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اُسے سنتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں ایک خاص زندگی رکھتے ہیں۔ اُن کے جسم بوسیدہ ہو کر مٹی میں نہیں ملتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اجسام کو زمین پر کھانا حرام کر دیا ہے۔



### عید میں بننا سنورنا

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! اسے عید اور وفود کی آمد پر زینت حاصل کرنے کے لیے خرید لیجیے۔

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں بکتا ہوا ایک استبرق کا جبہ لیا اور اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! عید اور وفود کی آمد پر زینت حاصل کرنے کے لیے اسے خرید لیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ))

”یہ اُس آدمی کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔“

تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیباچ کا جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ جبہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہی تو فرمایا تھا کہ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِّنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) ”یہ اُس آدمی کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔“ اور پھر آپ نے ہی یہ جبہ میرے لیے بھیج دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَبِعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”اسے بیچ ڈالو اور اپنی کوئی ضرورت پوری کر لو۔“

توضیح:..... استبرق: موٹا ریشمی کپڑا۔

مَنْ لَا خَلَّاقَ لَهُ: مراد یہ ہے کہ اس شخص کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔

دیباچ: باریک ریشمی کپڑا۔

فائدہ:..... اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ استبرق اور دیباچ یعنی ریشمی کپڑا

خواہ موٹا ہو یا باریک ہر حال میں اُن کا مردوں کے لیے پہننا حرام ہے۔ جو شخص انہیں دنیا میں پہنے گا اُس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے دیباچ کا جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا تو خود پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے تاکہ وہ اُسے بیچ کر اُس کی قیمت استعمال میں لے آئیں۔ اسی لیے ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بیوی کے لیے بھیجا تھا کیونکہ ریشم کا پہننا عورتوں کے لیے جائز ہے۔



امام کا بارش کی دعائے کے لیے لوگوں کی درخواست کو قبول کرنا

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے، راستے موقوف ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا..... آپ خطبہ دے رہے تھے..... اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے، راستے موقوف ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا فرمائی:  
(اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا)

”اے اللہ! ہمیں بارش عطا کر، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔“

چنانچہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک خوب بارش ہوئی۔ پھر ایک آدمی آیا، اُس نے



عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مکانات منہدم ہو گئے، پانی کی کثرت سے راستے منقطع ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ ، وَالْأَكَامِ ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))

”اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر، ٹیلوں پر اور وادیوں میں اور درختوں کے گھنے جنگلات میں بارش برسا۔“

اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ بھی ہیں:

((اللَّهُمَّ حَوَّالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”اے اللہ! ہم پر نہیں بلکہ ہمارے ارد گرد بارش برسا۔“

چنانچہ مدینہ سے بادل یوں چھٹ گیا جیسا کپڑا اتار لیا جاتا ہے۔ اُس کے ارد گرد بارش ہوتی رہی اور یہاں ایک قطرہ تک نہ گرا۔ میں نے مدینہ کو دیکھا تو وہ تاج کی طرح نظر آ رہا تھا۔  
**فائدہ:**..... جب لوگوں نے بارش کے لیے رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور بارش اُسی وقت اُتر پڑی۔ جب کافی بارش ہو چکی اور لوگوں کی ضرورت سے بڑھ گئی تو نبی اکرم ﷺ نے بارش کے وادیوں اور پہاڑوں کی طرف منتقل ہونے کی دعا کی۔ اُسی وقت بادل مدینہ سے چھٹ گیا اور چاروں طرف پھیل گیا اور مدینہ ایسے نظر آ رہا تھا جیسے تاج ہوتا ہے یعنی چاروں طرف بادل تھے اور مدینہ سے آسمان بالکل صاف تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی برکت ہے جو اُس نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے عطا فرمائی۔



بارش سے برکت حاصل کرنا

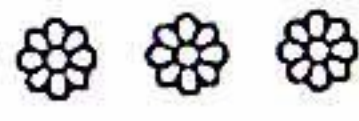
**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے کہ بارش اُتر پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا کھول کر اوپر چڑھا لیا حتیٰ کہ بارش آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پڑ رہی تھی۔

تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((لَا نَهَ حَدِيثُ عَهْدِ بَرِيَّةٍ تَعَالَى)) [مسلم]

”کیونکہ وہ ابھی ابھی اپنے رب تعالیٰ کے پاس سے آئی ہے۔“

**فائدہ:**..... بارش اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکت ہے۔ خصوصاً وہ بارش جو کافی عرصہ کے بعد ہوئی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی موقع پر اپنی کلائیوں اور ٹانگوں سے کپڑے سمیٹ کر اوپر چڑھا لیے اور اپنا سر مبارک بھی ننگا کر لیا تاکہ جسم کے یہ حصے بارش کے بابرکت پانی میں بھیگ جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سال کی پہلی بارش سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے بلکہ اس بارش میں نہانا اور اس کا پانی پینا بھی مستحسن بات ہے۔



### رات کی نماز کی تعداد اور کیفیت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز کس طرح ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رات کی نماز کیسے ہے؟  
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَثْنِي مَثْنِي، فَإِذَا خِفَتِ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”دو دو رکعت پڑھو۔ جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو جائے تو ایک وتر پڑھ لو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ:

۱۔ رات کی نماز دو دو رکعت ہے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے گا اور یہ افضل ہے۔ امام مالک، امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے اصحاب کا یہی مسلک ہے۔ دن کے خلاف کہ دن میں چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ دن اور رات دونوں میں دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔ اس کی دلیل امام ابوداؤد کی یہ حدیث ہے کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک دن اور رات میں

چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔ اُن کی دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ چار رکعت پڑھتے، مت پوچھو کہ وہ کتنی بہترین اور کتنی طویل ہوتی تھیں۔

۲۔ جب نمازی اپنا وتر مؤخر کرے تو اسے رات کی نماز کے ساتھ اکٹھا پڑھے۔ اور جب وتر کی نماز کو مقدم کرے یعنی عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لے تو پھر رات کی نماز تہجد و قیام ہوگی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟

تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے، اُن کے حُسن و طوالت کے متعلق مت پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے، اُن کے حُسن و طوالت کے متعلق مت پوچھو، پھر آپ ﷺ تین رکعت پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ عَيْنِي تَنَامَانُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي))

”اے عائشہ! یقیناً میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ چار رکعت ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھتے اور تین رکعت وتر بھی اکٹھے ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی رات کی نماز اور وتر کے درمیان سو بھی جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ وتر رات کی نماز کے آخر میں پڑھتے تھے۔ اور اثنائے نماز سو جانا شاید معمولی سے آرام کے لیے ہوتا تھا۔



عورتوں کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب

**سوال:** اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا بہت محبوب ہے۔

**جواب:** حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی بیوی امّ حمید رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس

آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا بہت محبوب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَاتُكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ ، وَصَلَاتُكَ فِي حُجْرَتِكَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكَ فِي دَارِكَ ، وَصَلَاتُكَ فِي دَارِكَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ ، وَصَلَاتُكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِي)) [احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان]

”مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا بہت پسند کرتی ہو، مگر تمہاری نماز اپنے خاص کمرہ میں بڑے کمرے سے بہتر ہے۔ اور بڑے کمرے میں نماز گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور گھر میں نماز اپنی قوم کی مسجد (محلہ کی مسجد) میں نماز سے بہتر ہے، اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“

چنانچہ اُس خاتون کے حکم کے مطابق اُس کے کمرہ کے آخری اور تاریک حصہ میں اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی۔ وہ اسی میں نماز پڑھتی رہیں حتیٰ کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے محترمہ حضرت اُمّ حمید رضی اللہ عنہا کی ایک ایسی جائے نماز کی طرف رہنمائی فرمائی کہ جس کے تاریک گوشے میں اللہ کے سوا اُسے کوئی نہ دیکھ سکے۔ آپ ﷺ نے اُسے یہ بات سمجھائی کہ اس فرض کو جتنا زیادہ چھپ کر ادا کروگی اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا، اس کے اجر میں اضافہ ہوگا اور اتنی ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔



### نماز پنجگانہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) کی شہادت دے دوں، نماز پنجگانہ پڑھوں، زکوٰۃ ادا کر دوں اور رمضان کے روزے رکھوں اور قیام کروں، تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ))

[بزار، ابن خزیمہ، ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لابن حبان]

” (تب تم) صدیقوں اور شہداء میں سے ہو گے۔“

توضیح:..... رمضان کا قیام یہ ہے کہ رات کے اوقات طاعت و ذکر الہی، تسبیح و تکبیر اور تہجد پڑھتے ہوئے گزارے جائیں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ جو شخص توحید و رسالت کی شہادت دے، نماز پنجگانہ کا اہتمام کرے، زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کا اہتمام کرے، تو یقیناً وہ شخص صدیقین میں سے ہے۔ صدیقین فضیلت کے لحاظ سے انبیاء سے کچھ ہی کم ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے قول و اعتقاد کے ساتھ انبیاء کی تصدیق کی اور اپنے عمل سے ان کی سچائی کو ثابت کر دکھایا۔ نیز یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسے کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ حتیٰ کہ اسی جد و جہد اور جہاد کی بھرپور جنگ میں انہیں موت آگئی۔



### فضائل اعمال

سوال: سائل نے آپ ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے متعلق پوچھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے

پاس آیا اور اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے متعلق پوچھا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الصَّلَاةُ))..... ”نماز۔“

اُس نے پوچھا: پھر کون سا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((ثُمَّ الصَّلَاةُ))..... ”پھر نماز۔“

اِس نے کہا: پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا:

((ثُمَّ الصَّلَاةُ "ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

پھر نماز، تین دفعہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔

سائل نے پھر پوچھا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) [احمد، ابن حبان]  
 ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

**فائدہ:**..... حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ فضیلت والے اعمال نماز اور جہاد ہیں۔  
 رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں زیادہ تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درحقیقت یہ اللہ  
 تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق کا مضبوط ذریعہ ہے اور مسلمان سے سب سے پہلے نماز کا  
 حساب لیا جائے گا۔



### کثرتِ سجد کی ترغیب

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس پر میں قائم رہوں اور اُس پر عمل  
 کروں؟

**جواب:** حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
 درخواست کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس پر میں قائم رہوں اور عمل  
 کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ  
 بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)) [ابن ماجہ، واحمد]  
 ”اپنے آپ پر سجدہ لازم قرار دے لو۔ تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے تو  
 اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک بُرائی تم سے مٹا  
 دے گا۔“

**توضیح:**..... عمل کرنے سے مراد یہ ہے کہ میں آپ کی بتائی ہوئی چیز کو اپنی زندگی کا منہج  
 و طریقہ بنا لوں، اس کی پیروی کروں اور اس کی روشنی میں چلوں۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کثرتِ سجد یعنی  
 بکثرت نوافل پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے کیونکہ اس عمل کی بہت بڑی فضیلت اور ثواب  
 عظیم ہے۔

## نفلی نماز گھروں میں

**سوال:** کون سی نماز افضل ہے: میرے اپنے گھر میں یا مسجد میں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی نماز افضل ہے: اپنے گھر میں پڑھنا یا مسجد میں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَلَا أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً)) [احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ فی صحیحہ]

”تم میرے گھر کو نہیں دیکھتے کہ مسجد سے کتنا قریب ہے؟ مگر فرضی نماز کے علاوہ مسجد میں نماز پڑھنے کے بجائے مجھے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے نفل نماز کو گھر میں اور فرضی نماز کو مسجد میں پڑھنا افضل قرار دیا ہے۔



## رکوع و سجود میں عدم اطمینان

**سوال:** نمازی اپنی نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْوَأُ النَّاسِ سَرَقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ))

”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرے۔“

پوچھنے والے نے پوچھا: وہ اپنے نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا))

[الطبرانی فی الاوسط، ابن حبان فی صحیحہ، الحاکم و صحیحہ]

”(یہ چوری اس طرح ہے کہ) وہ اپنی نماز کا نہ رکوع پورا کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ بدترین چوری نماز کی چوری ہے اور وہ اس طرح ہے کہ آدمی نماز پڑھتے ہوئے رکوع وسجود اچھے طریقے سے اطمینان کے ساتھ نہ کرے بلکہ جلد بازی میں ادھورے طریقے سے کرے۔



## صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کی حفاظت

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِرَكَعَتِي الْفَجْرِ فَإِنَّ فِيهَا فَضِيلَةً)) [الطبرانی فی الکبیر]

”فجر کی دو رکعتیں لازمی طور پر پڑھو کیونکہ ان کی بڑی فضیلت ہے۔“

**فائدہ:**..... وہ اعمال جلیلہ جن پر عمل کرنے والے کو بہت بڑا اجر وثواب ملتا ہے، صبح کے فرائض سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ہیں۔ اس لیے کہ ان دونوں کی ادائیگی کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، ان دونوں میں اللہ کا جلوہ اور رضامندی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس کے رزق کی فراوانی ہوتی ہے، قبولیت کے دروازے کھلتے ہیں اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔



## رات کے قیام کی ترغیب

**سوال:** مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جب میں اس پر عمل کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں آپ کو دیکھ لیتا ہوں تو میری طبیعت بہت خوش ہو جاتی ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ مجھے ہر چیز کے متعلق بتائیں؟



آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ))  
 ”ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔“

تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جب میں اُس پر عمل کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَطْعِمِ الطَّعَامَ ، وَافْسِحِ السَّلَامَ ، وَصِلِ الْأَرْحَامَ ، وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) [احمد ، ابن حبان ، الحاکم]

”کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، صلہ رُحمی کرو اور رات کو اُس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔“

توضیح:..... ابو ہریرہؓ کا یہ کہنا کہ ”میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے“ اس کا معنی یہ ہے کہ میں اپنے دل میں فرحت محسوس کرتا ہوں، مجھے روحانی پاکیزگی اور بشارت نصیب ہو جاتی ہے۔

اطعم الطعام: یعنی ایسا سخاوت کرنے والا وسیع القلب انسان بن جاؤ کہ جس کے دسترخوان سے کوئی نہ کوئی شخص سیر ہوتا رہے۔ اور یوں تم انسانوں کے لیے سراپا خیر بن جاؤ۔  
 افش السلام: اسلامی معاشرے میں مسلمانوں کے اندر ہر حال میں سلام کو عام کرو۔  
 صلّ باللیل: مراد ہے کہ تہجد کا اہتمام کرو۔

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ ہمیں ان اعمال صالحہ کی تلقین فرما رہے ہیں جنہیں سرانجام دینے والا جنت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ یعنی سخاوت و مہربانی پھر ہر مسلمان کو سلام کہنا خواہ وہ جان پہچان والا ہے یا اجنبی پھر اپنے اقارب کی زیارت کرنا، اُن سے محبت و حسن سلوک سے پیش آنا پھر پچھلی رات کو جب کہ لوگ سکون کی نیند سو رہے ہوں، تہجد کی نماز کا اہتمام کرنا کیونکہ یہ بہت بڑے اجر و ثواب کا وقت ہے۔



رات کی نماز دو دو رکعت

سوال: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)) [البخاری]

”رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ

ہو تو ایک رکعت پڑھ لے۔ یہ ایک رکعت اس کی پوری نماز کو وتر بنا دے گی۔“

**فائدہ:**..... تہجد گزار رات کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے۔ اگر طلوع

فجر ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔



## زکوٰۃ کا بیان

### زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کا وجوب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک مالدار اور بہت بڑے کنبہ والا اور صاحب ثروت آدمی ہوں۔ میرا ڈیرہ بہت وسیع ہے۔ مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں اور کیسے خرچ کروں؟

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک مالدار اور بہت بڑے کنبہ والا اور صاحب ثروت آدمی ہوں۔ میرا خاندان بہت وسیع ہے۔ مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں اور کیسے خرچ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ ، فَإِنَّهَا طَهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ ، وَتَصِلُ أَقْرَبَاءَكَ ، وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمَسْكِينِ ، وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ .....))  
[الحديث] [احمد]

”تم اپنے مال سے زکوٰۃ نکالو، یقیناً یہ تمہیں روحانی و مالی طور پر پاک کر دے گی۔ اپنے اقرباء سے صلہ رحمی کرو۔ مسکین، پڑوسی اور سائل وغیرہ کے حقوق پہچانو اور انہیں ادا کرو۔“

**فائدہ:** ..... نبی ﷺ نے ایک مالدار آدمی کی جو اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کے لیے اپنا

- مال خیر کے کاموں میں خرچنا چاہتا تھا، درج ذیل کاموں کی طرف راہنمائی فرمائی:
- ۱۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ یہ اللہ کا حق اور اسلام کا رکن ہے اور مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔
  - ۲۔ اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرو۔
  - ۳۔ مسکین کے حقوق کا خیال رکھو۔
  - ۴۔ پڑوسی کے حقوق پہچانو اور ادا کرو۔
  - ۵۔ کسی سائل کو اپنے در سے محروم نہ لوٹاؤ۔

یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنا مال بھلائی کے راستوں میں خرچ کر سکے گا۔  
اور یوں حلال طریقے سے جمع کیا جانے والا مال جائز و حلال طریقے سے خرچ کر سکے گا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دُور کر دے؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھا۔ ایک دن اثنائے سفر میں آپ کے قریب ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دُور کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَىٰ مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ :  
تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ  
وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ))

[احمد، الترمذی و صححہ، النسائی، ابن ماجہ]

”تم نے ایک بہت بڑی چیز کے متعلق پوچھا ہے۔ بلاشبہ یہ اُس آدمی کے لیے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان کر دیا ہے: وہ یہ کہ تو اللہ کی بندگی کرے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے۔“

**توضیح:**..... انہ یسیر: یعنی مشکل کاموں کو کرنا بھی سہل اور آسان محسوس ہوتا ہے۔  
**فائدہ:**..... بلاشک و شبہ اعمال صالحہ جنت میں داخلہ کا سبب بنتے ہیں اور دوزخ کی آگ سے دُور کر دیتے ہیں۔ مثلاً؛ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی وحدانیت پر ایمان لانا، اس کے تمام رسولوں، اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں پر ایمان لانا، اور خالص اُسی کی عبادت و طاعت کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزہ رکھنا اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو

اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اُس آدمی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے؟  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ آدَى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ)) [الطبرانی فی الاوسط]

”جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اُس کی بُرائی اور شر ختم ہو گیا۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ جس آدمی نے اپنے مال کی فرضی زکوٰۃ ادا کر دی تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں برکت عطا کرے گا اور اُس کا مال چوری چکاری سے بھی محفوظ ہو جائے گا۔ وہ بھلائی کے کاموں میں استعمال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کی توفیق ملے گی اور صاحبِ مال عذاب سے بچ جائے گا۔ یوں گویا کہ وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ ہو گیا۔



**سوال:** مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

**جواب:** حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) [البخاری، مسلم]

”وہ عمل یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رُحمی کرو۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث کے مطابق جنت کا مستحق بنانے والے اعمال یہ ہیں؛

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔
- ۲۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ادائیگی کی جائے۔
- ۳۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔

۴۔ اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کیا جائے۔



## حرص و طمع سے بچاؤ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی جامع اور مختصر وصیت فرمائیں؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقحاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں مگر جامع اور مختصر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالْإِيَّاسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ ، وَإِيَّاكَ وَالطَّمْعَ فَإِنَّهُ

فَقْرٌ حَاضِرٌ ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَدِرُ مِنْهُ)) [الحاكم ، والبيهقي]

”جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اُس سے مایوس ہو جاؤ، طمع و لالچ سے بچو کیونکہ یہ ہر وقت کا افلاس محتاجی ہے۔ ایسی بات کہنے سے بچو جس سے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔“

**توضیح:**..... الایاس: مایوسی، بھلائی کی اُمید نہ رکھنا۔

**فقر حاضر:** ہر وقت کا افلاس، لالچی انسان میں گھٹیا پن پیدا ہو جاتا ہے اس لیے اُس پر ذلت و مسکینی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تین باتوں کی وصیت فرمائی؛

۱۔ انسان میں خودداری ہونی چاہیے۔ لوگوں کے پاس نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر دل نہیں لپکانا چاہیے۔ بلکہ اُسے چاہیے کہ وہ لوگوں کے مال و دولت سے مایوس ہو جائے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کون اپنا مال کسی کے حوالے کر سکتا ہے۔ بلکہ اُسے صرف اللہ پر توکل و اعتماد کرنا چاہیے۔

۲۔ انسان طمع سے بچے کیونکہ یہ بالآخر فقر و افلاس اور گھاٹے کی طرف لے جاتا ہے۔

۳۔ ہر ایسے قول و فعل سے اجتناب کرے جس سے بعد میں معذرت کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

## فرضی زکوٰۃ اور اُس کی فضیلت

**سوال:** مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اُسے کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی

آیا، اور اُس نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب کر لوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ،

وَتُوَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ))

”تم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرضی نماز قائم کرو

فرضی زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔“

اُس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے زائد

کوئی کام نہیں کروں گا۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))

[البخاری ، ومسلم ، والنسائی]

”جسے کسی جنتی آدمی کو دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔“

**توضیح:**..... یہ سوال کرنے والے شخص ابو ایوب انصاری تھے یا ابنِ المُتَّفِقِ یا کوئی

دیہاتی تھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہی لوگوں نے بار بار یہی سوال کیا ہو۔

**فائدہ:**..... وہ اعمال جن کے سرانجام دینے والا جنتی ہے، یہ ہیں؛

۱۔ کلمہ توحید کے دونوں اجزاء کا سچے دل سے اقرار۔

۲۔ فرض نماز کا قائم کرنا۔

۳۔ فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا۔

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

جو شخص اخلاص کے ساتھ ان ارکان اسلام پر عمل پیرا ہے وہ قطعاً جنتی ہے۔ وہ جنت میں

بغیر عذاب کے داخل ہوگا اگر وہ کبار سے بچا رہا۔ کبیرہ گناہ کی معافی کے لیے تو بہ شرط ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کے ان تمام دروازوں سے ایک ہی آدمی کو بلائے جانے کی کوئی ضرورت تو نہیں، مگر کیا ان تمام دروازوں سے کسی ایک ہی آدمی کو بلایا بھی جائے گا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ - فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ))

”جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو چیزیں خرچ کیں تو اُسے جنت میں پکارا جائے گا: اے اللہ کے بندے! (تمہارا یہ کام) بہت ہی اچھا ہے۔ اسی طرح جو نمازیوں میں سے ہوگا اُسے (جنت میں داخل ہونے کے لیے) باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا۔ جو اہل جہاد میں سے ہوگا اُسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا۔ جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اُسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا اُسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کسی ایک ہی آدمی کو جنت کے ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت تو نہیں، مگر کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ))

”ہاں، اور مجھے اُمید ہے کہ تم اُن میں سے ہو گے۔“

توضیح:..... زوجین : یعنی دو چیزیں جیسے دو اونٹ، دو بکریاں، دو گدھے، دو درہم یا

دو کپڑے۔

فی سبیل اللہ: یعنی جہاد میں یا عام بھلائی کے کاموں میں۔



فائدہ:..... جو آدمی ایک ہی قسم کی نیکی کثرت سے کرتا ہے اُسے تکریمًا اسی نیکی کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو آدمی کئی قسم کی نیکیاں کثرت کے ساتھ کرتا ہے تو اُس کی اور زیادہ عزت و تکریم کرتے ہوئے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔



کس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے اور کس میں نہیں

سوال: ایک دیہاتی آدمی نے نبی ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا؟

جواب: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی نے نبی کریم ﷺ

سے ہجرت کے متعلق پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيَحْكُ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبْلِ تُوْدَى

صَدَقْتَهَا؟))

”اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ

کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی زکوٰۃ ادا کر سکو۔“

اُس نے کہا: جی ہاں، میرے پاس اونٹ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ عَمَلَكَ شَيْئًا))

[البخاری، ومسلم، وابوداؤد، والنسائی]

”خواہ سمندروں کے پیچھے عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے معمولی سی بھی کمی

نہیں کرے گا۔“

توضیح:..... اس دیہاتی آدمی نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ ہجرت پر اور مدینہ

میں اقامت پر مجھ سے بیعت لیں۔

وَيَحْكُ : یعنی اللہ تم پر رحم کرے اور ہجرت کے معاملہ میں تم پر شفقت فرمائے کیونکہ

اس کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ بہت ہی کم لوگ اس پر قائم رہتے ہیں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمایا کہ مسلمان کسی بھی جگہ کوئی نیک عمل

کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں

کریں گے۔

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرے پاس صرف یہ آیت ہی آئی ہے:

﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ ﴾ [الزلزال: ۷، ۸]

”تو جس نے ایک ذرہ کے برابر کوئی نیکی کا کام کیا، وہ اُسے ضرور دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر کوئی بُرائی کی، وہ بھی اُسے دیکھ لے گا۔“

**فائدہ:**..... اس بات پر اجماع ہے کہ گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی طرح خجروں میں بھی۔ البتہ اگر گدھے اور خچر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔



### زیورات میں زکوٰۃ

**سوال:** میں سونے کا زیور (پازیبیں) پہنا کرتی تھی، اس لیے میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ خزانہ ہے؟

**جواب:** حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سونے کا زیور (پازیبیں) پہنا کرتی تھی، اس لیے میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكَاتَهُ فَرُكِّي فَلَيْسَ بِكَنْزٍ ))

[ابوداؤد، والحاکم و صححه]

”جو چیز زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اُس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے، تو وہ خزانہ نہیں ہے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی مقدار اگر نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ خزانہ کی تعریف میں نہیں آتی جس پر کہ عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

زکوٰۃ جلدی نکالنا جائز ہے جیسا کہ اُسے

دوسرے مقام پر منتقل کرنا جائز ہے

**سوال:** قریب ہے کہ میں آپ ﷺ کے بعد زکوٰۃ کے ایک پھورے یا ایک بکری

کے معاملہ میں قتل ہی کر دیا جاؤں؟ (کیونکہ آپ کے تحصیلدار بہت سخت ہیں)

**جواب:** ابو ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور

(شکایت کرتے ہوئے) کہا: قریب ہے کہ میں آپ ﷺ کے بعد زکوٰۃ کے ایک پھورے یا

ایک بکری کے معاملہ میں قتل ہی کر دیا جاؤں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

((لَوْ لَا إِنَّهَا تُعْطَىٰ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا)) [النسائی]

”اگر یہ زکوٰۃ کا مال محتاج مہاجرین کو نہ دیا جاتا تو میں اسے وصول نہ کرتا۔“

**فائدہ:** ..... نبی ﷺ زکوٰۃ کو ضرورت کے تحت دوسری جگہ منتقل کر دیا کرتے تھے۔ اور

ایسا کرنا بافتاق جائز ہے۔ واللہ اعلم



## صدقہ کی ایک افضل صورت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کس صدقے کا اجر سب سے بڑا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا

اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کس صدقے کا اجر سب سے بڑا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ

الْغِنَى، وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا

وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)) [البخاری، ومسلم، والنسائی]

”سب سے بڑے اجر کا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو بالکل

تندرست ہو، تمہیں بہت حرص بھی ہو، فقر و فاقے کا تجھے ڈر ہو اور غنی ہونے کی تمنا

ہو۔ صدقہ کرنے میں اتنی سستی اور ڈھیل نہ کرنا کہ روح حلقوم تک پہنچ جائے اور

پھر تم کہو کہ فلاں کو اتنا مال، فلاں کو اتنا مال دے دو کیونکہ اب تو وہ کسی اور کا (وارثوں کا) ہو چکا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا اور افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان اُس وقت صدقہ کرے جب اُسے خود بھی مال جمع کرنے کی حرص ہو، اُسے تنگدستی کا خدشہ بھی ہو اور خوشحال ہونے کی آرزو بھی ہے۔ مسلمان کو صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ سوچتے سوچتے جان لبوں تک پہنچ جائے اور وہ حالت نزع میں صدقہ دینا شروع کر دے۔ اس وقت موت کے خوف سے صدقہ کرنا بہت ہی قلیل ثواب رکھتا ہے۔ اس کے برعکس صحت کی حالت میں جبکہ آدمی میں حرص کے جذبات بھی ہوتے ہیں صدقہ کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے کیونکہ اس میں نفس کے خلاف بہت بڑا مجاہدہ ہے۔



### قریبی اور اہل و عیال پر صدقہ

**سوال:** نبی کریم ﷺ سے کسی قریبی پر صدقہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کسی قریبی رشتہ دار پر

صدقہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَهُ أَجْرَانِ : أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ))

[البخاری، والنسائی، والترمذی]

”اُس کے لیے دو اجر ہیں: ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔“

النسائی اور الترمذی کی روایت کے مطابق نبی ﷺ کے الفاظ یہ ہیں:

(( الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ ، وَهِيَ عَلَى ذِي رَحِمٍ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ))

”کسی مسکین پر صدقہ تو محض صدقہ ہے جبکہ کسی خون کے رشتہ دار پر دو چیزیں ہیں:

ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔“

**فائدہ:**..... جو شخص کسی قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرے اُس کے لیے دو اجر ہیں: ایک

قرابت داری و صلہ رحمی کا اجر اور دوسرا مسکین پر صدقہ کرنے کا اجر۔

قربت دار پر صدقہ کرنے کا اجر سب سے بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح صدقہ کرنے والے نے قربتداری کے تعلقات کو مضبوط کیا ہے اور دلوں کو صاف کر کے باہمی محبت و مودت کو پروان چڑھایا ہے۔



سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! کون سا صدقہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْتِدَاءُ بِيَمَنِ تَعُولُ)) [ابو داؤد، الحاکم و صححہ]

”تنگدستی کی حالت میں صدقہ کی بھرپور کوشش کرنا۔ ابتدا ان افراد سے کرو جن کی

کفالت و پرورش تمہارے ذمے ہے۔

**فائدہ:**..... آدمی جب خود تنگدست ہو تو قلتِ مال کے باوجود صدقہ کرنا بہت بڑے

ثواب کا باعث ہے کیونکہ اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے دوسرے کے لیے ایثار کرنا، اپنے

نفس کے خلاف بہت بڑا جہاد ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ)) ایک درہم ایک لاکھ درہموں سے آگے بڑھ گیا۔

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ ، فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ ، وَرَجُلٌ لَهُ

مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا))

[النسائی]

”ایک آدمی کے پاس کل دو روپے ہیں، اُس نے ایک روپیہ اٹھایا اور صدقہ

کر دیا۔ ایک دوسرا شخص ہے جس کے پاس بے اندازہ دولت ہے وہ ایک لاکھ

روپے جو اُس کے مال کا ایک معمولی سا حصہ ہے، صدقہ کر دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... پہلے آدمی کے پاس قلیل سامان ہے۔ وہ اس میں سے آدھا صدقہ کر دیتا ہے تو یہ سخت فاقہ کشی کی حالت میں صدقہ کی بھرپور کوشش ہے۔ اس طرح یہ صدقہ ایک لاکھ روپے پر بھی بھاری ہے۔ جبکہ دوسرا شخص گو کہ اُس نے بہت بڑی رقم صدقہ کی ہے لیکن مالدار ہونے کی وجہ سے یہ اُس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس لیے کیفیت میں فرق ہو جانے کی وجہ سے پہلے کے مقابلے میں اجر و ثواب کم ہوگا۔ واللہ اعلم۔



### عام صدقہ پر ابھارنا

**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! جو آدمی کچھ بھی نہ پائے؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) ”ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔“

لوگوں نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو؟ (وہ کیا کرے؟) آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ))

”وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرے، خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔“

لوگوں نے کہا: اگر اُسے کوئی کام نہ ملے تو؟ ارشاد فرمایا:

((يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))

”وہ کسی حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔“

لوگوں نے عرض کیا: اگر اُسے کوئی ایسا شخص نہ ملے تو؟ آپ ﷺ نے کہا:

((فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ))

[البخاری ، مسلم ، النسائی]

”اُسے چاہیے کہ کوئی نیکی کا کام کرے اور شر سے باز رہے، اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کو تاکید کی ہے کہ وہ نعمت ہائے وجود، عافیت

اور اسلام وغیرہ پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کوئی نہ کوئی صدقہ ضرور کرے۔

آپ ﷺ نے صدقہ و خیرات کے درجات بیان فرمائے ہیں؛

۱۔ اگر مسلمان کے پاس مال و دولت نہیں تو اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ نہ کچھ کمائے پھر اس کمائی میں سے کچھ صدقہ کرے۔

۲۔ اگر وہ کوئی کام نہیں کر سکتا تو ضروری ہے کہ کسی مصیبت زدہ کے ساتھ حسبِ طاقت تعاون کرے۔

۳۔ اگر اتنا بھی نہیں کر سکتا اور صدقہ بھی اُس کی مقدرت سے باہر ہے اور کسی تکلیف میں مبتلا شخص کے بھی کام نہیں آ سکتا تو پھر کسی کو اچھی بات کی طرف راہنمائی تو کر سکتا ہے۔ اور کم از کم اپنے شر سے دوسروں کو محفوظ تو کر سکتا ہے۔ اتنا کچھ کرنا ہی اُس کے لیے صدقہ کا حکم رکھتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روک رکھنا جائز و حلال نہیں ہے؟

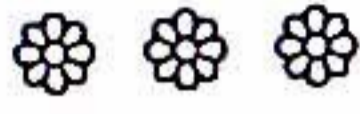
**جواب:** حضرت بھیسۃ الغزازیۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ پھر انہوں نے نبی ﷺ کی قمیض میں اپنا منہ ڈال لیا اور آپ ﷺ کے جسم مبارک سے چمٹنا اور اُسے بو سے دینا شروع کر دیا۔ پھر پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی چیز ہے جس کا روک رکھنا جائز نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الْمَاءُ“..... پانی۔

انہوں نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! کس چیز کا روکنا حلال نہیں؟  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الْمِلْحُ)) ”نمک کا روکنا حلال نہیں۔“  
پھر انہوں نے پوچھا: یا نبی اللہ ﷺ! اور کس چیز کا روکنا جائز نہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ)) [ابوداؤد، النسائی]

”نیکی و بھلائی کرنا ہی تیرے لیے بہتر ہے۔“

**فائدہ:**..... اگر کسی آدمی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی موجود ہو اور دوسرا اس کا ضرورت مند ہو تو ایسے موقع پر پانی روکنا حرام ہے۔ اسی طرح نمک روکنا بھی منع ہے۔ چونکہ پانی اور نمک کے بغیر لوگوں کا گزارہ نہیں ہو سکتا اس لیے دونوں چیزوں کا روکنا حرام ہے۔ کسی بھی نیکی اور بھلے کام کا کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ وہ تو سراپا خیر ہے۔



### اللہ کی عطا کردہ چیز کی حفاظت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں صدقہ کے بارے میں شرعی حکم بتائیے؟

**جواب:** حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں صدقہ کے بارے میں شرعی حکم بتائیے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَتَغَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [الطبرانی]

صدقہ آگ سے حجاب اور اوٹ ہے اُس آدمی کے لیے جو ثواب کی نیت کرتے ہوئے اس کے ذریعے اللہ عزوجل کی خوشنودی چاہے۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے وضاحت سے بیان کر دیا کہ صدقہ اگر اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت سے ہو تو یہ صدقہ اُس آدمی اور دوزخ کی آگ کے درمیان اوٹ اور حجاب بن کر حائل ہو جائے گا۔ اور یوں اُسے دوزخ کی آگ سے بچالے گا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝﴾ [ال عمران: ۹۲]

”تم اعلیٰ درجے کی نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو۔“ اور مجھے اپنے اموال میں سے بیرحاء کا کھجوروں کا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔“

اس لیے یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے سہاں اس کی نیکی اور ذخیرہ



آخرت کی اُمید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! اسے وہیں خرچ کریں جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو سَچھائے۔

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصارِ مدینہ میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات کے مالک تھے۔ ان باغوں میں سے انہیں سب سے زیادہ بیرحاء کا باغ محبوب تھا۔ یہ باغ مسجدِ نبوی ﷺ کے عین سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس باغ میں اکثر جایا کرتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝﴾

تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝﴾

”اور مجھے اپنے اموال میں سے بیرحاء کا کھجوروں کا باغ سب سے زیادہ محبوب

ہے۔ اس لیے یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔“

میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی نیکی اور ذخیرہ آخرت کی اُمید رکھتا ہوں۔ یا رسول

اللہ ﷺ! اسے وہیں خرچ کریں جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو سَچھائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَخَّ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ))

[البخاری ، مسلم ، الترمذی ، النسائی]

”آپ ﷺ نے خوشی کے ساتھ کھنکارتے ہوئے فرمایا: یہ بہت نفع بخش مال

ہے، یہ بہت نفع بخش مال ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ صدقہ کرنے کے لیے ترغیب دیا کرتے تھے۔ بہترین

صدقہ و خیرات وہ ہے جو اپنے محبوب و پسندیدہ مال میں سے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں

اس کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی بہت بڑا ہے۔ اس کی دلیل اللہ

تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝ ﴾



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک افضل اور بہترین عمل چھوڑ بیٹھا ہوں؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

آپ نماز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

فرمایا: (( تَمَامُ الْعَمَلِ )) ”یہ تو ایک مکمل عمل ہے۔“

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک افضل اور بہترین عمل چھوڑ بیٹھا ہوں۔

فرمایا: (( مَا هُوَ ؟ )) ”وہ کون سا عمل ہے؟“

میں نے کہا: روزہ۔

فرمایا: (( خَيْرٌ وَلَيْسَ هُنَاكَ )) ”یہ تو سراپا خیر ہے۔ اس سے بہتر کوئی عمل نہیں۔“

میں نے کہا: کون سا صدقہ بہترین ہے؟

آپ ﷺ نے کوئی بات بتائی۔ (شاید ابو ذر وہ بات بھول گئے تھے)

میں نے کہا: اگر یہ کام میری مقدرت میں نہ ہو تو؟

فرمایا: (( بِفَضْلِ طَعَامِكَ )) ”اپنے بچے ہوئے کھانے سے ہی صدقہ کر دو۔“

میں نے کہا: اگر میں یہ نہ کر سکوں تو؟

فرمایا: (( بِشِقِّ تَمْرَةٍ )) ”تو آدھی کھجور ہی صدقہ کر دو۔“

میں نے کہا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟

فرمایا: (( بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ )) ”تو کوئی اچھی بات ہی کہہ دو۔“

میں نے کہا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا:

(( دَعِ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ ))

”لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ، یقیناً یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اس کا صدقہ اپنے آپ

پر کرو۔“

میں نے کہا: اگر میں یہ بھی نہ کروں تو؟ فرمایا:

(( تُرِيدُ أَنْ لَا تَدَعَ فَيْكَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا )) [البخاری واللفظ له، الحاكم، ابن حبان]

”پھر تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اندر کسی قسم کی کوئی خیر و بھلائی نہ رہنے دو“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ نماز ایک مکمل عمل اس طرح ہے کہ اسے تمام ارکان و سنن کے التزام کے ساتھ بہترین طریقے سے ادا کیا جائے۔ بلاشبہ انسان کے لیے کسی بھی قسم کا صدقہ کرنا ممکن ہے اور ایسی بات نہیں کہ انسان اس معاملہ میں بالکل ہی عاجز و در ماندہ رہ جائے۔ اگر اُس کے پاس کچھ نہیں تو کسی سے اچھا بول تو بول سکتا ہے یا اپنے شر سے ہی مخلوق خدا کو بچائے رکھے اور کسی کا کوئی نقصان نہ کرے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا ہوتا ہے کہ کوئی مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی کہ اُسے دوں؟

**جواب:** حضرت اُمّ بَجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو اُسے دوں (تو مجھے کیا کرنا چاہیے)؟

تو اُسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ اِلَّا ظِلْفًا مُّحَرَّقًا فَاَدْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهِ ))

[الترمذی، ابن خزيمة]

”اگر تمہیں کچھ نہیں ملتا سوائے ایک جلے ہوئے کھڑکے تو وہی اُسے دے دو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ ایک مسلمان کو وصیت فرما رہے ہیں کہ سائل کو اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور دو، چاہے تھوڑا ہی ہو کیونکہ اس کا اجر و ثواب دو گنا چو گنا ہے۔



**سوال:** ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ صدقات میں سے کون سا صدقہ افضل ہے؟

**جواب:** حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( عَلٰی ذِي رَجِيمٍ الْكَاشِحِ )) [احمد، والطبرانی]

”اُس خون کے رشتہ دار پر جو دل میں عداوت چھپائے ہوئے ہے۔“

**فائدہ:**..... سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے جو ایسے رحم کے رشتہ دار پر کیا جائے جو قطع رحمی کرنے والا اور تمہارے خلاف دل میں عداوت رکھتا ہے۔



محتاج اقربا صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس کے ساتھ نیکی اور حُسن سلوک کروں؟

**جواب:** حضرت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کس کے ساتھ نیکی اور حُسن سلوک کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ))

[ابو داؤد واللفظ له، النسائی، الترمذی]

”اپنی ماں سے حُسن سلوک کرو، پھر اپنی ماں سے، پھر اپنی ماں سے، پھر اپنے باپ سے، پھر درجہ بدرجہ قرابت داروں سے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث شریف میں اس بات پر دلیل ہے کہ مسلمان نیکی اور حُسن سلوک میں اپنی ماں کو مقدم رکھے۔ اس کے احترام و اکرام کا اہتمام کرے، اس پر بہت زیادہ مہربانی کرے۔ نبی ﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا اور مطالبہ کیا ہے کہ ماں کے ساتھ خیر خواہی، شفقت اور نہایت اکرام و احسان کا رویہ اختیار کیا جائے۔ اور پھر اس کے بعد باپ کا درجہ ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے اور حسبِ ضرورت اُن پر صدقہ کرے۔ کسی کے ساتھ کوئی بخل نہ کرے۔ اگر اُس کے اقرباء میں ایسے لوگ ہوں جو صدقہ و حُسن سلوک کے محتاج ہیں تو انہیں کسی صورت بھی نظر انداز نہ کرے۔



بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس کوئی مال نہیں سوائے اُس کے جو زبیرؓ

نے مجھے دیا ہے، تو کیا میں صدقہ کر سکتی ہوں؟

**جواب:** حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو زبیرؓ نے مجھے دیا ہے، تو کیا میں اُس میں سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقِي ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ لَكَ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”صدقہ کرو، اور گنتی نہ کرو ورنہ تمہیں بھی رگن کر ہی دیا جائے گا۔

**فائدہ:**..... بیوی کو اپنے خاوند کے مال میں سے اُس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں ہے۔ مگر حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا معاملہ اور تھا۔ جب انہوں نے اپنے خاوند حضرت زبیرؓ کے مال میں سے صدقہ کرنے کی اجازت مانگی..... اُن کے پاس اپنا ذاتی مال نہیں تھا..... تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اچھے طریقے سے خرچ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپ ﷺ اُن کے خاوند کی رضامندی جانتے تھے۔ نبی علیہ السلام نے چاہا کہ وہ ایک بہترین مدد کرنے والی، احسان کرنے والی، اللہ کی راہ میں خرچ کرنیوالی اور بھلائی کے کام کرنے والی خاتون ہو۔ مال اکٹھا کرنے والی، خزانہ جمع کرنے والی نہ ہو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی حریص ہوتا کہ وہ ہر دلعزیز بن جائے اور اُسے رزق میں تنگی کی جزا ملے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اور کھانا بھی نہیں؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ

الوداع کے سال خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تُنْفِقِي امْرَأَةً شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))

”کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ

کرے۔“

آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اور کھانا بھی نہیں؟ ارشاد ہوا:

((ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) [الترمذی]

”یہ تو ہمارے اموال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ یعنی اس کا بغیر

اجازت دینا تو بالکل جائز نہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کا مال اُس کی اجازت کے بغیر بالکل خرچ نہ کرے حتیٰ کہ طعام بھی، کیونکہ اس کی اہمیت تو اور بھی زیادہ ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھانے کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ عام طور پر اکثر حالات میں زیادہ تر لوگوں پر روپے پیسے کے برعکس اسی کے ذریعے سخاوت کی جاتی ہے۔



کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب

**سوال:** ایک آدمی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہترین ہے؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(تَطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ  
تَعْرِفْ) [البخاری، مسلم، الترمذی]

”یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر جان پہچان والے اور اجنبی کو سلام کہے۔“

**فائدہ:**..... سائل نے نبی ﷺ سے اُس بہترین عمل کے متعلق جاننا چاہا جو اُسے اسلام کے کمال تک پہنچادے۔ تو آپ ﷺ نے سائل کے حالات کے مطابق اسے دو باتوں کی تاکید فرمائی:

- ۱- سخاوت کرنا، فقراء و محتاج لوگوں کو کھانا کھلانا اور اپنا بہترین مال خرچ کرنا۔
- ۲- ہر چھوٹے بڑے، صاحب رتبہ و کم تر اور سوار و پیدل مسلمان کو سلام کہنا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! (وہ جنت) کس کے لیے ہے؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا ، وَبَاطِنُهَا مِنْ

ظاہرہا))

”جنت میں ایسے ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کا ظاہر باطن سے نظر آتا ہے اور باطن ظاہر سے۔“

ابو مالک اشعریؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کن کے لیے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هِیَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَبَاتَ قَائِمًا

وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) [الطبرانی ، الحاکم]

وہ اُن کے لیے ہیں جنہوں نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا اور رات قیام کرتے ہوئے گزاری جبکہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔

فائدہ:..... خیر و بھلائی اسی کے لیے ہے جو اچھی گفتگو کرے، مؤدب ہو اور شیریں

گفتار ہو۔ محتاج و مساکین کو کھانا کھلائے، سخی ہو، کنجوس و بخیل نہ ہو۔ جب لوگ رات کے وقت سو رہے ہوں تو وہ تہجد کا اہتمام کرے۔



کس کے لیے صدقہ و زکوٰۃ حلال ہے اور کس کے لیے حلال نہیں

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا چیز ہے جو اُسے کفایت کر جائے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَسَأَلَتْهُ فِي

وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ))

”جس نے لوگوں سے سوال کیا جبکہ اُس کے پاس اتنا کچھ ہے جو اُسے کفایت

کر جائے تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اُس کے چہرے پر سخت خراشیں یا زخم یا

نوچنے کے نشانات ہونگے۔“

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا چیز ہے جو اُسے کفایت

کر جائے؟ ارشاد فرمایا:

((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی،]

”پچاس درہم یا اسی قیمت کے برابر سونا۔“

توضیح:..... خموش، خدوش اور کدوح بالترتیب خمش، خدش اور کدح کی جمع ہیں۔ حدیث میں ”یا“ کا لفظ شک کی بنا پر ہے یا بھکاریوں کی نوعیت کی بنا پر۔ کیونکہ کوئی آدمی تو تنگدستی کی بنا پر مانگتا ہے، کوئی زیادہ مال اکٹھا کرنے کے لیے اور کوئی آدمی مال کی حرص میں حد اعتدال سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ اسی ترتیب کے مطابق پہلے آدمی کے چہرے پر خراشیں ہوں گی، دوسرے کے چہرے پر خراشوں سے زخم ہوں گے اور تیسرے کے چہرے پر بدترین قسم کے نوچنے کے زخم اور نشانات ہوں گے۔ اعاذنا اللہ منها

فائدہ:..... جو شخص بقدر ضرورت و کفایت مال ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر بہت معیوب قسم کی خراشیں ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادیا ہے کہ ایک آدمی کی ضروریات میں کفایت کرنے کے لیے پچاس درہم یا اس کے برابر سونا وغیرہ ہے۔



بھوکے کو کھلانے اور پیاسے کو پلانے کی فضیلت

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ : أَعْتَقِ النَّسْمَةَ ، وَفُكِّ الرَّقَبَةَ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمَانَ )) [احمد، ابن حبان، البيهقي]

”اگرچہ تم نے مختصر بات کی مگر مسئلہ اچھے طریقے سے پیش کر دیا: غلام کو آزادی دلاؤ، غلام آزاد کرو۔ اگر تمہیں اس کی استطاعت نہیں تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پلاؤ۔“



تَوْضِيح:..... اَعْتَقِ النَّسْمَةَ: کا معنی ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کا غلام ہے تو اس کو آزادی کی نعمت دلانے میں اس کی ہر ممکن مدد کرو اور اگر تمہارے پاس کوئی غلام ہے تو اُسے آزاد کر دو تا کہ وہ بھی قید و ذلت سے آزاد انسانیت کی نعمتوں کی خوشبو سونگھ سکے۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اُس دیہاتی کو نصیحت کی کہ وہ کسی غلام انسان کی آزادی بحال کرانے میں مدد دے یا کسی غلام کو آزاد کر دے۔ اگر وہ یہ استطاعت نہیں رکھتا اور اس پر قادر نہیں ہے تو حسب استطاعت کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلا دے اور کسی پیاسے کو پانی پلا دے۔ اللہ کے اذن سے ان کاموں میں بھی بہت بڑی بھلائی اور اجر عظیم ہے۔



### پانی سے بڑا کوئی صدقہ نہیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں اُن کی طرف سے کوئی صدقہ کر دوں تو کیا انہیں اس سے فائدہ پہنچے گا؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں اُن کی طرف سے کوئی صدقہ کر دوں تو کیا انہیں اس سے کچھ فائدہ پہنچے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ)) [الطبرانی]

”ہاں، ضرور پہنچے گا۔ تم پانی کا صدقہ کرو۔“

فائدہ:..... اگرچہ مرنے والے شخص نے کوئی وصیت نہ کی ہو تو بھی اُس کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔ اور اس سلسلہ میں افضل صدقہ پانی ہے کیونکہ اس سے تمام لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اس لیے اس کا اجر و ثواب دائمی ملتا رہتا ہے۔



## روزے کا بیان

### روزے کے مسائل

**سوال:** آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں فرض نمازیں پڑھ لوں، رمضان کے روزے رکھ لوں، حلال کو حلال سمجھ کر اس پر عمل کروں اور حرام کو حرام سمجھ کر اس پر عمل کروں اور ان سے زائد کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں فرض نمازیں پڑھ لوں، رمضان کے روزے رکھ لوں، حلال کو حلال سمجھ کر اس پر عمل کروں اور حرام کو حرام سمجھ کر اس پر عمل کروں اور ان سے زائد کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: (( نَعَمْ )) ”ہاں۔“

اُس نے کہا: بخدا! میں اس سے زائد کچھ بھی نہ کروں گا۔ [مسلم]

**فائدہ:**..... اس آنے والے آدمی نے نبی ﷺ سے کہا کہ مجھے بتائیے کہ جب میں صرف فرض نماز پڑھ لوں، فقط رمضان کے روزے رکھ لوں، حلال کو حلال کا اعتقاد رکھتے ہوئے استعمال کروں اور حرام سے حرام کا اعتقاد رکھتے ہوئے بچوں اور پھر ان سے زائد کچھ بھی نہ کروں تو کیا میں عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو سکوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ہاں میں جواب ارشاد فرمایا تو وہ آدمی یہ کہتے ہوئے کہ بخدا! میں اس سے زائد کچھ نہ کروں گا، چلا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نجات کے لیے کم سے کم فرائض کی پابندی ضروری ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے دوزخ سے دُور کر دے؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ

کی معیت میں تھا۔ ایک دن چلتے چلتے میں آپ ﷺ کے بہت قریب چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ کی آگ سے دور کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ :  
تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ،  
وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ))

”تم نے مجھ سے ایک بہت عظیم بات پوچھی ہے۔ بلاشبہ یہ اُس آدمی کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنا دیا ہو۔ وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اقامتِ نماز کا اہتمام کرے، زکوٰہ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟))

”کیا میں تمہیں خیر و بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ شِعَارُ الصَّالِحِينَ))

”روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ بُرائی کو یوں مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ آدمی کا رات کو تہجد کی نماز پڑھنا صالح لوگوں کی علامت ہے۔“

صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَ  
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ ﴾ [السجدة: ١٧]

”ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈر اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے

ہیں۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعُمُودِهِ وَذُرُورَةِ سِنَامِهِ؟))

”کیا میں تمہیں دین کا اصل، اس کا ستون اور اس کی کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتائیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ، وَعُمُودُهُ الصَّلَاةُ ، وَذُرُورَةُ سِنَامِهِ الْجِهَادُ))

”دین کا اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی بلندی اور چوٹی جہاد ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے پوچھا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ))

”کیا میں تمہیں ان تمام باتوں کا خلاصہ نہ بتاؤں؟“

میں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں، اے اللہ کے نبی ﷺ! ضرور بتائیے۔ تو

آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا:

((كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا))

”اے قابو کر لو۔“

تو میں نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! کیا ہم اپنی کی ہوئی باتوں پر پکڑ لیے جائیں گے؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَكَلْتِكَ أُمَّكَ يَا مَعَاذُ! وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَيَّ

وَجُوهِهِمْ أَوْ عَلَيَّ مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟)) [الترمذی]

”اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے۔ کیا لوگوں کو زبان سے کترے ہوئے الفاظ

کے علاوہ کوئی اور چیز بھی منہ کے بل آگ میں گرائے گی؟“

فائدہ:..... یہ حدیث شریف نماز، زکوٰۃ، روزہ، صدقہ اور جہاد کی فضیلت بیان کرتی

نبی ﷺ نے زبان کی حفاظت کی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ اکثر لوگ دوزخ میں اپنی زبان کے غلط اور غیر محتاط استعمال کی وجہ سے ہی گریں گے۔ اس حدیث میں زبان کو کھلا چھوڑ دینے سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ اس کا گناہ بہت بڑا ہے۔



### روزے کا وقت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھ لیتا ہوں، ایک سفید رسی اور دوسری سیاہ۔ اس طرح میں دن سے رات کی پہچان کرتا ہوں؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ [البقرة: ۱۸۷]

”یہاں تک کہ تمہارے لیے فجر کا سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمایاں ہو جائے۔“  
تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں ایک سفید دوسری سیاہ رکھ لیتا ہوں۔ اس طرح میں دن سے رات کی پہچان کرتا ہوں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں رات کو غور سے دیکھتا رہتا ہوں مگر وہ واضح نہیں ہوتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ وِسَادَتَكَ عَرِيضٌ ، اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ))

[البخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، الترمذی ، النسائی]

”تمہارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے، بھئی! اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت عدیؓ سے کہا کہ بھئی تمہارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہے یعنی تم بہت سونے والے آدمی ہو۔ اس آیت سے سفید اور سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔



## رؤیتِ ہلال بشرطِ شہادتِ عدل

سوال: میں نے چاند دیکھا ہے۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟))

”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟“

اُس نے کہا: جی ہاں (میں گواہی دیتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟))

”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟“

اُس نے کہا: جی ہاں (میں گواہی دیتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا بِلَالُ! اذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا))

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، الحاکم]

”اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ روزہ رکھیں۔“

فائدہ:..... جب نبی ﷺ نے چاند کی گواہی دینے والے دیہاتی کے متعلق جان لیا

کہ وہ مسلمان ہے تو اس کی گواہی سے رمضان کا ثبوت تسلیم کر لیا اور بلال رضی اللہ عنہ کو روزے کا اعلان کرنے کا حکم دے دیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی کے لیے ظاہری اسلام کافی ہے کیونکہ مسلمانوں میں اصل چیز عادل ہونا ہے۔

اس حدیث کی رو سے ایک مسلمان کی گواہی سے رؤیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی گواہی پر روزہ اور حج وغیرہ کا وجوب مترتب ہوتا ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، ابن مبارک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے بشرطیکہ گواہ مکلف اور عادل ہو۔

امام مالک، لیث، ثوری، اوزاعی اور اسحاق رحمہم اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں کہ دو عادل شخصوں کی گواہی ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی چاند دیکھ لے تو خود اُس پر روزہ واجب

ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔



روزے کی حالت میں ممنوعہ امور میں سے جماع بھی ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا: ((وَمَا أَهْلَكَ؟))..... تجھے کس چیز نے ہلاک کر دیا؟

اُس نے کہا: میں رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَجِدُ مَا تَعْتِقُ رَقَبَةً))

”کیا تم کوئی غلام آزاد کر سکتے ہو؟“

اُس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَّابِعَيْنِ؟))

”تو کیا تم دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟“

اُس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟))

”تو پھر کیا تمہارے پاس اتنا کچھ ہے کہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو؟“

اُس نے کہا: نہیں۔

چنانچہ وہ آدمی بیٹھ گیا اور (اسی دوران میں) نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک کھجور کا

ٹوکرا آگیا۔ تو آپ ﷺ نے اُس سے کہا: ”تَصَدَّقْ بِهَذَا“ یہ (ٹوکرا لے جا کر) صدقہ

کردو۔

وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ کھجوریں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ بخدا!

ان دو پہاڑوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ ان کھجوروں کا ضرورت مند نہیں۔ یہ سُن کر

رسول اللہ ﷺ اتنا زور سے ہنسنے لگے کہ آپ ﷺ کی چھلی ڈاڑھیں بھی نظر آنے لگیں۔ پھر

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذْهَبْ فَاطْعِمَهُ اَهْلَكَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”جاؤ! یہ اپنے بال بچوں کو ہی کھلا دینا۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے مجامعت کرنے والے آدمی کا حکم بیان فرمایا۔ اسے کفارہ کبریٰ کہتے ہیں یعنی سب سے بڑا کفارہ۔ مذکورہ دیہاتی آدمی یا تو سلمہ بن صحرؓ تھے یا سلمان بن صحرؓ۔

کفارے کی ترتیب اس طرح ہے؛ غلام کو آزاد کرانا، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا، اگر روزہ کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

نبی ﷺ نے اس آدمی کے لیے کفارہ میں صدقہ کا مال کھانے کی رعایت اس لیے دی کہ وہ روزی کے معاملہ میں مجبور تھا۔ اور جب اُسے آسانی حاصل ہوگی تو اُس پر کفارہ واجب ہے۔ جمہور علماء کا مسلک یہی ہے۔ یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ معاملہ اُسی آدمی کے لیے خاص تھا۔ یا اُس کی تنگ حالی کی وجہ سے کفارہ ساقط ہو گیا۔ عیسیٰ بن دینار مالکیؒ نے یہی بات درست قرار دی ہے اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ واللہ اعلم۔



## روزے میں وصال

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو روزے میں وصال فرماتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال سے منع فرمایا۔ تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ خود تو روزے میں وصال فرماتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَ اَيُّكُمْ مِثْلِي اِنِّي اَبَيْتُ يَطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي))

”تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ کیونکہ میں رات گزارتا ہوں اور میرا رب مجھے

کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

جب لوگ وصال سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا

پھر ایک دن اور وصال کیا پھر چاند نظر آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:



((لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَزِدْتُمْ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”اگر چاند اور موخر ہو جاتا تو میں اور بھی وصال کرتا۔ گویا کہ آپ لوگوں کو یہ بات بطور سزا کے کہہ رہے تھے جبکہ وہ وصال سے باز نہ آئے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے روزے میں وصال سے منع فرمایا ہے۔ وصال یہ ہے کہ ایک روزہ دوسرے روزے کے ساتھ ملا دیا جائے اور رات کو کچھ بھی نہ کھایا جائے۔ اور ایسا روزہ امت کے لیے جائز نہیں، صریحاً رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔



گلی اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وضو کے متعلق کچھ بتائیے؟

**جواب:** حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

مجھے وضو کے متعلق کچھ بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالَغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ

تَكُونَ صَائِمًا)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”خوب اچھے طریقے سے وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں خوب پانی چڑھاؤ مگر روزے کی حالت میں نہیں۔“

**توضیح:**..... أَسْبِغِ الْوُضُوءَ: یعنی وضو کے واجبات و سنن کو مکمل طور پر ادا کرو۔

بَالَغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ: یعنی کلی کرتے ہوئے غرارہ کرو اور ناک میں اوپر تک پانی کھینچو۔

**فائدہ:**..... روزہ دار کے لیے گلی میں غرارہ کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے

ہوئے مبالغہ کرنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح پانی پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

اگر نمازی روزے کی حالت میں وضو کرنے کے لیے گلی یا ناک میں پانی ڈالتے ہوئے

مبالغہ کرے اور پانی پیٹ میں چلا جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اس نے ایک

ممنوع کام کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر مبالغہ کیے بغیر اتفاقاً پانی پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں

ٹوٹے گا کیونکہ ایسا کرنے کی اجازت تھی۔ جمہور کا یہی مسلک ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں چونکہ وہ

روزے کی حفاظت نہیں کر سکا اس لیے اس کا روزہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

## میّت کی طرف سے روزہ

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں۔ اُن کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، تو کیا میں اُن کی طرف سے قضا کر سکتا ہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں۔ اُن کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، تو کیا میں اُن کی طرف سے قضا کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ عَلَى امِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟))

”اگر تمہاری والدہ کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے اُسے ادا کرتے؟“

اُس نے کہا: جی ہاں، میں ضرور ادا کرتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُسے ادا کیا جائے۔“

**فائدہ:**..... جو آدمی فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے روزہ ہو خواہ وہ نذر کی وجہ سے واجب ہو یا وہ فرض روزہ کہ قضا نہ دے سکا ہو، تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی یعنی اس کا کوئی قریبی رشتہ دار خواہ غیر عصبہ ہی ہو خواہ اُس نے روزے کا اذن نہ بھی دیا ہو، اُس کی طرف سے روزہ رکھے۔ یا کوئی اجنبی ولی کی اجازت سے یا مرنے والے کی اجازت سے خواہ اجرت کے ساتھ ہو، روزہ رکھے۔

یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جلالتِ شان کا لحاظ رکھتے ہوئے بطریقِ اولیٰ اس کا قرض ادا ہونا چاہیے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کا روزہ ہے۔ تو کیا میں اُن کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی

خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کا روزہ ہے۔ تو کیا میں اُن کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمَّكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُوَدَّى ذَلِكَ عَنْهَا؟))

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہاری ماں کے ذمے قرض ہوتا اور تم اُسے ادا کر دیتیں تو کیا وہ اُس کی طرف سے ادا ہو جاتا؟“

اُس خاتون نے کہا: جی ہاں۔ (ضرور ادا ہو جاتا) آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَصُومِي عَنْ أُمَّكَ)) [البخاری، مسلم]

”تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو۔“

فائدہ:..... اس سے بھی وہی مسئلہ ثابت ہوا جو پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے۔



### ماہِ محرم کا روزہ

**سوال:** رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟

**جواب:** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور

اُس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ رمضان کے بعد آپ ﷺ مجھے کس مہینے کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ ،

فِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ ، وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخِرِينَ))

[الترمذی]

”اگر تمہیں رمضان کے بعد روزہ رکھنا ہی ہے تو محرم کا رکھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ

ہے۔ اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی

اور آئندہ آنے والے دوسرے لوگوں کی بھی اس میں توبہ قبول فرمائے گا۔“

فائدہ:..... اس حدیث شریف میں اس بات کی دلیل ہے کہ رمضان کے بعد ماہِ محرم

افضل ہے کیونکہ یوم عاشوراء اسی میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک سابق قوم کی توبہ اسی میں قبول فرمائی تھی اس لیے اس میں آئندہ آنے والے نافرمان لوگوں کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔



### یوم عاشوراء

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں؟

**جواب:** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔  
لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے کہا:

((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ))

[مسلم، ابوداؤد]

”جب اگلا سال آئے گا تو ہم انشاء اللہ نویں دن کا بھی روزہ رکھیں گے۔“  
چنانچہ اگلا سال آنے سے پیشتر ہی رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

**فائدہ:**..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا حکم دیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہم انشاء اللہ اس کیساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔



### عشرہ ذوالحجۃ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ))

(العشر)

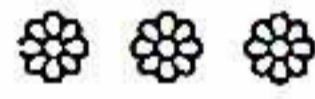
”ایسے کوئی اور دن نہیں جن میں اللہ تعالیٰ کو نیک عمل بہت زیادہ محبوب ہوں جتنے ان دس دنوں میں محبوب ہیں۔“

تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ)) [روى الترمذی واللفظ له، البخاری، ابوداؤد]

”اور نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ، سوائے اُس آدمی کے جو اپنی جان و مال لے کر نکلا مگر ان میں سے کوئی چیز بھی لے کر واپس نہ لوٹا۔ یعنی وہ خود بھی شہید ہو گیا اور اس کا گھوڑا بھی۔“

**فائدہ:**..... عشرہ ذی الحجۃ میں نیک عمل باقی تمام ایام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان اور مال لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا اور شہید ہو گیا تو اُس کا درجہ واقعتاً بڑا ہے۔



### پیر اور جمعرات کا روزہ

**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے پیر اور جمعرات کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پیر اور جمعرات کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنزِلَ عَلَيَّ الْقُرْآنُ)) [مسلم، ابوداؤد]

”اسی پیر کے دن میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن کریم نازل ہوا۔“

**فائدہ:**..... پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی ولادت باسعادت مشہور روایت کے مطابق ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن ہوئی۔ اور اسی طرح سترہ رمضان المبارک کو پیر کے دن آپ پر قرآن نازل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت اور قرآن کا نزول

دونوں ہی رونا ہونے والے عظیم واقعات ہیں۔ ان کا پیر کے دن وقوع پذیر ہونا اس دن کی عظیم فضیلت کی وجہ سے ہے۔

پیر اور جمعرات کے ایام میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں اور اللہ عزوجل کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔



### پوری زندگی کا روزہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کا روزہ کیسا ہے جو زندگی بھر روزہ رکھے چلا جاتا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کا روزہ کیسا ہے جو زندگی بھر روزہ رکھے چلا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ " أَوْ قَالَ : " لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ ))

"نہ اُس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔"

عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ آدمی کیسا ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن ناغہ کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ؟ ))

"کیا کسی آدمی کو اس کی طاقت ہے؟"

عمر نے کہا: وہ آدمی کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( ذَلِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ )) [مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی]

"یہ تو داؤد کا روزہ ہے۔"

**فائدہ:**..... جس نے زندگی بھر روزہ رکھا تو درحقیقت اُس نے ایسا روزہ نہیں رکھا جس میں فضیلت کا کمال ہو۔ اور نہ اس نے ایسی افطاری کی ہے جو اُس کی بھوک اور پیاس میں مانع ہو۔

دو دن روزہ رکھنا اور تیسرے دن ناغہ کرنا، یہ ایسا طریقہ ہے کہ اس کی طاقت بہت قلیل لوگ ہی رکھتے ہیں۔ اگر کسی میں اتنی طاقت ہے تو کوئی حرج نہیں۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا، یہ سیدنا داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا۔ نفلی روزوں میں یہ سب سے افضل ہے۔



### نفلی روزہ دار اپنے اوپر اختیار رکھتا ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے روزہ افطار کر لیا ہے حالانکہ میں روزے سے تھی؟

**جواب:** حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور نبی ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور اُمّ ہانی آپ ﷺ کے دائیں طرف تھیں۔ ایک خادمہ بچی پانی کا برتن لائی۔ اُس نے وہ برتن نبی ﷺ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پانی پیا، پھر آپ ﷺ نے وہ برتن اُمّ ہانی کو دے دیا تو انہوں نے بھی اُس میں سے پانی پی لیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو روزہ افطار کر لیا ہے حالانکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَكُنْتَ تَقْضِينَ شَيْئًا؟))

”کیا تم کسی روزہ کی قضا کر رہی تھیں؟“

اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا))

”اگر نفلی روزہ تھا تو تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں۔“

اور ایک روایت میں ہے:

((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ أَوْ أَمِيرٌ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ

أَفْطَرَ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی، احمد]

روزے دار خود اپنا امین یا امیر ہے۔ وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو افطار کر لے۔

**فائدہ:**..... نفلی روزہ دار کو اختیار ہے اگر وہ روزہ پورا کرنا چاہے تو پورا کر لے اور اگر

درمیان میں توڑ دینا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔ شرعاً جائز ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں کوئی ایسی چیز بطور ہدیہ بھیجی گئی، جسے دیکھ کر ہمیں اشتہا پیدا ہوئی تو ہم نے روزہ افطار کر لیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اور حفصہ کو کوئی کھانا بطور ہدیہ کے بھیجا گیا۔ ہم روزے سے تھیں تو ہم نے روزہ افطار کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، تو ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں کوئی ایسی چیز بطور ہدیہ بھیجی گئی، جسے دیکھ کر ہمیں اُس کے کھانے کی اشتہا پیدا ہوئی تو ہم نے روزہ افطار کر لیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا عَلَيْكُمَا ، صَوْمًا مَكَانَهُ يَوْمًا آخَرَ )) [ابو داؤد، الترمذی، النسائی]

”تمہیں کوئی حرج نہیں اب اس کی جگہ کوئی اور دن روزہ رکھ لینا۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نفلی روزہ درمیان میں ہی افطار کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھنا بطور استحباب کے ہے۔ بدل کا حکم اصل جیسا ہی ہوگا۔ حدیث سے یہی بات مستفاد ہوتی ہے کہ نفلی روزہ دار کو اختیار ہے کہ وہ روزہ درمیان میں ہی افطار کر سکتا ہے۔ اس پر اُس کی قضا نہیں۔ اگر قضا کرنا چاہے تو مستحب ہے۔ جمہور سلف و خلف، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ جو آدمی کسی نفل کام کو شروع کر لے تو اُسے فاسد کر دینا حرام ہے۔ اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اُس نے اسے پورا کرنے کے لیے شروع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾ [البقرة: ]

”اپنے اعمال باطل نہ کرو۔“

جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اپنے اعمال ریاکاری اور کبار کا ارتکاب کر کے ضائع نہ کر لو۔





کیا اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے؟

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک

رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟

**جواب:** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زمانہ

جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟

تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ))..... اپنی نذر پوری کرو۔

چنانچہ حضرت عمرؓ نے مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کیا۔

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نذر پوری کرنے کے لیے مسجد حرام

میں ایک رات کا اعتکاف کیا۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ رات کو روزہ نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا

کہ اگر روزہ اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو ان کی نذر کس طرح درست ہو سکتی تھی جبکہ نبی ﷺ

نے انہیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔



ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے، جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیں؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ))

”اپنے آپ پر روزہ لازم کر لو کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔“

میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم دیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ))

”خود پر روزہ لازم کر لو، یقیناً اس جیسا کوئی اور عمل نہیں۔“

میں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)) [النسائی ، ابن خزيمة ، الحاكم]

”روزہ اپنے آپ پر لازم کرلو، بلاشبہ اس کی مثل کوئی اور عمل نہیں۔“

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوامامہ کو روزے کی نصیحت فرمائی کیونکہ اس کا ثواب اتنا ہے کہ اس کا وزن نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ روزے کے اندر اتقاء و اخلاص کے مطابق جس کا چاہتا ہے کئی گنا اجر بڑھا دیتا ہے۔ روزے کی اتنی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوامامہ کے تین مرتبہ سوال کرنے پر ایک ہی جواب تین مرتبہ دہرایا۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس وصیت نبوی ﷺ پر اس طرح عمل کیا کہ اُن کے گھر میں دن کے وقت کبھی دُھواں نظر نہ آتا تھا۔ ہاں البتہ اگر کوئی مہمان آجاتا تو اس کے لیے دن میں کھانا پکانے کا اہتمام کرتے۔



### یومِ عرفہ کا روزہ

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ))  
..... ”یہ روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ (دو سالوں) کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

[مسلم واللفظ له، ابوداؤد، النسائی]

فائدہ:..... حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یومِ عرفہ کے روزہ کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دو سال کے متفرق صغیرہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

جمہور علمائے امت، امام شافعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے عرفات میں یومِ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب قرار دیا ہے۔



## یوم عاشوراء کا روزہ

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء (دسویں محرم) کے روزہ کے بارے میں

پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم

عاشوراء کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے کہا:

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)) [مسلم]

”گزشتہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں یوم عاشوراء کی فضیلت یہ ہے کہ وہ اس کے روزہ

کے بدلہ میں ایک سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یوم عاشوراء کا روزہ سنت ہے

واجب نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابتدائے اسلام میں واجب تھا۔ امام

شافعیؒ کے نزدیک یہ جب سے مشروع ہوا ہے سنت ہی رہا۔



## شعبان کے روزہ کی ترغیب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جتنے آپ شعبان کے مہینہ میں روزے رکھتے ہیں

اُتنے میں نے کسی اور مہینہ میں آپ کو روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟

**جواب:** حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! جتنے آپ شعبان کے مہینہ میں روزے رکھتے ہیں اُتنے میں نے کسی اور مہینہ

میں آپ کو روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفِلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ - وَهُوَ شَهْرٌ

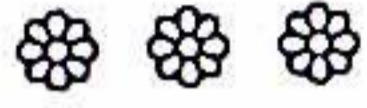
تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَأَحِبُّ لِي أَنْ يَرْفَعَ عَمَلِي

وَأَنَا صَائِمٌ)) [النسائی]

”یہ رجب و رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے اور عام لوگ اس سے غفلت برتتے

ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں (انسانوں کے) اعمال اٹھا کر رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھائے جائیں کہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔“

**فائدہ:**..... یہ بہت بڑی عظمت والا مہینہ ہے۔ اس میں انسانوں کے اعمال اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس مہینہ میں روزہ رکھنے اور بکثرت نیک اعمال کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔



ہر مہینہ میں سے تین روزے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں روزہ کی شرعی حیثیت بتائیے؟

**جواب:** حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! ہمیں روزہ کی شرعی حیثیت بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ مِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ ، فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يَكْفِرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَيَنْقِي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا يَنْقِي الْمَاءُ الثُّوبَ))

[الطبرانی فی الکبیر]

”جو آدمی روزہ رکھ سکتا ہو وہ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے۔ روزے کا ہر دن دس برائیاں مٹا دیتا ہے۔ اور گناہ سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح پانی کپڑے کو (میل کچیل سے) صاف کر دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے واضح فرمادیا کہ جو شخص ہر مہینے میں سے تین روزے رکھتا اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور رمضان کے روزے رکھ لیتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ اُس شخص جیسا اجر و ثواب دیتا ہے جس نے پوری زندگی روزہ رکھا۔



روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا حکم

**سوال:** کیا روزے دار (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے؟

**جواب:** حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

سے پوچھا: کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((سَلْ هَذِهِ لِأُمَّ سَلْمَةَ)) ”یہ مسئلہ (ام المؤمنین) ام

سلمہ سے پوچھ لو۔“

چنانچہ حضرت ام سلمہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کر لیا کرتے ہیں۔

تو عمر بن ابوسلمہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے تمام

گناہ معاف کر دیے ہیں؟

تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أَمَا وَاللَّهِ ، إِنِّي لَا تَقَاكُمَ لِلَّهِ

وَإَخْشَاكُمَ لَهُ)) ”سنو! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے

والا اور تم سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہوں۔“ [البخاری]

**فائدہ:**..... سائل کا کہنا کہ ”اللہ نے آپ کے گناہ معاف کر رکھے ہیں“ اس وجہ سے

ہے کہ اس کا گمان تھا کہ روزے کی حالت میں بوس و کنار کا جواز رسول اللہ ﷺ کی

خصوصیات رسالت میں سے ہے۔ اور آپ ﷺ پر ایسے کسی کام میں کوئی حرج نہیں کیونکہ

آپ ﷺ تو بخشتے ہوئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی اس بات کا انکار کیا اور

فرمایا کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے

ڈرتا ہوں۔ آخر تم نے میرے متعلق یہ کیسے گمان کر لیا کہ میں کسی ممنوع کام کا ارتکاب کروں گا۔



## حج و عمرہ کا بیان

### فضائلِ حج

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں، تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟

**جواب:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں، تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، لَكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ)) [البخاری]  
 ”نہیں، لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے۔“

نسائی کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ حَجُّ الْبَيْتِ))  
 ”لیکن نہایت احسن اور خوبصورت ترین جہاد حج بیت اللہ ہے۔“

امام احمد کی روایت کے مطابق آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! عورتوں کے ذمے کوئی جہاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، عَلَيْنَهُنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

”ہاں، عورتوں کے ذمے ایسا جہاد ہے جس میں قتل و غارت نہیں، یعنی حج اور عمرہ۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیت اللہ کا حج عورت کے لیے ویسا ہی ہے جیسے مردوں کے لیے جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیونکہ یہ قدرت رکھنے والے مردوں کے ذمے فرض کفایہ ہے



## فرضیت حج

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب

کرتے ہوئے فرمایا:

(( أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فُحْجُوا ))

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے، اس لیے حج کرو۔“

تو ایک آدمی نے پوچھا: کیا ہر سال فرض ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ!

نبی علیہ السلام خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے یہی بات تین دفعہ پوچھی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ))

”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا اور تم اسے ادا نہ کر سکتے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

(( ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ

وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا

اسْتَطَعْتُمْ ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ ))

[مسلم، النسائی، الترمذی]

”جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رہو۔ یقیناً تم سے پہلے

لوگ اپنے انبیاء سے کثرتِ سوال اور ان پر اپنے اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک

ہوئے۔ لہذا جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اُسے

بجالاؤ اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اُسے چھوڑ دو۔“

فائدہ:..... انسان کی زندگی میں حج کا فریضہ ایک ہی مرتبہ ہے اور زائد نفل ہے۔

نبی ﷺ نے سائل کے سوال کا جواب ہاں کہہ کر نہیں دیا۔ اگر آپ ﷺ ”ہاں“ کہہ دیتے

تو یہ مسلمانوں پر ہر سال فرض ہو جاتا، اور وہ ہر سال اُسے ادا نہ کر سکتے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! حج ہر سال فرض ہے یا صرف ایک مرتبہ ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حج ہر سال ہے یا صرف ایک مرتبہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ)

[ابوداؤد، النسائی، احمد، الحاکم و صححہ]

”حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ جو آدمی اس سے زائد حج کرے وہ نفلی ہے۔“

**فائدہ:**..... حج کا فریضہ صرف ایک ہی مرتبہ ہے اور زائد نفل ہے۔ جیسا کہ پچھلی حدیث میں آیا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا چیز حج کو فرض کر دیتی ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا چیز حج کو واجب کر دیتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ))..... ”سفر خرچ اور سواری۔“

**فائدہ:**..... جب ایک مسلمان آدمی کے پاس زادِ راہ کی استطاعت ہو اور سواری کا انتظام ہو جائے یا ایسا وسیلہ حاصل ہو جائے جس کے ذریعے وہ مقدس مقامات تک پہنچ سکے تو اس پر حج کرنا فرض ہو جاتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کا بندوں پر فریضہ حج میرے والد پر

نہایت بڑھاپے کی حالت میں عائد ہوا ہے کہ وہ سواری پر بھی بیٹھنے کے قابل نہیں، تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نخشم قبیلہ کی ایک خاتون رسول

اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کا بندوں پر فریضہ حج میرے والد پر نہایت بڑھاپے کی حالت میں عائد ہوا ہے کہ وہ سواری پر بھی بیٹھنے کے قابل نہیں، تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟



آپ ﷺ نے فرمایا: (( نَعَمْ )) ..... ”ہاں۔“

اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا۔ [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:** ..... حدیث میں ایک ایسے آدمی کا ذکر ہے جس پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا لیکن وہ اتنا کمزور و نحیف ہے کہ سواری پر بھی سفر کرنے کے قابل نہیں۔ نبی ﷺ نے استفسار کرنے والی خاتون کو اپنے بوڑھے باپ کی طرف سے حج کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب عورت کی نیابت درست ہے تو مرد کی نیابت بطریق اولیٰ جائز ہے۔



میّت کی طرف سے حج درست ہے جیسا کہ بچے کا حج درست ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر وہ مرنے تک حج نہ کر سکی، تو کیا اُس کی طرف سے میں حج کروں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جُہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر وہ مرنے تک حج نہ کر سکی تو کیا اُس کی طرف سے میں حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ ، حُجِّی عَنْهَا ، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ

إِقْضُوا لِلَّهِ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ )) [البخاری، النسائی]

”ہاں، تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ کو اس کا قرض ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرض کی ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔“

**فائدہ:** ..... نبی ﷺ نے قبیلہ جُہینہ سے سنان جہنی کی بیوی یا اُن کی پھوپھی کو اپنی ماں کی طرف سے حج کرنے کی اجازت دی جس نے حج کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔



**سوال:** میری والدہ وفات پا گئی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا، تو کیا میں اُن کی طرف

سے حج کر سکتی ہوں؟

**جواب:** حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ ، حُجِّي عَنْهَا )) [مسلم، الترمذی]

”ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔“

**فائدہ:**..... احادیث رسول سے واضح ہوتا ہے کہ عورت اپنی ماں کے مرنے کے بعد اُس کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔ اس لیے مرد کے لیے بطریق اولیٰ جائز و درست ہے۔



**سوال:** میرے والد وفات پا گئے ہیں اور ان پر اسلام کا حج فرض تھا۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد وفات پا گئے ہیں۔ ان پر اسلام کا حج فرض تھا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دِينًا عَلَيْهِ اتَّقَضِيهِ عَنْهُ؟ ))

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارے والد اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جاتے تو کیا تم ان کی طرف سے اُسے ادا کرتے؟“

اُس آدمی نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أَحْبَبُ عَنْ أَبِيكَ )) [النسائی، الشافعی]

”تو پھر اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

**فائدہ:**..... یہ تمام نصوص اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر مرنے والے پر بندوں کا واجب حق ہے جیسے قرض، یا اللہ کا حق ہے جیسے حج، کفارہ، زکوٰۃ اور نذر تو اس کے ولی پر اس کے مال میں سے ان حقوق کی ادائیگی واجب ہے بشرطیکہ اُس کا مال ہو۔ اگر اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا

تو پھر ولی کے لیے ان حقوق کی ادائیگی مستحب ہے۔ اگر کوئی اجنبی آدمی اس کے ولی کی اجازت سے انہیں ادا کر دے تو کفایت ہو جائے گی۔ اگر مرنے والے نے حج کی نذر مانی تھی تو اُسے پورا کرنا واجب ہے۔ مگر اس نذری حج سے فریضہ حج ادا نہ ہوگا کیونکہ وہ ایک بنیادی رکن ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ نذری حج ادا کرنے سے نذر اور فریضہ حج دونوں ادا ہو جائیں گے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا بھی حج ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اٹھایا اور نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ ، وَلَكَ أَجْرٌ )) ”ہاں، اور تمہارے لیے اجر ہے۔“

**فائدہ:**..... بچے کا حج بھی درست ہے اگر ہم اس سے وہی کام کرائیں تو محرم (احرام باندھنے والا) کرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ طواف اور سعی بھی کرے اور تمام مواقع پر حاضر ہو۔ اور جتنا اجر بچے کے لیے ہے اتنا ہی اُس کی ماں کے لیے ہے۔ ((الذَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ)) ”نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہی ہے۔“



**محرم کے لیے عام لباس اور خوشبو حرام ہے**

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! محرم (احرام باندھنے والا) کپڑوں میں سے کیا

پہنے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول

اللہ ﷺ! محرم کپڑوں میں سے کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ

وَرَسٌ )) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”محرم نہ قمیضیں پہن سکتا ہے نہ عمامے نہ پانچامے اور نہ ہی ٹوپیاں، وہ موزے بھی نہیں پہن سکتا سوائے اُس آدمی کے جس کے پاس جوتے نہیں ہیں، تو وہ موزے پہن لے مگر انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔ تم ایسے کپڑے بھی مت پہنو جنہیں زعفران لگا ہو یا ورس (ایک رنگنے والی بوٹی) وغیرہ کے ساتھ رنگے ہوئے ہوں۔“

توضیح:..... البرانس: یہ بُرنس کی جمع ہے۔ ایک لمبی ٹوپی یا ہروہ کپڑا جو اس شکل کا بنا لیا جائے۔ قمیض اور پانچامہ سے روک کر ہر سلعے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ عمامہ اور ٹوپی سے منع کر کے ہر سر کو ڈھانپنے والے کپڑے سے روکا ہے۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں واضح فرمادیا کہ محرم پر ہر سلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے۔ اسی طرح عطر جیسے زعفران یا ورس وغیرہ۔ ورس یمن کے علاقے میں ایک زرد رنگ کی خوشبودار بوٹی ہوتی ہے، اس کے ساتھ رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سُرخ کے درمیان ہوتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میں جیسا کچھ ہوں آپ دیکھ رہے ہیں؟

**جواب:** حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... آپ ﷺ جعرانہ میں تشریف رکھتے تھے..... وہ عمرے کا تلبیہ پکار رہا تھا، اُس نے اپنی ڈاڑھی اور سر زعفران سے رنگا ہوا تھا اور اُس نے جبہ پہن رکھا تھا۔

اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میں جیسا کچھ ہوں آپ دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((انزع عنك الجبة ، واغسل عنك الصفرة ، وما كنت صانعا  
في حجتك فاصنعهُ في عمرتك))

[البخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، الترمذی ، النسائی]

یہ جبہ اتار دو، زردی کو دھو ڈالو، اور جو کچھ حج میں کیا کرتے تھے وہی کچھ اپنے

عمرے میں کرو۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے عام لباس، خوشبو اور شکار وغیرہ کرنا حرام ہے۔ اسی طرح طواف کے ساتھ چکر اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے ساتھ چکر اور بال موٹڈ کر حلال ہونا (احرام کی حالت سے باہر آنا) واجب ہے۔ [۱۵۲] میقات سے تلبیہ کہنا



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں مگر میں بیمار ہوں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تو اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں مگر بیمار ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((حُجِّجِي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ))

”حج کرو اور شرط لگاتے ہوئے کہو: اے اللہ! میرے حلال ہونے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک لے۔“

**توضیح:**..... ضباعہ حضرت مقداد کی اہلیہ تھیں۔ نبی ﷺ کے چچا زبیر کی بیٹی تھیں۔

**فائدہ:**..... جب حضرت ضباعہ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میں بیماری محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ راستے میں اچانک حملہ نہ کر دے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ حج کے لیے نکلو اور بیماری کے اچانک حملہ کرنے کی صورت میں حلال ہونے کی شرط لگا لو۔ اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہو جائے گی تو حلال ہو جائے گی اور راستے میں ہی رُک جانے پر قربانی نہیں پڑے گی۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ حکم خاص اسی خاتون کے لیے تھا۔



**سوال:** کون سا حج افضل ہے؟

**جواب:** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون

ساجِ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْعَجُّ وَالشَّجُّ)) ”بلند آواز سے تلبیہ پکارنا اور اونٹوں کا نحر کرنا۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حج میں ارکان و واجبات کی ادائیگی کے بعد سب سے زیادہ ثواب جن اعمال سے ملتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا کیونکہ یہ حجاج کرام کا شعار و علامت ہے۔

۲۔ اہل حرم کو فائدہ پہنچانے کے لیے قربانی کے اونٹوں کو نحر کرنا۔



**وقوفِ عرفہ فوت ہو جانے سے حج بھی فوت ہو جائے گا**

**سوال:** حج کیسے ہے؟ (یعنی حج کے اعمال میں سے زیادہ ظاہر اور افضل عمل کون سا ہے)

**جواب:** حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی

اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ عرفات میں تشریف رکھتے تھے۔

اہل نجد کا ایک گروہ آیا، انہوں نے اپنے ایک آدمی سے کہا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو پکار

کر پوچھا کہ حج کیسے ہے؟

تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ منادی کر دے:

((الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ ، مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةٍ

جَمَعَ فَتَمَّ حَجُّهُ - فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ

تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ)) [ابوداؤد ، الترمذی ، النسائی]

”حج، یومِ عرفہ حج ہے۔ جو شخص مزدلفہ کی رات کی صبح کی نماز سے پہلے پہلے یہاں

پہنچ گیا اُس کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ کے تین دن ہیں۔ جو شخص دو دن میں جلدی

کر لے تو کوئی گناہ نہیں اور جو مؤخر کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔“

**توضیح:**..... ”کیف الحج“ کا مطلب یہ ہے کہ حج کے اعمال میں سے سب سے

زیادہ ظاہر اور افضل کام کون سا ہے؟

**فائدہ:**..... حج عرفات کا وقوف ہی ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات کی فجر سے پہلے پہلے

جبلِ عرفات میں حاضر ہو گیا تو اُس نے حج پالیا۔

منی کے دن تین ہیں۔ افضل یہ ہے کہ عید کے بعد منی میں تین دن قیام کیا جائے۔ تاہم اگر کوئی جلدی کر لے اور دوسرے دن رمی جمرات کے بعد اتر پڑے تو اس کو کفایت ہو جائے گی اور گناہ لازم نہیں آئے گا۔ اسی طرح اگر وہ رمی جمرات تین دن سے بھی کچھ مؤخر کر دے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں طے کے دو پہاڑوں (کے علاقے) سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو خوب دوڑایا ہے، میں نے اپنے آپ کو تھکا لیا ہے۔ بخدا! میں نے کوئی ایسا پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں نے وقوف نہ کیا ہو۔ تو کیا میرا حج ہو گیا یا نہیں؟

**جواب:** حضرت عروہ بن مضر بن سنان طائی کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس مزدلفہ میں پہنچا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں طے کے دو پہاڑوں (کے علاقے) سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو خوب دوڑایا ہے، میں نے اپنے آپ کو تھکا لیا ہے۔ بخدا! میں نے کوئی ایسا پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر میں ٹھہرا نہ ہوں۔ تو کیا میرا حج ہو گیا یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَآتَى عَرَافَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”جس نے ہمارے ساتھ یہ (صبح کی) نماز پالی اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات کو یا دن کو پہنچ گیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے حج کے تمام امور پورے کر لیے۔“

**فائدہ:**..... حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے وقوف عرفات کر لیا اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کے حج کے امور پورے ہو گئے۔

وقوف عرفہ کا وقت نوتاریخ کے زوال شمس سے لے کر عید کے دن کی دوسری صبح (صبح صادق) کے طلوع ہونے تک ہے۔ اس کے درمیان جس لمحے بھی وہ وقوف عرفہ کر لے گا، کافی ہوگا۔ اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ یومِ عرفہ (نوتاریخ کی) فجر کے ساتھ ہی داخل ہو جاتا ہے۔  
احادیث مذکورہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو آدمی دسویں دن کی فجر سے پہلے عرفات کو نہ پاسکے اس کا  
حج فوت ہو جائے گا۔ وہ عمرہ ہی ادا کرنے کا اور قربانی دے گا۔ وہ اگلے سال حج کرے۔ جمہور  
سلف و خلف، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا یہی مسلک ہے۔



### ایامِ عید و ایامِ تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں سائے کے لیے ایک مکان نہ  
بنادیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول  
اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں سائے کے لیے ایک مکان نہ بنادیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، مَنِيٌّ مِّنَّا مَنْ سَبَقَ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”نہیں، منیٰ اسی کے سواری بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچ جائے۔“

**فائدہ:** ..... حاجی لوگوں کی تکلیف و تنگی کے پیش نظر منیٰ میں کسی عمارت کی تعمیر جائز  
نہیں۔ البتہ دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لیے خیمے نصب کیے جاسکتے ہیں، اس میں کوئی حرج  
نہیں بلکہ تکلیف و ضرر دور کرنے کے لیے خیمے ضرور لگنے چاہئیں۔



### بال منڈوانا یا کٹوانا

**سوال:** میں نے رمی (جمرات کو کنکریاں مارنے) سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ

سے کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف کر لیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا حَرَجَ)) ”کوئی حرج نہیں۔“

اُس نے پھر کہا: میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟



آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا حَرَجَ)) ”کوئی حرج نہیں۔“  
 اُس نے کہا: میں نے جمرات کو کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا حَرَجَ)) ”کوئی حرج نہیں۔“  
 اور ایک روایت میں ہے کہ اُس نے کہا: میں نے زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں ماری  
 ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا حَرَجَ)) ”کوئی حرج نہیں۔“  
 اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں لوگوں کی  
 خاطر کھڑے ہوئے تاکہ وہ سوالات کر لیں۔ تو ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے نادانستگی  
 میں قربانی کرنے سے پہلے سر موٹ لیا ہے؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ”جاؤ! قربانی کرو۔ کوئی حرج نہیں۔“  
 ایک دوسرا آدمی آیا، اُس نے کہا: میں نے نادانستگی میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی  
 کر لی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) ”جاؤ! کنکریاں مار لو۔ کوئی حرج نہیں۔“  
 چنانچہ اُس دن جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا خواہ وہ مقدم کی گئی یا مؤخر، تو  
 آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ“۔ اسے کر لو، کوئی حرج نہیں۔

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوم النحر کے افعال: رمی، قربانی، حجامت، اور  
 طواف میں ترتیب ضروری نہیں۔ البتہ حروف (روض) کی ترتیب کے مطابق انہیں ادا کرنا  
 سنت ہے۔ اسے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا، ذال سے مراد ذبح قربانی اور حاء سے مراد  
 سرمنڈوانا ہے۔ جمہور سلف و خلف اسی مسلک پر ہیں۔ جو انہیں ترتیب سے نہ کرے اسے کوئی  
 حرج نہیں ہے۔

امام مالک و امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ یہ ترتیب واجب ہے۔ ان کے ترک میں قربانی پڑ  
 جائے گی۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نادانستگی میں کرنے والے پر گناہ نہیں لیکن اس پر فدیہ ہے۔  
 واللہ اعلم۔



## عمرہ کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج و عمرہ ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی سفر کرنے کے قابل ہیں؟

**جواب:** حضرت ابورزین لقیط بن عامر عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج و عمرہ ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی سفر کرنے کے قابل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ بھی۔“

**فائدہ:**..... نبی علیہ السلام نے ابورزین کو بوڑھے والد کی طرف سے حج و عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اس نص سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمرہ فرض ہے۔ جمہور سلف و خلف، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق اور امام ثوری اسی مسلک پر ہیں۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مستحب و مندوب ہے۔ کیونکہ جس حدیث میں اسلام کے ارکان بتائے گئے ہیں اُس میں عمرے کا کوئی ذکر نہیں۔ اور ابن ماجہ اور ابن ابو شیبہ کی حدیث میں ہے: الْحَجُّ فَرِيضَةٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ..... یعنی حج فرض ہے اور عمرہ نفل ہے۔ اسی طرح آگے آنے والی حضرت جابر کی حدیث سے بھی عمرہ کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔



**سوال:** آپ ﷺ سے عمرہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے عمرہ کے بارے میں

سوال کیا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ)) [الترمذی، احمد، البيهقی]

”نہیں، ویسے عمرہ کرنا بہت افضل چیز ہے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث کے مطابق نبی ﷺ نے عمرہ کو واجب قرار نہیں دیا بلکہ صرف اتنا فرمایا ہے کہ عمرہ کرنا افضل ہے۔

کعبہ میں نماز جائز ہے اور حجر کعبہ کا حصہ ہے

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ کا

حصہ ہے؟

جواب: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((نَعَمْ)) ”ہاں۔“

میں نے عرض کیا: تو ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ))

”تمہاری قوم خرچہ نہ ہونے کی وجہ سے اسے بیت اللہ میں شامل کرنے سے قاصر

رہی۔“

میں نے کہا: بیت اللہ کا دروازہ اتنا اونچا ہونے کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا،

وَأَنَّ قَوْمَكَ لَا أَنْ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ

تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ أَلْزِقَ بَابَهُ

بِالْأَرْضِ))

”تمہاری قوم نے یہ دروازہ اتنا اونچا اس لیے بنایا تھا تا کہ وہ جسے چاہیں اندر

داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہاری قوم

ابھی ابھی دور جاہلیت سے نکلی ہے اور اندیشہ ہے کہ ان کے دل متغیر نہ

ہو جائیں، تو میں نے سوچا تھا کہ حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دوں اور اس کا

دروازہ زمین کے ساتھ ملا دوں۔“

ایک روایت میں یوں ہے:

((لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدِ بَشِيرِكُ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَالْزَقْتُهَا

بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا بَابٌ

يَدْخُلُونَ مِنْهُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ  
الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ))

[البخاری ، مسلم ، الترمذی]

”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہاری قوم ابھی ابھی شرک سے نکلی ہے تو میں کعبہ کو منہدم  
کروا کر اُسے زمین کے ساتھ ملا دیتا۔ اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی  
دروازہ اور دوسرا مغربی دروازہ تاکہ لوگ ایک دروازے سے اس میں داخل ہوں  
اور دوسرے سے باہر نکل جائیں۔ اور حطیم کا حصہ جو چھ ہاتھ لمبا ہے اس میں  
شامل کر دیتا۔ کیونکہ قریش نے کعبہ بناتے ہوئے اتنا کم کر دیا تھا۔“

توضیح:..... الْجَدْرُ، الْحِجْرُ اور الْحَطِيمُ یہ تینوں نام خانہ کعبہ کے شمالی جانب  
متصل حصہ کے ہیں جو چھوٹی چھوٹی دیوار کے ساتھ گھرا ہوا ہے۔ اسے حجر اسماعیل بھی کہتے  
ہیں۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی عمارت کعبہ یہیں تک تھی۔ غالباً جب نبی  
اکرم ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ سال تھی تو قریش نے کعبہ کی از سر نو تعمیر کی تھی اور وسائل کم  
ہونے کی وجہ سے اتنا حصہ چھوڑ کر کعبہ کی تعمیر کی گئی اور اسے کعبہ کا حصہ ظاہر کرنے کے لیے اس  
کے اطراف میں چھوٹی دیوار کھینچ دی گئی۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ حطیم کعبہ کا حصہ ہے۔ اور کعبہ اور اس کا  
دروازہ دونوں اصل زمین سے اونچے کر دیے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس تمنا کا اظہار  
بھی فرمایا کہ اگر کعبہ کا انہدام ممکن ہوتا تو میں اسے دوبارہ ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کر دیتا اور حطیم  
کا حصہ بھی اس میں شامل کر دیتا، اس کی بلند کرسی زمین کے ساتھ ملا دیتا، اس کے دو دروازے  
..... ایک داخلہ کے لیے اور دوسرا باہر نکلنے کے لیے..... بنا دیتا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خواہش کے مطابق ہی خانہ  
کعبہ کی جدید تعمیر کی تھی۔ لیکن افسوس کہ حجاج بن یوسف نے باہمی چپقلش کی بنا پر اسے باقی نہ  
رہنے دیا۔ اللہ سب پر رحم فرمائے۔



کعبہ پر چڑھائی کرنے والے زمین میں دھنسا دیے جائیں گے  
**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے ہوگا؟ جب کہ ان میں ان کے عامی قسم  
 کے لوگ بھی ہوں گے اور وہ بھی جو ان میں سے نہ ہوں گے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ((يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ  
 بِأَوْلِيهِمْ وَأَخْرِهِمْ))

”ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب یہ لوگ کسی بے آب و گیاہ صحرا میں ہوں  
 گے تو اول سے آخر تک تمام کے تمام لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔“  
 میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ جبکہ ان میں ان کے عامی قسم کے لوگ بھی  
 ہوں گے اور وہ بھی جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((يُخْسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَأَخْرِهِمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”وہ اول سے آخر تک سب دھنسا دیے جائیں گے پھر (قیامت آئے ن) اپنی  
 اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔“

**فائدہ:**..... حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے  
 گا۔ جب وہ کسی بے آب و گیاہ صحرا میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے اشرار کی بد اعمالیوں کی وجہ سے  
 اول تا آخر حتیٰ کہ صالح لوگوں کو بھی زمین میں دھنسا دے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے  
 ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

” (اُس فتنہ سے بچو جس کا وبال تم میں سے صرف ظالموں پر ہی نہیں پڑے گا)۔  
 لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق پورا پورا بدلہ دے گا۔“



حج کرنے کی ترغیب دینا

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت

والا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے کہا: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“

پھر پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) ”جہاد فی سبیل اللہ۔“  
دریافت کیا گیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((حَجٌّ مَبْرُورٌ)) ”حج مبرور۔“ [البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... جب رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ اجر و ثواب کے اعمال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہستی کے وجود کا پختہ اعتقاد اور اس کے رسول کی تصدیق، اطاعت کی نیت اور کتاب و سنت پر عمل کرنے کا پختہ عزم، پھر اس کے بعد اللہ کے دین کی نصرت کے لیے دین کے دشمنوں سے جنگ کرنا۔ اور اس کے بعد ایسا حج کرنا جس میں کسی قسم کی معصیت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟

**جواب:** حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْ يُسَلَّمَ لِلَّهِ قَلْبُكَ ، وَأَنْ يُسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَبِيَدِكَ))

”اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائے اور یہ کہ تمام مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے سلامت رہیں۔“

اسی آدمی نے کہا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْإِيمَانُ)) "افضل اسلام ايمان لانا ہے۔"

اُس آدمی نے پوچھا: ايمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ  
الْمَوْتِ))

"ايمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں

اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو دل کے یقین کے ساتھ مان لے۔"

اُسی آدمی نے پوچھا: کون سا ايمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْهِجْرَةُ)) "افضل ايمان ہجرت ہے۔"

اُس نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَنْ تَهْجُرَ السُّوءَ)) "ہجرت یہ ہے کہ تو بُرائی کو چھوڑ دے۔"

اُسی شخص نے پھر پوچھا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْجِهَادُ)) "افضل ہجرت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔"

اُس آدمی نے پوچھا: جہاد کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقَيْتَهُمْ))

"جہاد یہ ہے کہ جب تیرا کفار سے میدانِ جنگ میں آنا سامنا ہو تو تو اُن سے

جنگ لڑے۔"

اُس آدمی نے دریافت کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَقَرَ جَوَادَهُ وَأَهْرَيْقَ دَمَهُ))

"افضل جہاد اُس آدمی کا ہے جس کا گھوڑا بھی مارا گیا اور اُس کا اپنا خون بھی

بہا دیا گیا۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ عَمَلَانِ هُمَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَنْ عَمَلَ بِمِثْلِهِمَا: حَجَّةٌ

مَبْرُورَةٌ أَوْ عُمْرَةٌ مَبْرُورَةٌ)) [احمد، الطبرانی]

"اِس کے بعد پھر دو عمل سب اعمال سے افضل ہیں الا یہ کہ کوئی اُن جیسا عمل

کرے یعنی حج مبرور اور عمرہ مبرور۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے عبادت و بندگی کے اعتبار سے ایسے اعمال کا ذکر کیا جن کا ثواب سب سے زیادہ ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو و مہربانی اور بخشش ہے۔



**سوال:** کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

**جواب:** حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا:

((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَحَدَّهٖ ، ثُمَّ الْجِهَادُ ، ثُمَّ حَجَّةٌ بَرَّةٌ تَفْضُلُ سَائِرَ

الْاَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ اِلَى مَغْرِبِهَا)) [احمد، الطبرانی]

”سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ اُس پر ایمان لانا، پھر جہاد پھر سورج کے مشرق و مغرب کے درمیان تمام اعمال سے فضیلت رکھنے والی چیز حج مبرور ہے۔“

**فائدہ:**..... حدیث شریف سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان اُس کی وحدانیت کے ساتھ، پھر جہاد فی سبیل اللہ اور پھر حج مبرور، یہ وہ اعمالِ فضیلت ہیں کہ اگر یہ اخلاص اور اللہ کے لیے خالص نیت کے ساتھ سرانجام دیے جائیں تو ان کا بہت بڑا اجر و ثواب اور اللہ کی طرف سے مغفرت کا وعدہ ہے۔



**منیٰ میں سرمنڈوانے کی ترغیب**

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اور بال کٹوانے والوں کی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ))

”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اور بال کٹوانے والوں کی؟



آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))

”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔“

لوگوں نے پھر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اور بال کٹوانے والوں کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))

”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔“

لوگوں نے پھر کہا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلِلْمُقَصِّرِينَ)) ”اور بال کٹوانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔“

[البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ کا سرمنڈوانے کے لیے تین مرتبہ اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا مغفرت مانگنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ احرام کھولنے کے بعد سر کے بال منڈوانا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سرمنڈوانا افضل ہے اور سر کے بال کٹوانا جائز ہے۔



جگہ بدل جانے سے نماز کی فضیلت میں فرق

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! دو مساجد میں سے کون سے مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی اُمّ المؤمنین کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

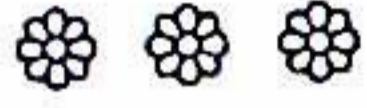
میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! دو مساجد میں سے کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟

تو نبی ﷺ نے کنکریوں سے مٹھی بھری اور اُسے زمین پر مار کر فرمایا:

((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا ، لَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ)) [مسلم، الترمذی]

”وہ یہی تمہاری مسجد ہے یعنی مسجدِ مدینہ۔“

**فائدہ:**..... یہ حدیث اس بارے میں نصِ صریح ہے کہ وہ مسجد جس کا قرآن میں ذکر ہوا ہے اور جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے..... جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے..... وہ مسجدِ قبا ہے۔ نبی علیہ السلام کا کنکریاں اٹھا کر زمین پر مارنے سے اس بات میں مبالغہ کرنا مقصود ہے کہ وہ اسی دھرتی مدینہ کی ہی مسجد ہے۔



### حائضہ سے طوافِ وداع کا سقوط

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! صفیہ بنتِ حُئی کے ایامِ ماہواری شروع ہو گئے ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ بنتِ حُئی کے ایامِ ماہواری شروع ہو گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا ، اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟))

”شاید وہ ہمیں روانگی سے روک دے۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ افاضہ نہیں کیا تھا؟“

تو گھر والوں نے کہا: جی ہاں۔ (انہوں نے ہمارے ساتھ یہ طواف کیا تھا)

تو آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے فرمایا: ”فَاخْزُجِي“..... تو پھر تم بھی کوچ کرو (طواف کرنے کی ضرورت نہیں)۔

**فائدہ:**..... یوم النحر کو طوافِ افاضہ کرنے کے بعد جس رات منیٰ سے واپسی کے

لیے کوچ کرنا تھا تو اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ شاید حائضہ سے طوافِ وداع ساقط نہیں ہوتا..... وہ خود بھی بسا اوقات ایسے موقع پر کوچ کرنے میں رکاوٹ بن چکی تھیں..... اس لیے انہوں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ حائضہ پر طوافِ وداع ضروری نہیں۔

## جہاد کا بیان

### جہاد کی فضیلت

**سوال:** کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

**جواب:** حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ہمارے ہاں قبیلہ فرمایا۔ آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ))

”مجھے خواب میں میری اُمت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو سمندر کی پشت پر سوار

ہے۔ (اُن کی شان و شوکت ایسی ہے) جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوں۔“

میں نے عرض کیا: دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن لوگوں میں شامل کر دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنَّكَ مِنْهُمْ)) ”بلاشبہ تم اُنہی لوگوں میں سے ہو۔“

آپ ﷺ پھر سو گئے۔ دوبارہ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو میں نے پھر آپ ﷺ

سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔ میں نے پھر عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اُن لوگوں میں شامل کر دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) ”تم اُن کے اولین لوگوں میں سے

ہوگی۔“

چنانچہ بعد میں حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اُمّ حرامؓ سے نکاح کر لیا۔ وہ اُمّ حرامؓ کے

ساتھ سمندری غزوہ میں شریک ہوئے۔ جب اُمّ حرامؓ سوار ہونے کے لیے آئیں تو ایک خچر

اُن کے پاس لایا گیا۔ وہ اُس پر سوار ہو گئیں۔ نچرنے اُن کو گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**توضیح:**..... حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا انس بن مالکؓ کی خالہ تھیں۔ ان کا تعلق بنو نجار سے تھا۔ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کے ننھیال تھے۔

**فائدہ:**..... حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو بھی مجاہدین کے ساتھ اُن کی خدمت یا جانوروں کی خدمت پر مامور ہو اور اُسے موت آجائے تو وہ بھی شہید ہوگا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟

**جواب:** حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فِي الْجَنَّةِ)) ”جنت میں۔“

چنانچہ اُس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں گود پڑا حتیٰ کہ شہید

ہو گیا۔ [مسلم، النسائی]

**فائدہ:**..... اللہ کی راہ میں شہادت کی بہت بڑی فضیلت ہے اور اس کا اجر جنت ہے۔



**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنت میں کون جائے گا؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنت میں کون جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ،

وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ)) [ابوداؤد]

”نبی جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، نومولود بچہ فوت ہو جائے تو وہ جنت میں

ہے اور جسے زندہ دفن کر دیا گیا وہ بھی جنت میں ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ خبر دے رہے ہیں کہ جن کے جنتی ہونے کا قطعی حکم ہے وہ یہ

ہیں: تمام انبیائے کرام، شہید، وہ بچہ جو ساقط ہو گیا یا بچپن میں فوت ہو جائے یا بلوغت سے

پہلے مر جائے اور ہر وہ بچہ یا بچی جسے زندہ دفن کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے جنت کا حکم تاکید ہے ورنہ اور بھی کثیر لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے۔



### جہاد کی نیت اور اس کا حکم

**سوال:** ایک آدمی مالِ غنیمت کے لیے جنگ لڑتا ہے، ایک آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی شجاعت میں اپنا مرتبہ و مقام دکھانے کے لیے لڑتا ہے، تو ان میں سے کون فی سبیل اللہ ہے؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: ایک آدمی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک آدمی شہرت کے لیے جنگ لڑتا ہے اور ایک آدمی شجاعت میں اپنا مرتبہ و مقام دکھانے کے لیے جنگ لڑتا ہے، تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں لڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”جو اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو صرف وہی اللہ کی راہ میں لڑا۔“

**فائدہ:**..... اللہ کی راہ میں لڑنے والا نہ تو وہ شخص ہے جو مالِ غنیمت کے لالچ میں جہاد میں شریک ہو اور نہ ہی وہ جو اپنی شہرت چاہتا ہے یا اپنے ساتھیوں یا قبیلہ کے اندر اپنی عظمت و شجاعت کا سکہ جمانا چاہتا ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑنے والا صرف وہی ہے جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے جنگ لڑے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے کہ ایک آدمی اجر و ثواب اور شہرت دونوں چیزیں حاصل کرنے کے لیے غزوہ میں شریک ہوتا ہے، تو اُس کے لیے کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا خیال ہے کہ ایک آدمی اجر و ثواب اور شہرت دونوں چیزیں حاصل کرنے کے لیے غزوہ میں شریک ہوتا ہے، تو اُس کے لیے

کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا شَيْءَ لَهُ)) "اُس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔"

اُس آدمی نے یہی بات تین بار دہرائی۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا شَيْءَ لَهُ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا

وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ)) [ابوداؤد ، النسائی]

"اُس کے لیے کچھ بھی نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اُسی

کے لیے ہو اور صرف اُسی کی خوشنودی مد نظر رکھی گئی ہو۔"

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے اس شخص کے لیے کسی بھی قسم کے اجر کی نفی فرمائی جو جہاد کا

اجر حاصل کرنے کے لیے غزوہ کرتا ہے اور ساتھ ہی ریاکاری کرتے ہوئے شہرت و ناموری کا

متلاشی بھی ہے۔ شہادت کا درجہ صرف وہی شخص پاسکتا ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد

کرتا ہے۔ وہ کلمہ ہے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ))۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ صرف اسی آدمی کی جنگ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگی۔



## بلادِ اسلام کی طرف ہجرت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں

در آنحالیکہ میں اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں؟

**جواب:** ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے

پاس ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں در آنحالیکہ میں اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ آیا

ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارْجِعْ فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)) [ابوداؤد ، النسائی]

"واپس جاؤ اور انہیں (خوش کر کے) ہنساؤ جس طرح تو نے انہیں رلایا ہے۔"

**فائدہ:**..... والدین کی اجازت کے بغیر ہجرت جائز نہیں۔ جیسا کہ جہاد میں بھی

والدین کی اجازت ضروری ہے۔



جہاد بنیادی طور پر دین کے لیے ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس نے یہ کلمہ محض اسلحہ سے ڈر کر کہا؟

**جواب:** حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارا ایک دستہ حُرقات (جہینہ کے قبائل) کی طرف روانہ فرمایا۔ دشمن کو ہماری ٹوہ میں بیٹھے ہوئے اپنے آدمیوں کے ذریعے علم ہوا تو بھاگ اُٹھا۔ ہم نے ایک آدمی کو جالیا۔ جب ہم نے اُسے گھیر لیا تو وہ پکارا اُٹھا ((لا الہ الا اللہ)) مگر ہم نے اسے ضرب لگائی حتیٰ کہ وہ قتل ہو گیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں تیری کون حمایت کرے گا؟“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اُس نے محض اسلحہ کے ڈر سے یہ کلمہ پڑھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أُمَّ

لَا - مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”تم نے اُس کا دل ہی کیوں نہ چیر لیا تا کہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اُس نے یہ کلمہ

اسلحہ کے ڈر سے پڑھا تھا یا نہیں۔ قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں

تمہارا کون حمایتی ہوگا؟“

اُسامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہی بات دہراتے رہے حتیٰ کہ میرے دل میں یہ تمنا

پیدا ہوئی کہ کاش میں نے آج ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔ [مسلم، ابوداؤد]

**فائدہ:**..... کوئی شخص کسی دوسرے انسان کے قلب و ضمیر کے متعلق نہیں جان سکتا کہ

اُس میں کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُسامہ کو سرزنش کرتے ہوئے فرمایا کہ

جب یہ کلمہ توحید قیامت کے دن اپنے کہنے والے کی طرف سے جھگڑا کرتا ہوا آئے گا تو اس

کے مقابلے میں تیری مدد کون کرے گا؟



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میری کسی کافر کے

ساتھ ڈبھیڑ ہو جائے، وہ مجھ سے جنگ لڑے اور تلوار کے ساتھ میرا ایک ہاتھ کاٹ دے پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے بچتا ہوا کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اُسے قتل کر دوں؟

**جواب:** حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میری کسی کافر کے ساتھ ڈبھیڑ ہو جائے، وہ مجھ سے جنگ لڑے اور تلوار کے ساتھ میرا ایک ہاتھ کاٹ دے پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے بچتا ہوا کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اُسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (( لَا تَقْتُلْهُ )) ”اُسے مت قتل کرنا۔“

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ )) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”اُسے مت قتل کرنا، کیونکہ اگر تم اُسے قتل کر دو گے تو وہ تمہارے اُس مقام پر ہو جائے گا جس پر تم اُسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اُس کے مقام پر ہو جاؤ گے جس پر وہ یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔“

**فائدہ:**..... جب کافر کلمہ کی شہادت دے دے تو اُسے قتل کرنے والے کو نبی ﷺ نے ڈرایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ تمہارے قتل کرنے سے پہلے ہی اپنے خون کی عصمت کے معاملے میں بمنزلہ مسلم کے ہے۔ اُس کا خون بہا کر تم اُس مقام پر چلے جاؤ گے جس پر وہ ایمان لانے سے پہلے تھا۔ (یعنی وہ مسلمان شمار ہوگا اور تم کافر شمار کیے جاؤ گے) کیونکہ جو شخص کلمہ توحید کا اقرار کر لیتا ہے تو شعائر دین کو قائم کرنے کی وجہ سے اسے پورا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔





## عورتیں اور بچے قتل نہ کیے جائیں

**سوال:** نبی ﷺ سے کسی علاقہ کے مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا جن پر شب خون مارا جائے اور ان کی عورتیں اور بچے بھی لپیٹ میں آکر قتل ہو جائیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کسی علاقہ کے مشرکین کے بارے میں پوچھا گیا جن پر شب خون مارا جائے اور ان کی عورتیں اور بچے بھی لپیٹ میں آکر قتل ہو جائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( هُمْ مِنْهُمْ )) ”وہ انہی میں سے ہیں۔“ [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... جنگ میں عورتیں اور بچے قتل نہیں کیے جائیں گے مگر ضرورت کے وقت رات کے شب خون میں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا حکم مردوں جیسا ہی ہے۔



## دشمن کی سرزمین میں طعام کی اجازت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کسی قوم کی پاس سے گزرتے ہیں تو وہ نہ تو ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی ان پر جو ہمارا حق ہے وہ ادا کرتے ہیں اور نہ ہم ان سے کچھ لیتے ہیں؟

**جواب:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کسی قوم کی پاس سے گزرتے ہیں تو وہ نہ تو ہماری ضیافت کرتے ہیں اور نہ ہی ان پر جو ہمارا حق ہے وہ ادا کرتے ہیں اور نہ ہم ان سے کچھ لیتے ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

(( اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فُخِذُوْا )) [الترمذی]

”اگر وہ انکار ہی کریں مگر یہ کہ تم ان سے جبراً لے لو تو پھر ان سے لو۔“

**فائدہ:**..... جب مسلمان کسی قوم کے پاس سے گزریں اور وہ مہمان نوازی سے انکار کریں اور قیمتاً بھی چیز بیچنے سے انکار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے جبراً لے لینے کی اجازت دی ہے۔ یہ اجازت بوقت ضرورت مسلمانوں یا اہل ذمہ یا اہل امان کے بارے

میں ہے۔ اگر برسرِ جنگ کفار ہوں تو اُن کا مال قبضے میں کر لینا مطلقاً جائز ہے۔ چونکہ اُن کا تو قتل بھی جائز ہے اس لیے مال لے لینا بطریقِ اولیٰ جائز و درست ہے۔



### اللہ کی راہ میں مورچہ بند ہونا

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے مورچہ بند ہونے کے اجر کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی راہ میں

مورچہ بندی کے اجر کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ مِمَّنْ صَامَ وَصَلَّى)) [الطبرانی]

”جو ایک رات مسلمانوں کی چوکیداری کرتے ہوئے مورچہ بند ہوا اُس کے لیے اتنا اجر ہے جتنا اُس آدمی کا جس نے پیچھے (گھر میں) رہ کر روزہ رکھا اور نماز پڑھی۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے اس مجاہد کا ثواب بیان فرمایا ہے جو اللہ کی راہ میں چوکیداری کرتے ہوئے ایک رات کے لیے مورچہ بندی کرتا ہے۔



### جہاد فی سبیل اللہ کا بہت زیادہ اجر

**سوال:** مجاہدین میں سے اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا کون ہے؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ مجاہدین میں سے اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا.....)) [احمد، الطبرانی]

”اُن میں سے سب سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرنے والا۔“

**فائدہ:**..... مجاہدین میں سے اجر کے لحاظ سے سب سے بڑے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ

کا ذکر بہت زیادہ کرتے ہیں۔ ان کی زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رہتی ہیں۔ جو لوگ قرآن کی تلاوت کثرت سے کرتے ہیں اور اپنی نیت اور عمل کو اللہ کے لیے خالص کر لیتے ہیں۔



## سب سے افضل عمل

**سوال:** لوگوں میں سے کون سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے پوچھا: لوگوں میں سے کون سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى))

”وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے۔“

اُس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شَعْبٍ مِّنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِّنْ

شَرِّهِ)) [البخاری، مسلم]

”پھر وہ مومن جو کسی گھائی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے

بچاتا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحبِ

فضیلت یا سب سے زیادہ کامل الایمان وہ مومن ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا اور خرچ کرتا ہے۔ اور وہ مومن بھی جو لوگوں سے دُور کسی الگ تھلگ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تاکہ لوگ اس کے شر اور اذیت سے امن میں رہیں۔



## جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کون سا عمل ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا:

یا رسول اللہ ﷺ! جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کون سا عمل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَسْتَطِيعُونَ )) ”تم اُس کی طاقت نہیں رکھ سکتے۔“

صحابہ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہی سوال دہرایا۔ ہر بار آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَسْتَطِيعُونَ )) ”تمہیں اُس کی استطاعت نہیں ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ )) [البخاری، مسلم]

”مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس آدمی کی ہے جو روزہ دار، رات کو قیام کرنے والا

اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والا ہے اور پھر وہ نماز اور روزہ کا عمل وقفہ

کیے بغیر مسلسل کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس لوٹ آئے۔“

فائدہ:..... نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر صرف یہ عمل

ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی مسلسل روزہ رکھے، لگاتار تہجد پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ کی آیات خشوع

و خضوع کے ساتھ تلاوت کرتا رہے اور ان عبادات سے ایک لمحہ کے لیے بھی فارغ نہ ہو یہاں

تک کہ مجاہد معرکہ کی سرزمین سے واپس آجائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول

اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا أَجِدُهُ )) ”میں کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

(( هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ ))

وَلَا تَفْتَرُوا تَصُومَ وَلَا تَفْطِرُوا

”کیا تم ایسا کرنے کی استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور قیام شروع کر دو اور بغیر وقفہ کے مسلسل قیام کرتے چلے جاؤ اور تم روزہ رکھو اور پھر لگاتار ناغہ کیے بغیر روزہ رکھتے چلے جاؤ؟“

اُس آدمی نے کہا: اتنی استطاعت کس میں ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی لگام کو چباتے ہوئے بڑے فخر اور ناز کے ساتھ چلتا ہے تو بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [البخاری، النسائی]

**فائدہ:**..... جہاد کا عمل سب اعمال سے اعلیٰ و برتر ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں (پہلے) جنگ لڑوں یا (پہلے) اسلام قبول کروں؟

**جواب:** حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا۔ اُس نے اسلحہ پہن رکھا تھا۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جنگ لڑوں یا اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَسْلِمْتَ ثُمَّ قَاتِلْ )) ”پہلے اسلام قبول کر پھر جنگ لڑ۔“

چنانچہ اُس آدمی نے اسلام قبول کر لیا پھر اُس نے جنگ کی اور شہید ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( عَمِلَ عَمَلًا قَلِيلًا وَأَجْرَ كَثِيرًا )) [البخاری واللفظ له ، مسلم]

”اس نے عمل بہت قلیل کیا، اجر بہت زیادہ پایا۔“

**فائدہ:**..... اُس آدمی نے پوچھا کہ پہلے قتال کروں یا اسلام قبول کروں تو نبی ﷺ نے اسے بتایا کہ سب سے پہلے شہادتین کا اقرار کرو پھر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو کر جہاد کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کافر و مشرک کا عمل قبول نہیں کرتا۔

جب وہ آدمی جہاد میں شہید ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو اسلام قبول کرنے کے بعد جہاد و قتال کے سوا کوئی عمل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر

اجر و ثواب کی موسلا دھار بارش کر دی ہے اور اُسے شاندار نعمتوں سے نواز دیا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ چلے حتیٰ کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔ مشرکین بھی آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّىٰ أَكُونَ أَنَا دُونَهُ ))

”تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف اس وقت تک پشت قدمی نہ کرے جب تک میں نہ کروں۔“

پھر مشرکین قریب آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (( قُومُوا إِلَىٰ جَنَّةِ عَرْضِهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ )) ”اس جنت کی طرف بڑھو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔“

عمیر بن حمامؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (( نَعَمْ )) ”ہاں۔“

عمیر نے کہا: بَخِ بَخِ۔ (کھنکارنے کی آواز جو عجیب خبر سن کر نکالی جاتی ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا يَحْمِلُكَ عَلَىٰ قَوْلِكَ بَخِ بَخِ ؟ ))

”اے عمیر! کس چیز نے تمہیں بَخِ بَخِ کر کے کھنکارنے پر ابھارا؟“

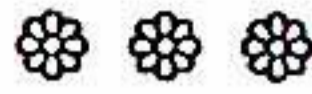
اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم! صرف اس امید نے شاید کہ میں اہل جنت سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا )) ”یقیناً تو اہل جنت میں سے ہے۔“

حضرت عمیرؓ نے اپنے تھیلے سے چند کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ پھر بولے: اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ تو بہت طویل زندگی ہے۔ چنانچہ انہوں نے تمام کھجوریں پھینک دیں اور کفار کے ساتھ جنگ شروع کر دی حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ [مسلم]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے جہاد کی فضیلت اور اس کا اجر و ثواب تاکیداً بیان فرمایا۔ یہ

اجر و ثواب کیسے حاصل نہ ہو جب کہ مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کے لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس بات کا حریص ہوتا ہے کہ جنت حاصل کر لے یا دین کی نصرت کرے۔ اور یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو بلند کرنا ہے۔



**سوال:** کون سا عمل افضل ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن حبشی خُشَعَمِی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے

سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ ))

”ایسا ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور

حج مبرور۔“

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: صدقہ کون سا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( جُهْدُ الْمُقِلِّ )) ”تنگدست آدمی کا بقدر کوشش کے صدقہ کرنا۔“

پھر کہا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے کہا:

(( مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ )) ”اللہ تعالیٰ کے محارم و مناہی کو چھوڑ دینا۔“

اس نے کہا: جہاد کون سا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ))

”اس آدمی کا جہاد افضل ہے جس نے مشرکین سے اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔“

پوچھا گیا: کون سا قتل سب سے زیادہ معزز و مشرف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَهْرِيْقَ دَمَهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ )) [ابوداؤد، النسائی]

”اُس آدمی کا قتل معزز ہے جس کا خون (اللہ کی راہ میں) بہا دیا گیا اور جس کا

گھوڑا بھی جنگ میں کام آ گیا ہو۔“

**فائدہ:** ..... رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں افضل اعمال کو بیان کیا ہے۔

اور وہ یہ ہیں؛

۱۔ ایمان جس کی بنیاد یقین پر ہو۔

- ۲- جہاد جس میں ملنے والے مال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔
- ۳- حج مبرور یعنی وہ حج جس کے تمام ارکان اچھے طریقے سے ادا کیے گئے ہوں۔
- ۴- وہ صدقہ جو تنگدستی کی حالت میں کیا جائے۔
- ۵- ہجرت یعنی اللہ تعالیٰ کے محارم و مناہی کو چھوڑ دیا جائے۔
- ۶- جہاد جو اپنی جان و مال سے کیا جائے۔
- ۷- شہادت ایسی کہ مجاہد خود بھی اور اس کا گھوڑا بھی میدان جنگ میں مارا جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کسی مقام پر کھڑا ہوتا ہوں اور اللہ کی خوشنودی چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میدان جنگ میں میرا مقام و مرتبہ نظر آجائے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کسی مقام پر کھڑا ہوتا ہوں اور اللہ کی خوشنودی چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میدان جنگ میں میرا مقام و مرتبہ نظر آجائے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝﴾ [الحاکم]

**فائدہ:**..... جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات چاہتا ہے اور اُس کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اعمال خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سرانجام دے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔



### شہادت کی ترغیب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میری خطائیں مٹادی جائیں گی؟

**جواب:** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اندر کھڑے ہوئے اور آپ نے ذکر کیا کہ اعمال میں زیادہ فضیلت جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ



کی ہے۔

ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میری خطائیں مٹا دی جائیں گی؟  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ ، اِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ  
غَيْرٌ مُّذْبِرٌ ))

”ہاں، اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاؤ اس حال میں کہ تم جنگ کی سختی کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے والے، ثواب کی نیت رکھنے والے، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے اور جہاد کے میدان سے پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنے والے ہوئے (تو تمہاری خطائیں مٹا دی جائیں گی)۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (( كَيْفَ قُلْتَ ؟ ))..... (ذرا دہراؤ کہ) تم نے کیا کہا؟  
اُس نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میری خطائیں مٹا دی جائیں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ ، اِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ  
غَيْرٌ مُّذْبِرٌ اِلَّا الدِّينَ ، فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ )) [مسلم]

”ہاں، اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاؤ اس حال میں کہ تم جنگ کی سختی کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے والے، ثواب کی نیت رکھنے والے، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے اور جہاد کے میدان سے پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنے والے ہوئے (تو تمہاری خطائیں مٹا دی جائیں گی) مگر قرض معاف نہیں ہوگا، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ابھی ابھی یہ بات بتائی ہے۔“

فائدہ:..... جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُس کی خاطر سختیاں برداشت کرتے ہوئے، اُسی سے ثواب کی طلب کرتے ہوئے، دشمن کی طرف آگے بڑھتے ہوئے نہ کہ پیٹھ پھیرتے ہوئے جہاد کرے اور اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے تو اُس کی تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی مگر قرض معاف نہیں ہوگا۔ اس کے گناہ دھو دیے جائیں گے، اس کا اعمال نامہ طاہر قرار دے

دیا جائے گا، اُس کی نیکیاں بڑھادی جائیں گی اور اس کے درجات بلند کر دیے جائیں گے۔



## افضل جہاد

**سوال:** اے اللہ کے رسول! کون سا جہاد سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَنْ يُعْقَرَ جَوَادُكَ وَيُهْرَاقَ دَمُكَ )) [ابن ماجہ ، ابن حبان]

”افضل جہاد یہ ہے کہ میدان جنگ میں تمہارے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور تمہارا خون بہا دیا جائے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ تاکید فرماتے ہیں کہ افضل جہاد کرنے والا مجاہد وہ ہے جس کا گھوڑا بھی میدان جنگ میں کام آگیا اور خود اُس کا خون بھی سر زمین معرکہ میں فی سبیل اللہ بہ گیا۔



## افضل الشہداء

**سوال:** کون سا شہید سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

**جواب:** حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا شہید سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِينَ اِنْ يُلْقُوا فِي الصَّفِّ لَا يَلْفِتُونَ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا  
أَوْ لَيْتِكَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْغُرْفِ الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ  
رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ))

[احمد، ابو یعلیٰ]

”وہ لوگ کہ اگر جنگ کی صف میں دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو منہ نہیں پھیرتے

حتیٰ کہ قتل ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے بالا خانوں میں ٹھہریں گے۔ ان کا رب انہیں دیکھ کر خوشی سے ہنستا ہے۔ اور جب تمہارا رب دنیا میں اپنے کسی بندے کو دیکھ کر خوشی سے ہنستے تو اُس پر کوئی حساب نہیں۔“

**فائدہ:**..... شہداء میں سے افضل شہید وہ ہے جو میدان جنگ کی صف میں بزدلی کے ساتھ نہ تو پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے اور نہ ہی پیٹھ پھیر کر میدان جنگ سے فرار اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی بندے کو دیکھ کر خوشی کے ساتھ ہنستا ہے اس کا اکرام کرتا ہے۔ اسے بہترین اجر و ثواب سے نوازتا ہے اور اُس پر اپنی نعمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔



### جہاد و شہداء کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وجہ ہے کہ قبروں میں مومن لوگ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں مگر شہید پر کوئی آزمائش نہیں ہوتی؟

**جواب:** حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے کہ قبروں میں مومن لوگ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں مگر شہید پر کوئی آزمائش نہیں ہوتی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَىٰ بِبَارِقَةِ السَّيْفِ عَلٰی رَأْسِهِ فِتْنَةً)) [النسائی]

’اُس کے سر پر تلواروں کی چمک ہی کافی آزمائش ہے۔‘

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں شہادت حاصل کرنے والے کے لیے اتنی آزمائش ہی کافی ہے کہ وہ جہاد کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ قتل ہونے سے مطلقاً نہیں ڈرتا، اپنے دفاع میں ثابت قدم رہتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اُسے ثابت قدم رکھا اور اُسے قبر کے فتنہ سے بچالیا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک کالا، بدبودار اور بد صورت آدمی ہوں اور

میرے پاس کوئی مال بھی نہیں۔ اگر میں ان کافروں سے جنگ کروں یہاں تک کہ میں قتل کر دیا جاؤں تو پھر میں کہاں ہوں گا؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کالا آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک کالا، بدبودار اور بدصورت آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مال بھی نہیں۔ اگر میں ان کافروں سے جنگ کروں یہاں تک کہ میں قتل کر دیا جاؤں تو پھر میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِي الْجَنَّةِ)) "تو جنت میں ہوگا۔"

پھر اُس آدمی نے جنگ میں حصہ لیا اور لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا:

((قَدْ بَيَّضَ اللَّهُ وَجْهَكَ وَطَيَّبَ رِيحَكَ وَأَكْثَرَ مَالَكَ))

"اللہ تعالیٰ نے تیرا چہرہ چمکا دیا، تیری بدبو کو خوشبو میں بدل دیا اور تجھے بے اندازہ مال دیدیا۔"

نبی علیہ السلام نے اسی آدمی کے متعلق یا کوئی اور تھا فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوفٍ تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جُبَّتِهِ)) [الحاکم]

"میں نے حوروں میں سے اُس کی بیوی کو دیکھا کہ وہ اس کے اُون کے جبہ میں گھسنے کے لیے اُسے کھینچ رہی ہے۔"

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے ایک مجاہد آدمی کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس کے کالے چہرے کو خوبصورت بنا کر چمکا دے، اس کی بدبو کو بہترین خوشبو میں بدل دے اور اس کی نیکیوں کو بڑھا دے اور جو اُس نے خرچ کیا ہے اسے بابرکت بنا دے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں کچھ بتائیں گے نہیں؟ وہ بدر کے دن قتل ہو گیا تھا۔ اگر تو وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہے تو پھر میں اُس پر دل کھول کر رولوں؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّ زُبَیْع بنت براء (یہ حارثہ بن سراقہ انصاری کی ماں ہیں) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، اور آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں کچھ بتائیں گے نہیں؟ وہ بدر میں قتل ہوا تھا۔ اگر تو وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو پھر میں اُس پر دل کھول کر رولوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى )) [البخاری]

”اے اُمّ حارثہ! جنت میں بے شمار جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا تو فردوسِ اعلیٰ کو پا گیا۔“

**فائدہ:**..... شہید کا مقام و منزل فردوسِ اعلیٰ ہے جو کہ جنت کا سب سے بلند درجہ ہے۔



### طعن اور طاعون

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس طعن کو ہم سمجھ چکے ہیں مگر طاعون کیا ہے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَفْنِي أُمَّتِي إِلَّا بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ ))

”میری امت فنا نہیں ہوگی مگر طعن اور طاعون کے ساتھ۔“

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس طعن کو تو ہم سمجھ گئے ہیں مگر طاعون کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ الْمُقِيمِ بِهَا كَالشَّهِيدِ وَالْفَارُّ مِنْهُ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ )) [احمد، ابو یعلیٰ، الطبرانی]

”یہ ایک گلٹی ہے جیسے اونٹ کی گلٹی ہوتی ہے۔ جو طاعون زدہ علاقے میں قیام

کرنے والا ہے وہ شہید کی طرح ہے۔ اور اس سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے

میدان جہاد سے فرار اختیار کرنے والا۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ طاعون زدہ کو اطمینان دلانا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ اُسے کثیر نعمتوں اور عظیم اجر کی بشارت دے رہے ہیں۔ اور وہ بازو علاقہ سے دوسرے محفوظ علاقہ کی طرف منتقل ہونے سے خبردار کر رہے ہیں تاکہ وہ با پھیل نہ جائے۔ آپ ﷺ صبر کی تلقین فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی رہنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابلے میں سرتابی کا رویہ اختیار نہ کرے اور نہ ایسی بات منہ سے نکالے جو رب عزوجل کو ناراض کر دے۔



جو مظلوم مانہ قتل ہو

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال لوٹنے کے لیے آجائے تو میں کیا کروں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال لوٹنے کے لیے آجائے تو میں کیا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ)) ”اُسے اپنا مال مت دو۔“  
اُس نے کہا: آپ کیا فرمائیں گے کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی کرتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((قَاتِلْهُ)) ”تم اُس سے لڑائی کرو۔“  
اُس نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَنْتَ شَهِيدٌ)) ”تو تم شہید ہو۔“  
اُس نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اُسے قتل کر دوں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((هُوَ فِي النَّارِ)) ”وہ دوزخ میں ہے۔“ [مسلم]  
نسائی کے الفاظ یہ ہیں:

ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرے مال پر کوئی زیادتی کی جائے تو میں کیا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَنْشِدْ بِاللَّهِ)) ”انہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو۔ (اللہ کی قسم دلا کر کہو کہ وہ چلے جائیں)“

اُس نے کہا: اگر وہ انکار کریں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَنْشِدْ بِاللَّهِ)) ”انہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو۔“

اُس نے عرض کیا: اگر وہ انکار کریں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَنْشِدْ بِاللَّهِ)) ”انہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دو۔“

اُس نے کہا: پھر بھی وہ مجھ پر انکار کریں تو میں کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَقَاتِلْ ، فَإِنْ قُتِلْتَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنْ قَتَلْتَ فِي النَّارِ))

”تو پھر اُن سے لڑائی کرو۔ اگر تم قتل ہو گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر تم نے قتل

کر دیا تو وہ دوزخ میں جائیں گے۔“

**فائدہ:**..... جب مسلمان پر کوئی شخص زیادتی کرے تو نبی اکرم ﷺ اس کی راہنمائی

فرماتے ہیں جس کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ جب کسی کو لڑائی کے لیے مجبور کر کے قتل کر دیا

جائے تو وہ شہید ہے۔ اگر وہ چور ڈاکو اللہ تعالیٰ کی قسم اور اس کے نام کا واسطہ قبول نہ کرے اور

پھر قتل ہو جائے تو جہنم میں دردناک عذاب پائے گا۔



مجاہد کا دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا کرنا

**سوال:** مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا أَجِدُهُ)) ”میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ .

وَلَا تَفْتَرُ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ)) [البخاری]

”کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل

ہو جاؤ اور قیام شروع کر دو اور مسلسل کیے چلے جاؤ اور روزہ رکھنا شروع کر دو تو

بلا ناغہ لگا تار رکھتے چلے جاؤ؟“

اُس آدمی نے کہا: کون ایسا کر سکتا ہے؟

**فائدہ:**..... ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسے عمل کے بارے میں پوچھا جسے کرنا اس کے لیے ممکن ہو اور وہ اجر و ثواب میں جہاد کے برابر و مماثل ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی عمل نہیں جو جہاد کی برابری کر سکے۔ البتہ اگر کوئی شخص جہاد کے برابر عمل کرنا چاہے تو ایسا کرے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو یہ آدمی اپنے مصلے پر کھڑا ہو جائے اور تمام رات قیام کرے اور اس میں کمزوری نہ دکھائے اور دن کو روزہ رکھے، ناغہ نہ کرے حتیٰ کہ مجاہد واپس لوٹ آئے۔

یہ حدیث شریف جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت بتاتی ہے اور بلاشبہ جہاد اسلام کے عظیم اور اعمال فاضلہ میں سے ہے۔



جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! قتال فی سبیل اللہ کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! قتال فی سبیل اللہ کیا ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی تو غضب کی حالت میں لڑتا ہے اور کوئی ایسا ہے جو حمیت و غیرت کی بنا پر لڑتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا (کیونکہ سائل کھڑا ہوا تھا) اور فرمایا:

(( مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ))

”جس نے جنگ اس لیے کی کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو تو اس کی جنگ قتال فی سبیل

اللہ ہے۔“

**فائدہ:**..... قتال فی سبیل اللہ وہ ہے جس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہو۔ اس کے علاوہ

جنگ خواہ غصے کی بنا پر یا حمیت کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے ہو، فی سبیل اللہ نہیں ہے۔





## نکاح، طلاق اور عدت کا بیان

بہت محبت کرنے والی، زیادہ جننے والی عورت سے نکاح

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایک خاتون کا رشتہ ملتا ہے جو حسب و نسب والی اور صاحب منصب و ثروت ہے مگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ تو کیا میں اُس سے شادی کر لوں؟

**جواب:** حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک خاتون کا رشتہ ملتا ہے جو حسب و نسب والی اور صاحب منصب و ثروت ہے مگر اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ تو کیا میں اُس سے شادی کر لوں؟

نبی اکرم ﷺ نے اُسے منع کر دیا۔ دوبارہ پھر وہی شخص آیا تو نبی ﷺ نے اُسے پہلے جیسا ہی جواب دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ))

[ابوداؤد، النسائی، الحاکم]

”بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ جننے والی عورت سے شادی

کرو۔ یقیناً میں تمہاری وجہ سے ہی تمام اُمتوں پر فخر کروں گا۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے ایسی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے جو بہت زیادہ چاہنے والی، مخلص اور کثیرالولادت ہوتا کہ بیٹے بیٹیوں کی بدولت آدمی کا تذکرہ زندہ رہے اور اس کا نام و نشان دنیا میں باقی رہے۔ اور یہ بات اس عورت کی ماں اور اس کے اقارب کی عاداتِ طبعی سے معلوم کی جاسکتی ہے۔



## عورتوں کے ساتھ بھلائی کی تاکید

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی آدمی کی بیوی کا اُس پر کیا حق ہے؟

**جواب:** حضرت معاویہ بن حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی آدمی کی بیوی کا اُس پر کیا حق ہے؟  
آپ ﷺ نے کہا:

((أَنْ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبَ  
الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحَ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ))

”یہ کہ جب تم کھاؤ اُسے بھی کھاؤ، جب تم پہنناؤ، اور (غصے کی حالت میں) چہرے پر مت مارو، اسے گالی گلوچ نہ کرو اور نہ یہ کہو کہ اللہ تمہیں قبیح و بد شکل بنادے اور اگر اس کے ساتھ ترکِ تعلق کی نوبت آجائے تو (بطورِ سزا) صرف گھر میں ترکِ تعلق کرو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے مرد پر عورت کے حقوق بیان فرمائے ہیں:

جیسا خود کھائے بیوی کو کھلائے۔

جیسا خود پہنے اُسے بھی پہنائے۔

اگر کبھی بطور سزائش مارنے کی نوبت آجائے تو چہرے پر نہ مارے۔

اس کے ساتھ ناپسندیدہ گفتگو اختیار نہ کرے اور نہ اُسے سب و شتم کرے۔

اور اگر کبھی ناراضگی کی وجہ سے ترکِ تعلق کرنا پڑے تو یہ سزا صرف گھر تک محدود رکھے۔



## بیوی پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے

**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق

ہے؟

**جواب:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

لوگوں میں سے عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((زَوْجَهَا)) ”اُس کے خاوند کا سب سے زیادہ حق ہے۔“

میں نے عرض کیا: لوگوں میں سے آدمی پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟

ارشاد فرمایا: (( اُمُّهُ )) ”اُس کی ماں کا سب سے زیادہ حق ہے۔“ [البزار، الحاکم]

**فائدہ:**..... عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے خاوند کا ہے اور مرد پر سب سے زیادہ

حق اُس کی ماں کا ہے۔ بیوی پر خاوند کا حق ادا کرنا واجب ہے اور اسی طرح بیٹے پر ماں کا حق ادا کرنا فرض ہے۔



### خاوند کا بیوی پر حق

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ کیونکہ

میں ایک غیر شادی شدہ عورت ہوں اگر یہ حق ادا کر سکوں تو شادی کر لوں ورنہ بغیر شادی کیے ہی بیٹھی رہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نضیم قبیلہ کی ایک خاتون

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ کیونکہ میں ایک غیر شادی شدہ عورت ہوں اگر میں یہ حق ادا کر سکوں تو شادی کر لوں ورنہ بغیر شادی کیے ہی بیٹھی رہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ

قَتَبٍ أَنْ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا ، وَمِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا

تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا

يُقْبَلُ مِنْهَا ، وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا

مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ حَتَّى

تَرْجِعَ)) [الطبرانی]

”بلاشبہ خاوند کا حق اپنی بیوی پر یہ ہے کہ اگر وہ اُسے اپنے آپ کو اُس کے حوالے

کر دینے کا کہے تو وہ انکار نہ کرے اگرچہ وہ کسی سواری کی پیٹھ پر کہیں جانے کے

لیے تیار بیٹھی ہو۔ خاوند کا حق بیوی پر یہ ہے کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے، اگر وہ رکھے گی تو صرف بھوکی پیاسی رہے گی اور اُس کا روزہ قبول نہ ہوگا۔ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر نکلے گی تو واپس لوٹ آنے تک آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہیں گے۔“

**فائدہ:**..... خاوند کے بیوی پر اہم حقوق یہ ہیں: کہ وہ اُسے اپنے آپ سے مت روکے۔ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ بیوی کسی بہت ضروری کام میں مصروف ہو مگر اس کا شوہر مقاربت کی خواہش کرے، تو شوہر کی خواہش پر انکار نہ کرے۔ نفلی روزہ خاوند کی اجازت سے رکھے اگر ایسا نہ کرے گی تو ثواب سے محروم رہے گی۔ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر نکلے گی تو ملائکہ کی لعنت کی زد میں رہے گی۔



بیوی بچوں اور اہل خانہ پر خرچ کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ”تَصَدَّقُوا“۔ صدقہ و خیرات کرو۔

تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَنْفَقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ )) ”اِسے اپنی ذات پر خرچ کرو۔“

اُس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَنْفَقْهُ عَلٰى زَوْجَتِكَ )) ”اُسے اپنی بیوی پر خرچ کرو۔“

اُس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَنْفَقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ )) ”اُسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔“

اُس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینا رہی ہے؟

آپ ﷺ نے کہا:

(( أَنْتَ أَبْصَرُ بِهِ )) ”تم ہی بہتر جان سکتے ہو کہ کہاں خرچ کرنا ہے۔“

**فائدہ:**..... حدیث مبارکہ صدقہ یا خرچ کرتے ہوئے اولین درجات بیان کرتی ہے۔

یعنی پہلے اپنی ذات پر پھر بیوی پر پھر اولاد پر پھر خادم پر اور پھر نیک بندگانِ خدا میں سے محتاج و ضرورت مند لوگوں پر۔



جس کے تین بچے فوت ہو جائیں

**سوال:** کیا جس کے دو بچے بھی فوت ہو جائیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی

عورتوں سے فرمایا:

(( لَا يَمُوتُ لِأَحَدِكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ

الْجَنَّةَ )) [مسلم]

”تم میں سے جس خاتون کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی نیت کرے تو ضرور جنت میں داخل ہوگی۔“

تو ایک عورت نے کہا: کیا اگر دو بچے فوت ہو جائیں تو بھی؟ یا رسول اللہ ﷺ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ”أَوْ اِثْنَانِ“..... یا دو بچے (فوت ہو جائیں) تو بھی؟

**توضیح:**..... یہ سوال کرنے والی خاتون حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اُمّ

سَلِيمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تھیں۔

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ بشارت دے رہے ہیں کہ دو مسلمان خاوند بیوی کے تین

نابالغ بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت کریں تو ضرور

جنت میں داخل ہوں گے۔ جب حضرت اُمّ سلیمؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ: یا رسول

اللہ ﷺ! اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں تو اس کا کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے

فرمایا کہ اس کا اجر بھی جنت ہے۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مردوں نے تو آپ کی حدیث کا علم حاصل کر لیا، ہمارے لیے بھی اپنا ایک دن مخصوص فرمائیں جس میں آپ اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علم میں سے کچھ ہمیں بھی سکھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَمَعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا))

”تم لوگ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ پر اکٹھی ہو جاؤ۔“

چنانچہ عورتیں مطلوبہ جگہ پر اکٹھی ہوئیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے علم میں سے کچھ انہیں سکھایا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقَدَّمُ ثَلَاثَةَ مِّنَ الْوَالِدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ))

”تم میں سے جس عورت نے بھی اپنے تین بچے آگے بھیج دیے تو وہ اُس کے لیے جہنم کی آگ کے سامنے پردہ بن کر حائل ہو جائیں گے۔“

تو ایک خاتون نے عرض کیا: اور دو بچے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وَائْتِنِينَ“۔ اور دو بچے بھی۔ [البخاری، مسلم]



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک جوان آدمی ہوں۔ مجھے اپنے متعلق گناہ میں ملوث ہو جانے کا اندیشہ ہے اور میرے پاس اتنا پیسہ بھی نہیں کہ کسی عورت سے شادی کر لوں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک جوان آدمی ہوں۔ مجھے اپنے متعلق گناہ میں ملوث ہو جانے کا اندیشہ ہے اور میرے پاس اتنا پیسہ بھی نہیں کہ کسی عورت سے شادی کر لوں؟

آپ ﷺ خاموش رہے اور میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر وہی سوال دہرایا۔ آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر وہی سوال دہرایا مگر آپ ﷺ خاموش ہے۔ میں نے پھر وہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَا أَبَاهُ رِيرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِرِ عَلَيَّ ذَالِكَ أَوْ

ذَرِّ)) [البخارى، النسائي]

”اے ابو ہریرہ! جو چیز بھی تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے (تقدیر کا) قلم اُس کا فیصلہ کر کے خشک ہو چکا ہے۔ اب اس کے باوجود بھی تم خصی ہو یا نہ ہو۔“

**فائدہ:**..... جب حضرت ابو ہریرہؓ نے جوان ہونے کے ناطے شادی کی استطاعت نہ ہونے پر بُرائی میں ملوث ہو جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا کہ دنیا و آخرت میں تمہارے لیے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا تم جو چاہو کر لو۔ دراصل آپ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کو کوئی اختیار نہیں دیا کہ جو تمہارا دل چاہے کر لو بلکہ یہ تہدید و سرزنش ہے کہ تم جلد بازی کر رہے ہو اور آسانی و سہولت کا انتظار نہیں کیا۔



### بہترین بیوی کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کسی وادی میں اتریں۔ اُس میں ایک ایسا درخت ہے جس میں سے جانور کو کھلایا گیا ہے اور ایک ایسا درخت ہے جس میں سے نہیں کھلایا گیا، تو آپ اپنے اونٹ کو کس میں سے چرائیں گے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کسی وادی میں اتریں، اُس میں ایک ایسا درخت ہے جس میں سے جانور کو کھلایا گیا ہے اور ایک ایسا درخت ہے جس میں سے نہیں کھلایا گیا، تو آپ اپنے اونٹ کو کس میں سے چرائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا)) [البخارى]

”اُس درخت میں سے جس سے ابھی نہیں چرایا گیا۔“

**توضیح:**..... عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ میرے سوا آپ کی کوئی بیوی کنواری نہیں ہے۔

**فائدہ:**..... کنواری لڑکی سے شادی میں زیادہ رغبت پائی جاتی ہے کیونکہ خاوند اس سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے علاوہ کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ عام طور پر کنواری لڑکی سے شادی کو ہی پسند کیا جاتا ہے ورنہ کئی وجوہ کی بنا پر خاوند دیدہ عورت بہترین بیوی ثابت ہوتی ہے۔



### بہترین بیوی کون؟

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی بیوی بہترین ہے؟

**جواب:** حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا:

یا رسول اللہ ﷺ! کون سی بیوی بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا

مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”وہ بیوی بہترین ہے کہ جب اُس کا شوہر اُسے دیکھے تو اُسے خوش کر دے، جب اُسے حکم دے تو اُس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال کے معاملہ میں ایسا رویہ جو شوہر کو ناپسند ہے، اختیار کر کے اس کی مخالفت نہ کرے۔“

**فائدہ:**..... بلاشک و شبہ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنی جان و مال کے معاملہ میں شوہر

کی اطاعت کرتی ہے اور جب شوہر اُس کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی صفائی و ستھرائی، چہرے پہ رونق و تبسم کی بدولت اُسے خوش کر دیتی ہے۔ البتہ اگر وہ اس سے کسی ناجائز کام کا مطالبہ کرے تو وہ انکار کر دیتی ہے کیونکہ معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے۔



### بہترین خاوند

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اگرچہ اُس میں فقر و فاقہ ہو اور چھوٹی حیثیت کا ہو؟

**جواب:** حضرت ابو حاتم مُزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:



((اِذَا جَاءَ كُمْ مَن تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ  
تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادًا))

”جب تمہارے پاس ایسا آدمی آجائے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو  
اُسے نکاح دے دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد پیدا ہو جائے گا۔“  
لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگرچہ اُس میں فقر و فاقہ ہو اور چھوٹی حیثیت کا  
ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا جَاءَ كُمْ مَن تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ)) [الترمذی]

”جب تمہارے پاس رشتہ لینے کے لیے ایسا آدمی آجائے جس کا دین اور اخلاق  
تمہیں پسند ہو تو اُسے نکاح دے دو۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ دُہرائی۔“  
توضیح:..... ابو حاتم مَزْنِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صحابی رسول ہیں اور اُن سے صرف یہی حدیث  
مروی ہے۔

**فائدہ:**..... جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جو آدمی رشتہ مانگتا ہے اگرچہ وہ  
مالی لحاظ سے بہت کمزور اور خاندانی لحاظ سے بھی کسی نچلے خاندان کا ہو تو پھر بھی اُسے رشتہ دے  
دیا جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دُہرائی کہ ہاں اگر ایسا آدمی جس کی دینی  
اور اخلاقی حالت تمہیں پسند ہے تو اُسے ضرور نکاح دے دو کیونکہ انسان کی فضیلت مال و دولت  
کی بنیاد پر نہیں بلکہ عملِ صالح کی وجہ سے ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ  
أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَىٰ﴾ [الحجرات: ۱۳] یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے سب  
سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ واللہ اعلم۔



## رضاعت کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ میرا دودھ شریک بھائی ہے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر  
تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات آپ کو سخت ناگوار گزری۔ میں  
نے آپ کا چہرہ غضبناک دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا دودھ شریک بھائی

ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْظُرَنَّ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ  
الْمَجَاعَةِ)) [البخاری ، مسلم ، ابوداؤد]

”اپنے دودھ شریک بھائیوں کے معاملہ میں خوب غور و فکر کر لیا کرو ، کیونکہ  
رضاعت مدت رضاعت ہی میں ثابت ہوتی ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق شرعی رضاعت والے رشتہ  
داروں کے متعلق خوب غور و فکر کرنا چاہیے ، کیا واقعی ان کی رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔  
شرعی رضاعت صرف مدت رضاعت میں ہی ثابت ہوتی ہے۔ جس رضاعت سے حرمت  
ثابت ہوتی ہے وہ دو سال کی عمر تک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ  
أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط ﴾ [البقرة: ۲۳۳] مائیں اپنے  
بچوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں اُس کے لیے جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہے۔ جمہور  
علماء کا یہی مسلک ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جو رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے وہ صرف مدت  
رضاعت میں ہی ہے خواہ یہ مدت کم ہو یا زیادہ۔



### محرمات کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول

اللہ ﷺ! میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((وَتُحِبِّينَ؟)) ”کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟“

میں نے عرض کیا: جی ہاں ، میں تنہا ہی آپ سے فیضیاب نہیں ہونا چاہتی۔ مجھے اپنے

ساتھ خیر و بھلائی میں شریک ہونے والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب میری اپنی بہن ہے۔

تو نبی ﷺ نے کہا:

((إِنَّ ذَٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي)) ”بلاشبہ یہ رشتہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بخدا! ہمارے ہاں یہ باتیں ہوئی ہیں کہ آپ دُڑہ

بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) ”اُم سلمہ کی بیٹی دُرّہ سے؟“  
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي - إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ  
الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَ عَلَيَّ بِنَاتِكُنَّ  
وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.....)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”واللہ! اگر وہ میری گود میں نہ بھی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ  
میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ اپنی  
بیٹیوں اور بہنوں کی مجھے (نکاح کیلئے) پیشکش نہ کیا کرو.....“

توضیح:..... دُرّہ بنت ام سلمہ کی نبی ﷺ کے ساتھ نکاح کی حرمت دو وجہ سے تھی۔  
ایک یہ کہ وہ آپ کی ربیبہ تھی یعنی ام المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ کی پہلے خاوند ابوسلمہ کی بیٹی تھی  
یوں وہ آپ کی پچھلگ ہے۔ دوسرے اس وجہ سے بھی حرام ہے کہ وہ آپ کے دودھ شریک  
بھائی کی بیٹی ہے اس طرح وہ آپ کی بھتیجی ہوئی۔

فائدہ:..... بیوی کی بہن کے ساتھ نکاح حرام ہے کیونکہ اس طرح ”جمع بین  
الاختین“ ہو جائے گا اور وہ حرام ہے۔ اسی طرح بیویوں کی بیٹیاں اور بہنیں بھی حرام ہیں۔



## نکاح کے لیے اذن طلب کرنا

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا اذن کیسے ہوگا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
((لَا تُنْكَحِ الْإِيْمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحِ الْبِكْرُ حَتَّى  
تُسْتَأْذَنَ))

”خاوند دیدہ (مطلقہ، بیوہ) عورت کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک  
اس سے اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ  
اس سے اذن نہ لے لیا جائے۔“

حاضرین نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کنواری کا اذن کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (( اَنْ تَسْكُتَ )) ”اس کا اذن یہ ہے کہ وہ خاموش رہے۔“

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... اِیْم اور ثِیْب دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ یعنی خاوند دیدہ عورت خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ۔

استثمار اور استیذان کا معنی اجازت طلب کرنا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کنواری لڑکی کی اجازت کے معاملہ میں شدت حیا کی بنا پر صرف سکوت کافی ہے جبکہ ثیب سے اجازت صاف الفاظ کے ساتھ مطلوب ہے۔



### ہمبستری کے آداب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کوئی آدمی بیابان صحرا میں ہو، اس کی معمولی سی ہوا خارج ہو جائے اور پانی کی بھی قلت ہو (تو ایسے میں وہ کیا کرے)؟

**جواب:** حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی آدمی بیابان صحرا میں ہو، اس کی معمولی سی ہوا خارج ہو جائے اور پانی کی بھی قلت ہو (تو ایسے میں وہ کیا کرے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ )) [الترمذی، احمد]

”جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کر لے۔ بیویوں کے ساتھ غیر فطری فعل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔“

**فائدہ:**..... دیہاتی آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر پانی کی شدید قلت ہو اور آدمی کی معمولی سی ریح خارج ہو جائے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ریح کا نکل جانا خواہ معمولی سی ہو، ناقض وضو ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر فطری فعل سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ [الترمذی، احمد]

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک لونڈی ہے۔ میں اُس سے عزل اس لیے کرتا ہوں کہ مجھے اُس کا حاملہ ہونا پسند نہیں۔ مردوں کی طرح میں بھی اُس سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔ یہودی لوگ بیان کرتے ہیں کہ عزل کرنا ”زندہ درگور کرنا“ سے کچھ ہی کم ہے؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری ایک لونڈی ہے۔ میں اُس سے عزل اس لیے کرتا ہوں کہ مجھے اُس کا حاملہ ہونا پسند نہیں۔ مردوں کی طرح میں بھی اُس سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔ یہودی لوگ بیان کرتے ہیں کہ عزل کرنا ”زندہ درگور کرنا“ سے کچھ ہی کم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَبَتْ يَهُودُ، لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ مَا اسْتَطَعَتْ أَنْ تُصْرِفَهُ))

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”یہود نے جھوٹ کہا۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تم اُسے پیدا ہونے سے روک نہیں سکتے۔“

**فائدہ:**..... یہودیوں کا گمان تھا کہ عزل کرنا ”زندہ دفن کرنا“ سے کچھ ہی چھوٹا گناہ ہے اور یہ ایک مانع حمل طریقہ ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں کا یہ گمان غلط ہے کہ عزل کرنے سے حمل نہیں ٹھہر سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ یہودیوں کو اس لیے جھوٹا نہیں کہا کہ وہ عزل کو ”وَاد“ کہتے ہیں، کیونکہ مسلم اور احمد کی روایت کے مطابق نبی ﷺ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((ذَلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ)) ”یہ وادِ خفی ہے۔“



**سوال:** میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس کے ساتھ عزل کرتا ہوں؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے

سوال کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اُس کے ساتھ عزل کرتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ ذَالِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا اَرَادَ اللّٰهُ ))

”یقیناً تمہارا یہ اقدام اللہ تعالیٰ کو اپنا ارادہ پورا کرنے سے روک نہیں سکتا۔“

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ آدمی کچھ عرصہ کے بعد آیا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ

لوٹدی حاملہ ہو چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ )) [مسلم، ابوداؤد]

”میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔“

**فائدہ:**..... جب نبی اکرم ﷺ نے اُس آدمی سے سنا کہ لوٹدی تو حاملہ ہو چکی ہے تو

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں یعنی جو بات میں نے کہی تھی وہ سچ ثابت ہوئی۔ حقیقت یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو ہر قسم کی مخالفانہ تدبیر کے باوجود وہ معرض وجود میں آکر رہے گا۔



حاملہ یا دودھ پلانے والی بیوی سے مباشرت کرنا جائز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی بیوی سے الگ رہتا ہوں؟ یعنی مباشرت

نہیں کرتا۔

**جواب:** حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی

نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی بیوی سے الگ رہتا ہوں۔

تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”لم؟“..... کیوں الگ رہتے ہو؟

اُس نے جواب دیا: مجھے اُس کے (شیر خوار) بچے کے متعلق اندیشہ ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَوْ كَانَ ذَالِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ )) [مسلم]

”اگر یہ چیز نقصان دہ ہوتی تو ایران و روم والوں کو ضرور نقصان پہنچاتی۔“

**فائدہ:**..... عربوں کے ہاں یہ مشہور تھا کہ حاملہ یا مرضعہ عورت سے مباشرت نہ کی

جائے، کیونکہ دونوں صورتوں میں بچے کو نقصان پہنچتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایرانی اور

رومی ایسا کرتے ہیں تو انہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس لیے یہ بات درست نہیں ہے۔ یعنی شرعاً حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے خاوند مباشرت کر سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تجربہ پر اعتماد کرتے ہوئے اجتہاد کرنا جائز ہے۔ ویسے دودھ پلانے کی حالت میں بیوی اور بچے کے ساتھ مہربانی کا تقاضا یہ ہے کہ مباشرت کم سے کم کی جائے، کیونکہ مباشرت اور دودھ پلانا دونوں کام ہی کمزوری و نقاہت کا سبب ہیں۔ جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح حمل کی صورت میں بھی مباشرت کمزوری پیدا کرتی ہے۔



### بیویوں کے درمیان تقسیم

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک سوکن ہے۔ میرا خاوند مجھے جو کچھ دیتا ہے میں (اپنی سوکن کو جلانے کیلئے) اس سے زیادہ ظاہر کروں تو کیا مجھے کوئی گناہ ہے؟

**جواب:** حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری ایک سوکن ہے۔ میرا خاوند مجھے جو کچھ دیتا ہے میں (اپنی سوکن کو جلانے کے لیے) اس سے زیادہ ظاہر کروں تو کیا مجھے کوئی گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُشْبِعُ بِمَالِهِمْ يُعْطَى كَلَابِسٍ ثَوْبِي زُورٍ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”نہ ملنے والی چیز کے متعلق سیرابی ظاہر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔“

**فائدہ:**..... نہ ملنے والی چیز کے متعلق یہ ظاہر کرنا کہ یہ مجھے بہت زیادہ ملی ہوئی ہے، اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی کسی کے دو کپڑے پہن لے اور ظاہر کرے کہ یہ میرے اپنے ہیں۔ پھر کسی موقع پر یہ بھانڈا پھوٹ جائے کہ یہ اس کے نہیں بلکہ کسی اور کے ہیں اور اس طرح وہ لوگوں میں رُسا ہو جائے۔ تو ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور ایسا کرنے سے اس کے خاوند کو بھی اذیت ہے اور اس کی سوکن کو بھی۔



## بیوی کو نصیحت اور ترک تعلق کے بعد مارنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول! عورتیں اپنے خاوندوں پر سینہ زور ہوگئی ہیں؟

**جواب:** حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ ))

”اللہ کی بندویوں کو مارا پیٹنا نہ کرو۔“

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! عورتیں اپنے شوہروں پر سینہ زور ہوگئی ہیں۔ اس لیے انہیں مارنے کی اجازت دے دیجیے۔

پھر ایسا ہوا کہ بہت سی عورتوں نے آل محمد کے (گھروں کے) چکر لگائے، وہ اپنے شوہروں کی شکایات کر رہی تھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(( لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ أَزْوَاجَهُنَّ ))

وَلَا تَجِدُونَ أَوْلِيَّكَ خِيَارَكُمْ)) [ابوداؤد، النسائی، الحاکم]

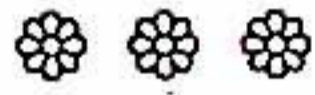
”آل محمد کے گھروں کا ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے۔ اور سب کی سب اپنے شوہروں کی شکایت کر رہی تھیں۔ تم ایسے لوگوں کو اپنے بہترین لوگ نہیں پاؤ گے۔“

**فائدہ:** ..... عرب معاشرے میں عام طور پر عورت کا اتنا خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ اسی خرابی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مار پیٹ سے منع فرمایا۔ اس کا عورتوں پر عجیب رد عمل ہوا کہ ان میں کچھ تمر دوسرکشی کا رُحمان پیدا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ عورتیں تو اپنے شوہروں کے مقابلے میں منہ زور ہو چلی ہیں، اس کا تدارک فرمائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے بیوی کو بطور سرزنش مارنے کی اجازت دے دی۔

اب بے شمار عورتیں روتی ہوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایات لے کر آنے لگیں تو نبی رحمت ﷺ کو یہ صورتحال سخت ناگوار گزری اور آپ ﷺ نے اس بات کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کہ شوہروں کی مار پیٹ کی شکایات بہت زیادہ آرہی ہیں، جو لوگ اپنی



بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں وہ کوئی اچھے لوگ نہیں ہیں بلکہ بہترین لوگ وہی ہیں جو بلا وجہ مار پیٹ سے گریز کریں، بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھی معاشرت اپنائیں۔  
 ایک حدیث مبارک میں ہے: ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَضْرِبْ امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا قَطُّ))..... یقیناً نبی ﷺ نے کسی بیوی کو یا کسی خادم کو کبھی نہیں مارا۔



### اجنبی عورت کے ساتھ تخلیہ اور اُسے تکنے کی حرمت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! دیور کے معاملہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟  
**جواب:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) [البخاری، مسلم، الترمذی]

”عورتوں کے پاس آنے جانے سے پرہیز کرو۔“

تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا دیور کے متعلق کیا خیال ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الْحَمُّ الْمَوْتُ“..... دیور تو موت ہے۔

**فائدہ:**..... جب نبی اکرم ﷺ نے اجنبی غیر محرم عورتوں کے پاس آنے جانے سے خبردار کیا تو آپ سے دیور کے متعلق -- جو خاوند کا نہایت قریبی رشتہ دار ہے -- پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اُسے موت قرار دیا یعنی خاوند کے قریبی رشتہ دار جیسے اُس کا بھائی، چچا زاد بھائی، اسی طرح بیوی کے قریبی رشتہ دار جو محرم نہیں جیسے چچا زاد بھائی، یہ تمام کے تمام رشتہ دار قرابت داری کے پردہ میں ضرر کے لحاظ سے موت کی طرح خطرناک ہیں۔ ان کے ساتھ تخلیہ کسی طور بھی جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ آئیں تو خاوند یا کسی محرم کا موجود ہونا ضروری ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی حج کے لیے چلی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 ((لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ))

”کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ قطعاً تخلیہ نہ کرے۔“

تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”واپس جاؤ، اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے سائل کو جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے کا حکم دیا۔ دونوں چیزیں فرض ہیں؛ جہاد فی سبیل اللہ بھی اور حج بھی۔ مگر نبی اکرم ﷺ نے اہمیت کے اعتبار سے بیوی کے ساتھ محرم کی حیثیت سے سفر کرنے کو ترجیح دے کر مقدم فرما دیا۔



تین طلاق یافتہ عورت جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے پہلے  
خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اُسے قطعی کر دیا ہے کہ رجوع نہ ہو سکے۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا مگر وہ تو زوجیت کے قابل ہی نہیں ہے؟

**جواب:** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی، اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اُسے قطعی کر دیا ہے کہ رجوع نہ ہو سکے۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا مگر وہ تو زوجیت کے قابل ہی نہیں ہے؟  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رَفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ

عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ نہیں، اب تم نہیں جا سکتیں جب

تک کہ عبدالرحمن تم سے صحیح مباشرت نہ کر لے اور تم اس کی لذتِ جماع سے لطف  
اندوز نہ ہو لو۔“

**فائدہ:**..... رفاعہ کی بیوی کا نام تمیمہ بنت وہب تھا۔ رفاعہ نے اُسے طلاقِ بنتہ  
مغلظہ دے دی۔ تمیمہ کا نکاح عبدالرحمن سے ہو گیا لیکن وہ عورت کے قابل ہی نہ تھا۔ اب  
تمیمہ نے اس سے طلاق لے کر پہلے خاوند کی زوجیت میں جانا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے  
قرآنی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک عبدالرحمن تم سے صحیح جماع نہ  
کر لے یعنی تم دونوں ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو تم پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں  
ہو سکتیں۔



### خلع

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس پر اخلاقی اور دینی لحاظ سے اظہارِ خفگی نہیں  
کر رہی لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی  
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے خاوند ثابتؓ  
پر اخلاقی اور دینی لحاظ سے اظہارِ خفگی نہیں کر رہی لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں؟ تو  
رسول اللہ ﷺ نے کہا:

(( اَتُرَدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟ )) ”کیا تم اس کا باغ واپس دیتی ہو؟“

تو ثابتؓ کی بیوی نے کہا: جی ہاں، میں وہ باغ واپس کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اُسکے  
شوہر سے کہا:

(( اِقْبِلِ الْحَدِيثَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً )) [البخاری، النسائی]

”تم باغ قبول کر لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔“

**فائدہ:**..... ثابت بن قیسؓ کی بیوی جمیلہ بنت ابوسلول نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی  
اور کہا کہ میں اپنے خاوند سے علیحدگی چاہتی ہوں اور میں اُسے دین و اخلاق میں بُرا نہیں کہتی مگر  
میں مسلمان ہوتے ہوئے کفر و ناشکری کی بات پسند نہیں کرتی یا یوں سمجھیں کہ میں اسلام قبول

کرنے کے بعد کفر کے طور طریقے پسند نہیں کرتی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا جو باغ اُس نے حق مہر میں تمہیں دیا ہے وہ واپس کرتی ہو؟ اس نے کہا، ہاں میں وہ واپس کرنے کو تیار ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے کہا کہ یہ باغ واپس قبول کر لو اور ناچاقی ختم کرنے کے لیے اسے ایک طلاق دے دو۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات قبول کر لی۔



### لِئَعَانِ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو ملوث پائے، اب اگر وہ بات کرتا ہے تو آپ اُسے (حدِ قذف کے) کوڑے لگائیں گے یا وہ قتل کرتا ہے تو آپ لوگ اُسے (قصاص میں) قتل کر ڈالیں گے یا پھر وہ خاموش رہے تو وہ غیظ و غضب کی حالت میں خاموشی اختیار کرے گا (اور دل میں کڑھتا رہے گا)؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو ملوث پائے، اب اگر وہ بات کرتا ہے تو آپ اُسے (حدِ قذف کے) کوڑے لگائیں گے یا وہ قتل کرتا ہے تو آپ لوگ اُسے (قصاص میں) قتل کر ڈالیں گے یا پھر وہ خاموش رہے تو وہ غیظ و غضب کی حالت میں خاموشی اختیار کرے گا (اور دل میں کڑھتا رہے گا)؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلْ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ  
وَوَعظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ  
الْآخِرَةِ))

”اے اللہ! تو اس بات کا فیصلہ فرما دے۔ آپ ﷺ دعا کرنے لگے۔ چنانچہ لعان کی آیت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے وہ آیت اُسے پڑھ کر سنائی۔ اُسے وعظ و تذکیر فرمائی اور اُسے بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے عذاب سے کہیں ہلکی اور آسان ہے۔“

اُس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اُس پر

جھوٹ نہیں بول رہا۔

پھر آپ ﷺ نے اُس کی بیوی کو بلایا۔ اُسے وعظ و تذکیر فرمائی اور اُسے بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکی اور آسان ہے۔

اُس نے جواب دیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! یہ بالکل جھوٹا ہے۔

تو آپ ﷺ نے مرد سے (حلف کی) ابتدا کی: اُس نے اللہ کی قسم اٹھا کر چار مرتبہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر دوسرے نمبر پر عورت سے حلف لیا۔ اس نے چار مرتبہ گواہی دی۔ ہر بار اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ [مسلم، الترمذی]

**فائدہ:** ..... آدمی کی گواہی کے الفاظ یوں ہوں گے: ”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی فلاں بیوی پر جو زنا کا الزام لگایا ہے، اُس میں میں بالکل سچا ہوں“ یہ الفاظ چار مرتبہ کہے اور پھر پانچویں مرتبہ یوں کہے: ”اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو“۔ پھر بیوی یوں گواہی دے گی: ”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میرا خاوند فلاں مجھ پر الزام لگانے میں جھوٹے لوگوں میں سے ہے“ یہ الفاظ چار مرتبہ کہے اور پھر پانچویں بار یوں کہے: ”اگر وہ سچوں میں سے ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو“۔

شہادت یا گواہی کا لفظ چار مرتبہ اس لیے دہرایا جائے گا تاکہ وہ زنا پر چار شہادتوں کے قائم مقام ہو جائے۔ عورت کو غضب کے ساتھ اس لیے مخصوص کیا گیا ہے کیونکہ اُس کا جرم بہت بڑا ہے۔

جو آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو زنا کرتے ہوئے پائے، اُس کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ وہ اُسے قتل نہیں کر سکتا، اگر وہ قتل کرے گا تو اس سے قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ وہ دلیل پیش کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ اُسے قتل کر دے تو اس کی سچائی کی علامت ظاہر ہونے پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ معذور تھا۔



## بچہ بستر کا ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابووقاص کا بیٹا ہے۔ اُس نے خود مجھے بتایا ہے کہ یہ اُس کا بیٹا ہے اور آپ اس کی مشابہت بھی ملاحظہ فرمائیں۔  
عبداللہ بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے گھر میں اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سعد بن ابووقاص اور عبداللہ بن زمعہ کا ایک غلام کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔  
سعد نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابووقاص کا بیٹا ہے۔ اُس نے خود مجھے بتا کید بتایا تھا کہ یہ اُس کا بیٹا ہے اور آپ اس کی مشابہت بھی ملاحظہ فرمائیں۔  
عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے گھر میں اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مشابہت دیکھی تو اسے عتبہ کے بالکل مشابہہ پایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))

”اے عبداللہ! وہ تمہارا ہے۔ بچہ بستر کا ہے یعنی جس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور زانی کے لیے پتھر یعنی محرومی کے سوا کچھ بھی نہیں۔“

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... زمعہ کی ایک لونڈی تھی۔ عتبہ بن ابووقاص سے اُسے سفاح کا حمل ٹھہر گیا۔ جب عتبہ فوت ہونے لگا تو اُس نے زمانہ جاہلیت کے طریقہ کے مطابق اپنے بھائی سعد کو وصیت کی کہ اس لونڈی کا بیٹا سفاح میرے زنا سے ہے۔ جب سفاح کے چچا سعد نے اسے لینے کا مطالبہ کیا تو عبداللہ بن زمعہ نے اُس کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پر (گھر میں) اُس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

چنانچہ دونوں اپنا جھگڑا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کا فیصلہ یہ کہہ کر عبداللہ بن زمعہ کے حق میں دے دیا کہ بچہ صاحبِ بستر مالک کا ہے اور زانی

کے لیے ناکامی یعنی کچھ بھی نہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے، زمانہ جاہلیت میں میں نے اس کی ماں سے زنا کیا تھا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے، زمانہ جاہلیت میں میں نے اس کی ماں سے زنا کیا تھا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ - أَوْلَادُ لِلْفَرَّاشِ  
وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ ))

”اسلام (کے زمانہ) میں اس کا کوئی دعویٰ نہیں۔ جاہلیت کا معاملہ گزر گیا۔ بچہ بستر (والے) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر یعنی محرومی ہے۔“

**فائدہ:**..... اسلام میں دعویٰ کی بنیاد پر زنا کا بچہ زانی کو نہیں دیا جاسکتا۔ جاہلیت کے معاملات کا عدم اور ان کے مطلوب باطل ہو گئے۔ سب پر اسلام غالب آ گیا ہے۔ پس بچہ بستر کا ہوگا یعنی اس کی ماں کا کیونکہ یہ آزاد عورت ہے۔ بخلاف لونڈی کے۔ اس کا بچہ اُس کے مالک کا ہوگا۔ واللہ اعلم۔



احتیاط اور حُسنِ ظن سے کام لیا جائے

**سوال:** میری بیوی نے سیاہ بچے کو جنم دیا ہے!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو فزارہ خاندان کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اُس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ بچے کو جنم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا:

(( هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟ )) ”کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟“

اُس نے کیا: جی ہاں، ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَمَا لَوْ نُهَا؟ )) ” اُن کا رنگ کیا ہے؟“

اُس نے کہا: سُرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے پوچھا:

(( هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ )) ” کیا اُن میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟“

اُس نے کہا: بلاشبہ اُن میں خاکستری رنگ کے اونٹ بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَأَنَّى آتَاهَا ذَلِكَ؟ ))

”تو یہ خاکستری رنگ سُرخ اونٹوں میں کہاں سے آگیا؟“

اُس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ ))

”اور اسے (سیاہ بچے کو) بھی شاید کسی رگ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔“

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... اس شخص کی بیوی کے ہاں جب ایک سیاہ بچے کی ولادت ہوئی۔۔۔ نہ تو اُس کا

اپنا رنگ کالا تھا نہ بچے کی ماں کا رنگ کالا تھا۔۔۔ تو اُس کے دل میں اپنی بیوی کی طرف سے شک

و شبہ داخل ہو گیا۔ لہذا اُس نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ مندرجہ

بالا گفتگو کی۔ اس طرح آپ ﷺ نے اس پر واضح کر دیا کہ رنگ کا اختلاف کسی بچے کے

نا جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اوپر کی پشتوں کے کسی

باپ دادا کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اس لیے حُسنِ ظن سے کام لینا چاہیے الا یہ کہ شبہ کو تقویت ہو

یا بات پایہ ثبوت تک پہنچ جائے۔



ظہار

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تھا۔ مگر کفارہ ادا

کرنے سے پہلے میں نے اُس سے مجامعت کر لی ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تھا۔ مگر کفارہ

ادا کرنے سے پہلے میں نے اُس سے مجامعت کر لی ہے؟



آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا جَمَلَك عَلَىٰ ذَٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ))

”اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! کس چیز نے تمہیں اس پر برا بیچتہ کیا؟“

اُس نے کہا: میں نے چاند کی چاندنی میں اُس کی پازیبیں دیکھ لی تھیں۔ ارشاد فرمایا:

((فَلَا تَقْرُبَهَا حَتَّىٰ تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ))

[الترمذی، ابوداؤد، النسہائی]

”پس (اب) اس کے قریب نہ جانا جب تک کہ اللہ کا حکم پورا نہ کر لو۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے مجامعت حرام ہے

جیسے کی قرآن کی نص ہے کہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک گردن کی آزادی ہے۔



سوال: وہ میں ہی ہوں، اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ میں ہی ہوں، اے اللہ کے

رسول ﷺ! میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر صبر کروں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق حکم ارشاد فرمائیں۔

جواب: حضرت سلمہ بن صحز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جتنا میں عورتوں کی

طرف مائل تھا شاید اتنا کوئی اور نہ ہو۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو اس اندیشے کے پیش نظر کہ

کہیں میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے مجامعت نہ کر بیٹھوں، میں نے رمضان

گزرنے تک اپنی بیوی سے ظہار کر لیا۔ ایک رات جبکہ وہ میری خدمت میں مصروف تھی کہ

ناگہاں اس کے جسم کا کوئی حصہ میرے سامنے کھل گیا تو میں نے اُس سے مباشرت کر لی۔

جب صبح ہوئی تو میں نے اپنے لوگوں کو یہ بات بتادی اور کہا کہ میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ

کے پاس چلو۔ انہوں نے کہا کہ بخدا! ہم تو نہیں جائیں گے۔ چنانچہ میں خود ہی آپ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ بِذَٰلِكَ يَا سَلَمَةُ!))

”اے سلمہ! کیا تم نے اس کام کا ارتکاب کیا ہے؟“

میں نے کہا: وہ میں ہی ہوں، یا رسول اللہ ﷺ! وہ میں ہی ہوں، یا رسول اللہ ﷺ!  
میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر صبر کروں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق میرے متعلق حکم  
ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَرِّ رَقَبَةً)) ”ایک گردن آزاد کرو۔“

میں نے اپنی گردن کے پہلو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو  
برحق مبعوث فرمایا ہے! میں اس گردن کے سوا کسی کا مالک نہیں ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ”تو پھر لگاتار دو ماہ کے روزے رکھو۔“

میں نے کہا: کیا میں نے جو کچھ کیا وہ روزے کی حالت میں ہی نہیں کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَطْعِمْ وَسَقِّمْ مِّنْ تَمْرِ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا))

”تو پھر ساٹھ مسکینوں کو ایک وسق کھجور کھلا دو۔“

میں نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم نے  
تورات بھوکے گزاری ہے کہ ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا

إِلَيْكَ، فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسَقِّمْ مِّنْ تَمْرِ وَكُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ

بَقِيَّتَهَا)) [ابوداؤد، الترمذی، احمد، الحاکم]

”تو ایسا کرو کہ بنو زریق کے صدقہ کے ذمہ دار کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کھجوریں

دے۔ تم ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا اور باقی تم اور تمہارے بال بچے

کھا لینا۔“

چنانچہ میں اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا: میں نے تمہارے اندر تنگ ظرفی

اور بُری سوچ ہی پائی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وسعتِ ظرفی اور نہایت اچھی سوچ پائی

ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے تمہارے مال زکوٰۃ میں سے دینے کا حکم دیا ہے۔

**فائدہ:**..... جس شخص نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جیسے میری ماں۔ تو اُس کے لیے اپنی بیوی سے مجامعت حرام ہے تا آنکہ وہ ایک گردن آزاد کرے، اگر یہ نہ کر سکے تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اگر روزے نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے۔

اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے مجامعت کر لے تو جمہور کے نزدیک متعدد کفارہ نہیں ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس پر دو کفارے ہوں گے۔ ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ جب خوشحالی آجائے تو ادا کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم۔



مسلمان ہوتے وقت نکاح میں دو بہنیں ہوں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟

**جواب:** حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اخْتَرَايْتَهُمَا شِئْتَ)) [الترمذی]

”اُن میں سے ایک کو جسے چاہو منتخب کر لو۔“

اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ ((طَلَّقْ اَيْتَهُمَا شِئْتَ)) ”اُن میں سے ایک کو جسے چاہو طلاق دیدو۔“

**توضیح:**..... فیروز دیلمی ایرانی ہیں۔ انہوں نے ہی ایک جھوٹے مدعی سبوت سے اسود غنسی کو یمن میں قتل کیا تھا۔

**فائدہ:**..... فیروز دیلمی اور اُن کی دونوں بیویاں مسلمان ہو گئے تھے۔ انہوں نے دو بہنوں کے ایک نکاح میں ہونے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک کو جسے چاہو طلاق دے دو اور دوسری کو رکھ لو کیونکہ دو بہنوں کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے۔

حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکم مطلق ہے یعنی اس میں کوئی پابندی نہیں کہ کسے طلاق دے اور کسے اپنے پاس رکھے۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔

احناف کہتے ہیں کہ اُس نے جس سے پہلے نکاح کیا تھا اُسے منتخب کرے گا۔ اگر دونوں سے اکٹھا نکاح کیا ہے تو اس کے اور اُن کے درمیان علیحدگی کرادی جائیگی اور پھر بعد میں جس سے چاہے عقد کر لے۔ جب وہ یوں کہے کہ میں نے فلاں کو منتخب کر لیا تو دوسری کے لیے علیحدگی ثابت ہو جائے گی۔ اور ابوداؤد کے الفاظ کے مطابق مستحسن یہ ہے کہ طلاق کے لفظ استعمال کرے۔



### میاں بیوی میں سے ایک کا مسلمان ہونا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوگئی تھی اس لیے یہ مجھے لوٹا دیجیے۔

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی مسلمان ہو گیا پھر اُس کی بیوی بھی مسلمان ہوگئی، تو اُس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ (میری بیوی) میرے ساتھ ہی مسلمان ہوگئی تھی اس لیے اسے مجھے لوٹا دیجیے۔ تو نبی علیہ السلام نے اس کی بیوی اُسے لوٹادی۔

[ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے اس آدمی کو اس کی بیوی ”یہ تیری بیوی ہے“ کہہ کر لوٹادی۔ جب دو میاں بیوی اکٹھے اسلام لے آئیں تو اُن کا نکاح برقرار رہے گا۔ البتہ نکاح باطل کرنے والا کوئی سبب موجود ہو تو نکاح ختم ہو جائے گا۔ مثلاً نسب یا رضاعت کی وجہ سے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اسلام لاچکا تھا اور اسے میرے اسلام لانے کا علم ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت مسلمان ہوگئی تو اُس نے آگے نکاح کر لیا۔ پھر اُس کا پہلا شوہر نبی ﷺ کے پاس

آیا، اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اسلام لا چکا تھا اور اسے میرے اسلام کا علم ہے۔ تو نبی ﷺ نے اُسے دوسرے شوہر سے واپس لے لیا اور پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا۔

[ابوداؤد، ابن ماجہ]

**فائدہ:**..... خاوند بیوی میں سے اگر ایک مسلمان ہو جائے اور عدت پوری ہونے سے پہلے پہلے دوسرا بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح برقرار رہے گا خواہ وہ دونوں اہل کتاب میں سے ہوں یا نہ ہوں۔

احناف کہتے ہیں کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی تین اسباب میں سے کسی ایک کی وجہ سے ہو جائے گی۔ عدت پوری ہو جائے، دوسرے پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ انکار کر دے یا دونوں میں سے ایک دارالاسلام سے دارالحرب کی طرف منتقل ہو جائے۔



### حضانہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے، میں نے اسے پیٹ میں اٹھایا، اپنی چھاتی سے دودھ پلایا اور اپنی گود میں جھولا جھلایا۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے، میں نے اسے پیٹ میں اٹھایا، اپنی چھاتی سے دودھ پلایا اور اپنی گود میں جھولا جھلایا۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اسے بھی مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مِمَّا لَمْ تَنْكِحِي)) [ابوداؤد، احمد، الحاکم]

”جب تک تم آگے نکاح نہ کر لو تم ہی اس کی زیادہ حق دار ہو۔“

**فائدہ:**..... عورت کا مقصد یہ تھا کہ میں بچے کی زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک تم آگے نکاح نہیں کر لیتیں اس بچے کی زیادہ حقدار تم ہی ہو۔

جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لے اور اُن کا کوئی بچہ ہو تو اس کی بیوی

جب تک آگے شادی نہیں کر لیتی، بچے کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے۔ جمہور سلف و خلف کا یہی مسلک ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ اگر وہ عورت اس بچے کے کسی ذی رحم جیسے چچا وغیرہ سے نکاح کر لے تو بھی اس کا حق حضانت ختم نہیں ہوتا۔ امام حسنؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جب خاوند راضی ہو تو حق حضانت ساقط نہیں ہوتا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا شوہر مجھ سے میرا بیٹا چھین لینا چاہتا ہے حالانکہ میرے بیٹے نے مجھے ابو عنبہ کے کنویں سے پانی پلایا ہے اور مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کی معیت میں تھا کہ ایک خاتون آئی اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا شوہر مجھ سے میرا بیٹا چھین لینا چاہتا ہے حالانکہ میرے بیٹے نے مجھے ابو عنبہ کے کنویں سے پانی پلایا ہے اور مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ))..... تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کر لو۔

اُسکے شوہر نے کہا: میرے بیٹے کے بارے میں کون مجھ پر اپنا حق جتائے گا؟  
تو نبی ﷺ نے اُس بچے سے کہا: ((هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمَّكَ فَخُذْ بِيَدَيْهِمَا تَبَيَّنَتْ)) کہ یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے، ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔  
تو اُس بچے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اُسے لے کر چلی گئی۔

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... جب میاں بیوی نے اپنے بچے کے معاملہ میں باہم جھگڑا کیا تو نبی ﷺ نے قرعہ اندازی کا حل پیش فرمایا۔ باپ قرعہ اندازی پر رضامند نہ ہو تو نبی ﷺ نے لڑکے کو اختیار دے دیا۔ اُس نے اپنی ماں کو اختیار کر لیا اور نبی ﷺ نے اسی فیصلے کو برقرار رکھا۔ یہ طریق فیصلہ اس بچے کے بارے میں ہے جس کی حضانت مکمل ہوگئی ہو۔ لہذا قرعہ اندازی پر عمل کیا جائے گا بشرطیکہ دونوں میاں بیوی رضامند ہوں ورنہ بچے کو اختیار دے دیا جائے گا۔  
امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کے نزدیک حضانت کی مدت سات سال یا آٹھ سال ہے۔

احناف اور امام ثوری کہتے ہیں کہ ماں لڑکے کی زیادہ حقدار ہے حتیٰ کہ وہ خود اپنے آپ کھاپی سکے اور کپڑے وغیرہ پہن سکے۔ اور ماں لڑکی کی بالغ ہونے تک زیادہ حقدار ہے۔ اس مدت کے بعد باپ لڑکے اور لڑکی کا زیادہ حقدار ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ماں لڑکی کی شادی ہونے تک حقدار ہے اور باپ لڑکے کا بالغ ہونے تک حقدار ہے۔ واللہ اعلم۔



خاوند دیدہ عورت نکاح کی اجازت بول کر دے گی

اور کنواری کی اجازت خاموشی ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے لیے اجازت لی

جائے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ

سے پوچھا: کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے لیے اجازت طلب کی جائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ“۔ ہاں، اجازت طلب کی جائے گی۔

میں نے عرض کیا: کنواری لڑکی سے جب اجازت طلب کی جائے گی تو حیا کی وجہ سے وہ

تو خاموش ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَكَاتُهَا إِذْنُهَا))۔ اس کی خاموشی ہی اُس کی طرف سے اجازت ہے۔

[البخاری]

**فائدہ:**..... عورتوں کا نکاح کرتے ہوئے ان کی رائے معلوم کرنی چاہیے۔ بیوہ یا مطلقہ

کی اجازت طلب کرتے ہوئے اس کا اپنی زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔ کنواری لڑکی

شرم و حیا کی وجہ سے شاید زبان سے نہ بول سکے، اس لیے اُس کی طرف سے خاموشی ہی اُس کی

اجازت ہے۔



## فرائض، وصایا اور غلامی سے آزادی کا بیان

### تقسیم میں عدل و انصاف

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نعمان کو اپنا فلاں فلاں مال بطور خاص عطا کر دیا ہے۔

**جواب:** حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نعمان کو اپنا فلاں فلاں مال بطور خاص عطا کر دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أَكَلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ هَذَا؟ ))

”کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی قدر مال عطا کیا ہے؟“

انہوں نے کہا: نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (( فَاشْهَدْ عَلَيَّ هَذَا غَيْرِي ))۔ تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنا لو۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: (( أَيَسْرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءٌ؟ )) ”باتمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ سب نیکی و بھلائی میں برابر ہوں؟“

میرے والد نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَلَا إِذَا )) ”تو پھر ایسا نہ کرو۔“

اور ایک روایت میں یوں ہے:

(( اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ ))

”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل و انصاف سے کام لو۔“

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کہ ”میرے علاوہ کسی اور گواہ بنا لو“ سے



معلوم ہوتا ہے کہ اولاد میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں ترجیح دینا مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ اگر ایسا کرنا حرام ہوتا تو آپ ﷺ اسے حرام قرار دے دیتے۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ایک تہدید ہے کیونکہ اس معاملہ میں اصل تو بے انصافی نہ کرنا ہی ہے اور ظلم کی طرف میلان حرام ہے یا سخت ناپسندیدہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ یہ دونوں باتیں ہی نہیں کر سکتے تھے۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ”اپنی اولاد میں عدل سے کام لو“ یہ صرف استحباب کے طور پر ہے۔ بعض شوافع اور مالکیہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گواہی نہ دینے کی وجہ سے ایسا کرنا حرام ہے۔ اور اس لیے بھی کہ ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے اسے عطیہ واپس لینے کا حکم دیا۔ اور اس لیے بھی کہ درست طریقہ سے ہٹنا بھی ظلم ہے۔ واللہ اعلم۔



### اولاد کی میراث

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے مال میں کیسے عمل کروں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو سلمہ کے محلہ میں جاتے ہوئے میری عیادت فرمائی۔ انہوں نے مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر اُس میں سے کچھ پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے مال میں کیسے عمل کروں؟  
تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ [النسا: ۱۱]

”تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اگر (میت کی وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔“

[البخاری، مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... آیت میراث کا نزول ہوا۔ یہ فرمان الہی کہ ﴿لِلذَكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ﴾ اس صورت میں ہے جب کہ اولاد میں لڑکے لڑکیاں دونوں ہوں۔ اگر صرف لڑکیاں ہیں دو یا دو سے زیادہ اور ان کا بھائی نہ ہو تو ان کے لیے دو تہائی ترکہ ہے۔ تمام مسلمانوں کا یہی مسلک ہے۔ مگر عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ دو تہائی میراث تین اور تین سے زائد لڑکیوں کے لیے ہے کیونکہ فرمان الہی ہے: ﴿فَوْقَ اثْنَتَيْنِ﴾ اگر وارث صرف ایک بیٹی ہی ہے تو نصف میراث اسے ملے گی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ دونوں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان کا باپ آپ کی معیت میں غزوہ احد کے دن شہید ہو گیا تھا۔ ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ ان کا نکاح تو اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کچھ مال وغیرہ ہو؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی سعد میں سے اپنی دونوں بیٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کا باپ آپ کی معیت میں غزوہ احد کے دن شہید ہو گیا تھا۔ ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ ان کا نکاح تو اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کچھ مال وغیرہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ))

”اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کوئی فیصلہ ضرور کر دے گا۔“

چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ [النساء: ۱۱]

”تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے۔“

تو رسول اللہ ﷺ نے ان بچیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا:

((أَعْطِ ابْنَتِي سَعْدِ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمْنَ وَمَا بَقِيَ

فَهُوَ لَكَ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی دو، ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور باقی تمہارا ہے۔“

**فائدہ:**..... مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دینے کی حکمت یہ ہے کہ مرد گھر اور بچوں کے اخراجات و انتظام کا مکلف ہوتا ہے اور اُسے مصالح عامہ کے تحت حکمرانوں کی مالی معاونت بھی کرنا پڑتی ہے۔ جبکہ عورت پر اس قسم کا کوئی بوجھ نہیں بلکہ اپنے خاوند کی مدد کرنا بھی اس کے ذمے نہیں ہے۔



### بہنوں کی وراثت اور کلالہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں وارثوں کے لحاظ سے کلالہ ہوں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا اور میرے ہوش ٹھکانے نہ تھے۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور گھر والوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں وارثوں کے لحاظ سے کلالہ ہوں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ﴾ [النساء: ۱۷۶]

**فائدہ:**..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ میں کلالہ ہوں اس کا معنی یہ ہے کہ میری سات یا نو بہنیں ہیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔ تو سورۃ النساء کی آخری آیت نازل ہوئی:

﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ﴾ [النساء: ۱۷۶]

”لوگ تم سے کلالہ کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو، اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں سے نصف پائے گی، اور اگر بہن بے اولاد مرے تو بھائی اُس کا وارث ہوگا۔“



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ پوچھتے

ہیں، تو کلالہ کیا ہے؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، تو کلالہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُجْزِئُكَ آيَةُ الصَّيْفِ))؟ ”تمہیں آیت الصیف کافی ہے۔“

اس حدیث کے ایک راوی ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو اسحاق سے کہا کہ کلالہ وہ ہے جو فوت ہو جائے اور نہ کوئی اولاد چھوڑے اور نہ ہی باپ، تو انہوں نے کہا: ہاں اسی طرح کہتے ہیں۔ [ابوداؤد]

**توضیح:**..... آیت الصیف (گرمیوں کی آیت) کلالہ کے بارے میں سورۃ النساء کی دو آیات نازل ہوئیں۔ پہلی آیت جو سورۃ النساء کے شروع میں ہے وہ سردی کے زمانہ میں نازل ہوئی تھی لیکن اس میں تفصیل نہیں تھی۔ دوسری آیت گرمیوں میں نازل ہوئی اس میں اس مسئلہ کو کھول کر بیان کر دیا گیا۔ اس لیے یہ آخری آیت ”آیت الصیف“ کے نام سے مشہور ہو گئی۔

**فائدہ:**..... ان نصوص میں بتایا گیا ہے کہ کلالہ وہ ہے جو مر جائے اور نہ اصل چھوڑے نہ فرع۔ یعنی نہ باپ نہ بیٹا وغیرہ۔ جمہور سلف و خلف کا یہی مسلک ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ میت ہے جس کا فقط باپ نہ ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ میت ہے جس کی اولاد نہ ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ماں باپ اور اولاد کے علاوہ باقی ورثاء کو کلالہ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابرؓ نے اپنی بہنوں کے متعلق کہا کہ ”إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَلَةٌ“ کہ میری وارث کلالہ ہیں۔ انہیں کلالہ اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ مرنے والے کی وراثت کا احاطہ کر لیتے ہیں۔



### دادادادی کی میراث

**سوال:** میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ اس کی وراثت میں سے میرا کیا حصہ ہے؟

**جواب:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا ایک پوتا فوت ہو گیا ہے اس کی وراثت میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَكَ السُّدُسُ )) ”تمہارے لیے چھٹا حصہ ہے۔“

جب وہ واپس پلٹا تو آپ ﷺ نے اُسے پھر بلوایا اور فرمایا:

(( لَكَ سُدُسٌ آخَرَ )) ”تمہارے لیے ایک اور چھٹا حصہ بھی ہے۔“

پھر جب وہ واپس پلٹا تو آپ ﷺ نے اُسے پھر بلوایا اور فرمایا:

(( اِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ )) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”یہ دوسرا چھٹا حصہ تمہارے لیے بطور رزق کے ہے۔“

**فائدہ:**..... دادا کے لیے چھٹا حصہ بطور حق وراثت کے ہے کیونکہ یہ بیٹے کے ساتھ

باپ کا حصہ ہے۔ جب باپ نہ ہو تو دادا اس کا وارث ہوگا۔ اگر باپ موجود ہو تو دادا محروم ہوتا ہے کیونکہ باپ اس کی نسبت زیادہ قریبی ہے۔

جب وہ آدمی واپس پلٹا تو اُسے نبی ﷺ نے بلایا اور کہا کہ حصہ دار کم ہونے کی وجہ سے

یہ دوسرا چھٹا حصہ تمہارے لیے بطور رزق کے ہے۔

صورتِ مسئلہ کچھ اس طرح ہے کہ میت نے دو بیٹیاں اور ایک دادا چھوڑا۔ تو نبی ﷺ

نے دادا کو چھٹا حصہ بطور فرضی حصہ کے دیا اور دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دیے۔ چھٹا حصہ بیچ گیا تو

نبی ﷺ نے وہ عصبہ ہونے کی بنا پر دادا کو دے دیا۔



## ذوی الارحام کی وراثت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کے بارے میں سنت کیا ہے جو کسی

مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو؟

**جواب:** حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! اس آدمی (کی وراثت) کے بارے میں سنت طریقہ کیا ہے جو کسی مسلمان کے

ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( حَيْتَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاہٖ وَمَمَاتِہٖ )) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”وہ اُس کی زندگی اور موت کا لوگوں سے زیادہ حقدار ہے۔“

**فائدہ:**..... جو شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو، فوت ہو جائے اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو جس کے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا تھا، وہی اس کا وارث ہے۔

امام اسحاق اور احناف بھی یہی کہتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ اس میں شرط یہ ہے کہ اُن دونوں کے درمیان زندگی میں مدد اور مرنے کی صورت میں وراثت کا معاہدہ ہوا ہو۔

جمہور کا کہنا ہے کہ حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے اس لیے ان کے درمیان وراثت نہیں چلے گی اور خصوصاً امام احمد کے نزدیک یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اس میں ایک راوی مجہول ہے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ ایسے آدمی کی وراثت مسلمانوں کے بیت المال میں منتقل ہو جائے گی۔



## ایک تہائی کی وصیت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وراثت صرف میری ایک بیٹی ہے۔ تو کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا“۔ نہیں۔

میں نے عرض کیا: تو کیا میں اپنے مال کے دو تہائی کی وصیت کر سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا“۔ نہیں۔

میں نے پوچھا: تو آدھے مال کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا“۔ نہیں۔

میں نے عرض کیا: تو ایک تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الثلثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِذَا تَدَعُ وَرَثَتَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ

تَدَعُهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ  
فِيهَا حَتَّى اللَّقْمَةِ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ))

”ایک تہائی، اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ  
کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں مفلس چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے  
ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم جو خرچ بھی کرو گے اس کا تمہیں ہر حال اجر دیا جائے  
گا حتیٰ کہ اس لقمے میں بھی اجر ملے گا جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دو گے۔“  
میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ بِهِ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا  
ازْدَدْتَ بِهِ رَفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تَخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ  
أَقْوَامٌ وَيُضْرِبُكَ آخِرُونَ۔ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ  
وَلَا تُرُدَّهُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”تم میرے پیچھے رہ کر اللہ کی رضا کے لیے جو بھی عمل کرو گے تو ضرور تمہاری  
رفعت اور درجات میں اضافہ ہوگا۔ شاید کہ تم میرے پیچھے رہو یہاں تک کہ  
تمہاری وجہ سے بہت سی اقوام کو نفع پہنچے اور کچھ دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچے۔  
اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو انجام تک پہنچانا۔ انہیں اُلٹے پاؤں نہ پھیر  
دینا۔“

**فائدہ:**..... وصیت میں ترکے کا ایک تہائی حصہ مشروع ہے اور یہ بھی بہت زیادہ ہے۔

اس سے بھی کم مطلوب ہے۔ اولاد اور ورثاء کو غنی چھوڑنا انہیں محتاج چھوڑنے سے کہیں بہتر  
ہے۔ اگر مفلس ہوں گے تو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں گے۔

جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ کیا بیماری کی وجہ سے میں ہجرت  
سے پیچھے رہ جاؤں گا تو نبی ﷺ نے انہیں اطمینان دلایا کہ بیماری کی وجہ سے پیچھے رہ جانا  
نقصان دہ نہیں ہے بلکہ عمل صالح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے گا۔



وصی یتیم کے مال میں سے معروف طریقے سے کھائے

**سوال:** میں محتاج ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میرے پاس ایک یتیم ہے؟

**جواب:** حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

نبی ﷺ کے پاس آیا، اُس نے عرض کیا: میں محتاج ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میرے پاس ایک یتیم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ))

[ابوداؤد، النسائی]

”اپنے یتیم کے مال میں سے کھاؤ مگر نہ اسراف کرنا اور نہ ہی جلدی جلدی کھا کر اُسے ختم کرنا اور نہ ہی اُس میں سے مال جمع کرنا۔“

**فائدہ:**..... اگر کسی مسلمان کی کفالت میں کوئی یتیم ہو اور وہ اس کے مال پر وصی مقرر ہو

تو وہ اس کے مال میں سے کھا سکتا ہے مگر نہ تو اسراف سے کام لے اور نہ ہی ایسا ہو کہ اس کے بالغ ہونے سے پہلے پہلے اس کے مال کو ختم کر ڈالے اور نہ ہی خود اس کے مال میں سے اپنے لیے جمع کرے۔

روکنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے کام کی اجرت سے زیادہ نہ لے ورنہ میانہ روی تو مطلوب ہے۔



غلامی سے آزادی دلانا

**سوال:** میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

**جواب:** حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کون

سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ))

”اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔“

میں نے پوچھا: کون سی گردن (کو آزاد کرانا) افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:



((أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))

”قیمت میں سب سے زیادہ قیمتی اور اپنے مالک کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ۔“

میں نے پوچھا: اگر میں یہ نہ کر سکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأُخْرَقَ))

”کسی کاری گر کی مدد کر دو یا کسی بے وقوف سیدھے سادھے آدمی کا کام کر دو۔“

میں نے کہا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صدَقَةٌ)) [البخاری ، مسلم]

”لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ، یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔“

فائدہ:..... سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور

عرب سے افضل آزادی دلانا یہ ہے کہ اس غلام کو آزادی دلائی جائے جو اپنے مالکوں کے ہاں قیمتی اور بہت معزز ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ جو آدمی یہ مذکورہ بالا کام نہ کر سکے تو وہ کسی عاجز کی اعانت کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، یہ بھی صدقہ ہے اور اس کا اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہے۔



## بیوع کا بیان

### کسبِ حلال کی تلاش کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس مال و اولاد دونوں چیزیں ہیں اور میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس مال و اولاد دونوں چیزیں ہیں اور میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ)) [ابوداؤد، ابن ماجہ]

”تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر والدین محتاج اور کمائی سے عاجز ہوں تو ان کا خرچہ اولاد پر واجب ہے۔ جمہور علماء کہتے ہیں کہ والدین کا خرچہ اولاد پر مطلقاً واجب ہے کیونکہ وہ خود اپنے باپ کی کمائی ہے اور اس کے سبب سے اُسے وجود ملا ہے۔



### سچائی اور نرم روی

**سوال:** ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ذکر کیا کہ خرید و فروخت میں اس سے دھوکا ہو جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خَلَابَةَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”جب تم خرید و فروخت کرنے لگو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا قابل قبول نہیں ہوگا۔“

**فائدہ:**..... یہ ایک شخص تھا جس کے سر میں چوٹ آئی ہوئی تھی اور اس کی زبان میں بوجھل پن تھا، ذہانت نہ ہونے کی وجہ سے معاملات میں دھوکا کھا جاتا تھا۔ اس نے نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے اُسے فرمایا کہ جب تم کسی شخص سے خرید و فروخت کرنے لگو تو اُسے کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہوگا یعنی دین میں دھوکا بازی کا وجود نہیں اور نہ یہ مجھ پر لاگو ہوگی۔



### خرید و فروخت کے مال کی شرائط

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ بحری جہازوں کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے چراغوں میں جلاتے ہیں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو فتح کے سال مکہ میں فرماتے ہوئے سنا:

(( اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَمَ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ ))  
 ”یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت، مردار، خنزیر اور بتوں کو حرام قرار دے دیا ہے۔“

تو پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیونکہ اس کے ساتھ بحری جہازوں کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے چراغوں میں جلاتے ہیں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا هُوَ حَرَامٌ“۔ نہیں، یہ حرام ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا:

(( قَاتِلِ اللّٰهَ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ  
 شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے! جب اللہ نے ان پر جانوروں کی چربی حرام کر دی تو انہوں نے یہ طریقہ نکال لیا کہ وہ چربی پگھلا کر جمع کرتے اور اُسے بیچ ڈالتے اور

اُس کی قیمت کھالیتے۔“

**فائدہ:**..... شریعت مطہرہ نے جن اشیاء کی بیع و فروخت ان کی نجاست و حرمت تناول کی بنا پر حرام قرار دی ہے اُن میں شراب، مردار اور ان کی چربی، خنزیر اور بُت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں بیان فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہود پر گائے اور بکری کی کچھ چربی حرام قرار دے دی تو انہوں نے یہ حیلہ اختیار کیا کہ اُسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا حالانکہ وہ حرام تھی۔ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا بیچنا بھی حرام ہے۔



### بھاؤ مقرر کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! بھاؤ چڑھ گیا ہے۔ ہمارے لیے بھاؤ مقرر فرمادیں؟  
**جواب:** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بھاؤ چڑھ گیا ہے۔ اس لیے ہمارے لیے بھاؤ مقرر فرمادیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((انَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ))

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ مقرر کرنے والا، کم کرنے والا، بڑھانے والا اور رزق دینے والا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں جا ملوں کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کسی خون یا مال میں زیادتی پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔“

**فائدہ:**..... لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھاؤ مقرر کرنے کو کہا تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ اس میں ظلم کا اندیشہ ہے۔ لوگ اپنے اموال کے مالک و مختار ہیں۔ اُن پر کسی قسم کی روک لگانا درست نہیں۔ خریدار کی مصلحت کا خیال رکھنا بیچنے والے کی مصلحت سے مقدم و اولیٰ نہیں ہے۔ جب دونوں امر ایک جیسے ہیں تو دونوں کی مصلحت کو اپنے اپنے مقام پر رکھنے کی کوشش ضروری ہے۔ اس لیے بھاؤ مقرر کرنا حرام ہے اور جمہور علماء کی یہی رائے ہے۔

امام مالکؒ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذخیرہ اندوزی کرنے کے بعد اپنی مرضی کا بھاؤ لگائے تو امیر کو مصلحت عامہ کے پیش نظر بھاؤ مقرر کرنے کا اختیار ہے۔



شفعہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری زمین میں نہ تو کسی شخص کی شراکت ہے اور نہ ہی حصہ ہے سوائے ہمسائیگی کے؟

**جواب:** خادم رسول حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری زمین میں نہ تو کسی شخص کی شراکت ہے اور نہ ہی حصہ ہے سوائے ہمسائیگی کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ)) [البخاری، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔“

**فائدہ:**..... حضرت ابورافعؓ جو نبی ﷺ کے خادم تھے روایت کرتے ہیں کہ پڑوسی کا حق ہے کہ اس کی زمین کو سیراب کیا جائے۔ اس معاملے میں اس کا حق سب سے زیادہ ہے۔



مستعار لی ہوئی چیز اور اس کی ضمانت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اور کھانا بھی نہیں؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ وَلَا تُنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا کیا ہے۔ لہذا وارث کے لیے وصیت نہیں، اور عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ

کرے۔“

پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اور کھانا بھی خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا))

یہ تو ہمارے اموال میں سب سے افضل ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:  
((الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ  
وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”مستعار لی ہوئی چیز ادا کی جائے گی، عارضی طور پر بطور عطیہ کے لی ہوئی چیز  
واپس کی جائے گی، قرض ادا کیا جائے گا اور ضمانتی کوتاوان دینا پڑے گا۔“

فائدہ:..... اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے باہمی لین دین کی وضاحت فرمائی ہے؛

۱۔ کھانا انسان کا بہترین مال ہے۔ عورت کو اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے  
بغیر کوئی چیز خرچ کرنے کی اجازت نہیں، حتیٰ کہ تیار شدہ کھانا بھی۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو کوئی چیز اس لیے عطیہ کرے کہ وہ اس سے فائدہ  
اٹھا کر اصل مالک کو واپس کر دے جیسے دودھ کے لیے کوئی جانور، زراعت کے لیے  
زمین اور پھل کے لیے کوئی درخت، تو وہ چیز فائدہ اٹھانے کے بعد مالک کو واپس کرنا  
ضروری ہے۔

۳۔ قرض کی ادائیگی بھی بہت ضروری اور واجب ہے۔

۴۔ اگر کسی شخص نے کسی آدمی کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی ہے تو قرض ادا نہ ہونے کی  
صورت میں ضامن اس کا ذمہ دار ہے اور وہ یہ تاوان ادا کرنے کا پابند ہے۔

۵۔ عارضی طور پر ادھار لی ہوئی چیز (مستعار) اس کے مالک کو ادا کی جائے گی اور اگر وہ چیز  
مستعار لینے والے کی کوتاہی سے ضائع ہوئی ہے تو وہ اس کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اگر  
اس نے کوتاہی نہیں کی تو پھر وہ ذمہ دار نہ ہوگا۔



## ہدیہ یا تحفہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری دو پڑوسنیں ہیں تو میں ان میں سے کس کو

ہدیہ بھیجوں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض

کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری دو پڑوسنیں ہیں تو میں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ

ﷺ نے فرمایا:

((الْحَىٰ أَقْرَبَهُمَا مِنْكَ أَبَا))

”ہدیہ اپنی اُس پڑوسن کو بھیجو جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے زیادہ قریب

ہے۔“

**فائدہ:**..... اپنے پڑوسی کی طرف سے ہدیہ یا تحفے کا زیادہ حقدار وہ پڑوسی ہے جس کا

دروازہ اس کے گھر کے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگوں کے

مقابلہ میں اس کے زیادہ قریب رہتا ہے۔ وہ پڑوسی کی ہر بات سے مطلع ہوتا ہے اس لیے دور

رہنے والے کے مقابلے میں اس کا حق زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ ﴾ [النساء: ۳۶]

”اور پڑوسی قرابت دار اور پڑوسی بیگانہ۔“



## دودھ کے لیے عطیہ کیا ہوا جانور

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمارے لیے جانوروں میں بھی اجر ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اِسْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْتًا فَنَزَلَ

فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَىٰ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ

الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ

مِثِّي، فَنَزَلَ الْبَيْتَ فَمَلَأَ خُفَّهُ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ

فَغْفَرَ لَهُ))

”دریں اثناء ایک آدمی کسی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں پایا، وہ اس میں اُترا۔ پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ پھر اچانک کیا دیکھتا ہے کہ ایک کُتتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے سوچا کہ یقیناً پیاس سے جو تکلیف مجھے پہنچی تھی وہی اس کُتے کو بھی پہنچی ہے۔ چنانچہ وہ کنویں میں اُترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر باہر لایا اور کُتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی یہ قدر فرمائی کہ اُسے بخش دیا۔“

صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمارے لیے ان جانوروں کے ساتھ حُسن سلوک کرنے کا بھی اجر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٌ. أَجْرٌ)) [البخاری، مسلم]

”ہر جاندار چیز کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اجر ہے۔“

فائدہ:..... کسی بھی جاندار چیز کے ساتھ کسی بھی قسم کا احسان کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں باعث اجر و ثواب ہے۔ پوری مخلوق اللہ کی غلام ہے۔ اس مخلوق میں سے اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جو سب سے زیادہ دوسرے کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ اس لیے اگر کوئی دوسرے بھائی کو عارضی طور پر فائدہ پہنچانے کے لیے کوئی جانور، زمین یا درخت وغیرہ عطیہ کرے تو یقیناً یہ بات اللہ کو بہت پسند ہے۔



### زمین کا وقف

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے۔ مجھے کبھی ایسا مال نہیں

ملا جو اس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر

میں زمین ملی تو وہ نبی ﷺ سے اس کے بارے میں مشورہ کے لیے آئے۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے۔ مجھے کبھی ایسا مال

نہیں ملا جو اس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟



آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ))

”تم اگر چاہو تو اس کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار کا صدقہ  
کردو۔“

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ زمین صدقہ کردی اس شرط پر کہ وہ نہ بیچی جائے گی، نہ  
خریدی جائے گی، نہ وراثت میں دی جائے گی اور نہ ہی ہبہ کی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فقراء، قرابتدار، گردنیں  
آزاد کرنے کے لیے، فی سبیل اللہ، مسافر اور مہمانوں کے لیے وہ صدقہ کردی۔ اور یہ بھی طے  
کر دیا کہ جو اسے سنبھالے گا وہ اس میں سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے یا دوستوں کو کھلا  
سکتا ہے اور اس کے ذریعے اپنی دولت میں اضافہ نہیں کر سکتا۔

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... نبی علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ وہ زمین کو اپنی ملکیت  
میں رکھتے ہوئے وقف کر دیں اور اس کی پیداوار صدقہ و خیرات کر دیں۔

جو آدمی وقف شدہ اراضی کی تولیت سنبھالے گا وہ اس میں سے خود کھا سکتا ہے، دوست  
احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ البتہ اس کے ذریعے اپنے تمول میں اضافہ نہیں کر سکتا۔



### کنواں وقف کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اُمّ سعدؓ وفات پا گئی ہیں۔ تو کون سا صدقہ افضل  
ہے؟

**جواب:** حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول  
اللہ ﷺ! میری والدہ اُمّ سعدؓ وفات پا گئی ہیں۔ تو کون سا صدقہ افضل ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”الْمَاءُ“۔ پانی (افضل صدقہ ہے)۔  
چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ اُمّ سعدؓ کے لیے ہے۔

[ابوداؤد، النسائی]

**فائدہ:**..... اجر و ثواب کے لحاظ سے سب سے زیادہ افضل صدقہ پانی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام مخلوقات اس کی محتاج ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہؓ کی ماں کے نام سے یہ کنواں آج تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔



### لُقطہ (گری پڑی چیز)

**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے سونے چاندی کے لُقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سونے یا چاندی کے لُقطہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اعْرِفْ وَكَاءَهَا، وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ صَاحِبَهَا فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) [مسلم]

”لُقطہ کا تسمہ اور جو کچھ اس تھیلی وغیرہ میں ہے، خوب پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک پہچان میں نہ آسکے تو پھر اُسے استعمال میں لے آؤ مگر اُسے اپنے پاس امانت سمجھو۔ زندگی میں جب بھی اس کا مالک آجائے، اُسے اُس کے حوالے کر دو۔“

**فائدہ:**..... حدیث شریف میں اس بات پر دلیل ہے کہ لُقطہ تشہیری مدت کے بعد بھی ضمانت میں رہے گا۔ جب بھی اُس کا مالک ظاہر ہو جائے گا وہ اپنی اصل چیز لے لے گا۔ یا اگر وہ چیز نہیں ہے تو اُس کی مثل یا اس کی قیمت لینے کا حقدار ہے۔ البتہ لُقطہ اٹھانے والے نے اگر اس چیز کی خاطر کوئی خرچ کیا ہے تو اصل مالک وہ خرچہ ادا کرے گا۔



**سوال:** ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے لُقطہ کے متعلق دریافت کیا؟

**جواب:** حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے

پاس آیا اور آپ ﷺ سے لُقطہ کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا  
 وَإِلَّا فَشَانُكَ بِهَا))

”اس لُقطہ میں جو کچھ ہے اُسے اور اس کے تسمہ یا کاگ وغیرہ کو خوب پہچان لو،  
 پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ اب اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ  
 تم خود اسے جیسے چاہو استعمال میں لاؤ۔“

اُس نے پوچھا: گمشدہ بھیڑ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ))

”وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے (اصل مالک) بھائی کے لیے ہے یا پھر  
 بھیڑیے کے لیے ہے۔“

اُس نے پوچھا: گمشدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((مَالِكَ وَلِهَا؟ مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ  
 الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)) [البخاری، مسلم، الترمذی]

”تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے پاس اپنا سیراب کرنے والا پانی اور  
 چلنے کے لیے اپنے پاؤں ہیں۔ وہ (مختلف جگہوں میں) پانی پر وارد ہوتا رہے  
 گا اور درختوں کے پتے وغیرہ کھاتا پھرے گا حتیٰ کہ اس کا مالک خود ہی اسے مل  
 جائے گا۔“

**حکم:**..... اس حدیث اور سابق حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے لُقطہ کا حکم بیان فرمایا  
 ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص لُقطہ اٹھائے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس چیز کو اچھی طرح پہچان  
 لے۔ مثلاً اگر کوئی تھیلی نما چیز ہے تو اس کا تسمہ یا کاگ اور اسے کھول کر دیکھ لے کہ اس میں کیا  
 کچھ ہے اور کتنا ہے تاکہ کسی اور ایسی ہی چیز کے ساتھ خلط ملط نہ ہو سکے اور جب اس کا اصل  
 مالک آئے اور یہ چیز مانگے تو اس کی سچائی اور جھوٹ سے آگاہ ہو سکے۔ پھر ایک سال قمری تک  
 اس کی تشہیر کرے۔ قمری سال کافی ہے کیونکہ اس میں چاروں موسموں آجاتے ہیں۔ ایک سال کی  
 مدت اس لیے ہے کہ غالب گمان کے مطابق مالک اتنی مدت تک ہی گمشدہ چیز کی تلاش کرے

گا اور اس کے بعد وہ اسے بھول جائے گا۔ اس سال کے اندر اندر اگر مالک ظاہر ہو کر گمشدہ چیز کی صفات بیان کر دیتا ہے تو وہ اسے حاصل کر لے گا ورنہ اٹھانے والا اس کا مالک تصور ہوگا مگر ضمانت کے ساتھ یعنی بعد میں جب بھی اس کا مالک آگیا تو اُسے وہ لُقطہ واپس دینا ہوگا۔

گمشدہ بھیڑ بکری کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اسے یوں ہی چھوڑ دو گے تو وہ بھیڑیے کا نوالا بن جائے گی اس لیے بہتر ہے کہ تم اُسے پکڑ لو۔ اگر تشہیر کے بعد مالک ظاہر نہ ہوا تو وہ تمہاری ہے۔ اگر مالک ظاہر ہو گیا تو وہ اُس کی ہے۔ اور تم دونوں بہر حال بھیڑیے سے اچھے ہو۔

اونٹ کے متعلق فرمایا کہ اسے پکڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ نے اس کے اندر پانی ذخیرہ کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ اس کے پاؤں ہیں۔ وہ پانی پیتا پھرے گا اور درختوں کے پتے چرتا پھرے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اُسے مل جائے گا۔



بیع مبرور پاکیزہ کمائی میں سے ہے

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ)) [الطبرانی]

”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز خرید و فروخت۔“

**فائدہ:** ... جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ افضل کمائی کون سی ہے تاکہ اللہ کا قُرب حاصل ہو اور اجر و ثواب زیادہ حاصل ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے روزی کمانا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح آدمی کی عزت نفس محفوظ رہتی ہے، وہ کسی کا دستِ نگر بن کر نہیں رہ جاتا۔ اور یوں آپ ﷺ نے کام چوری اور بیکار رہنے کی مذمت بھی کر دی اور دل کے نشاط و فرحت کے ساتھ کام کرنے کی دعوت بھی دے دی۔

بیع مبرور سے مراد وہ خرید و فروخت ہے جس کے ذریعے انسان حلال طریقے سے روزی کما سکے۔

اللہ تعالیٰ پیشہ ورمومن سے محبت کرتا ہے

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش کہ یہ اللہ کی راہ میں ہوتا؟

جواب: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ اصحاب رسول نے اس کا ڈیل ڈول، قوت اور اس کی ہشاش بشاش طبیعت کو دیکھا تو کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش کہ یہ اللہ کی راہ میں (جہاد کر رہا) ہوتا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعْفُهَا فَهُوَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ  
الشَّيْطَانِ)) [الطبرانی]

”اگر یہ نکلا ہے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی روزی کمانے کے لیے دوڑ دھوپ کرتے ہوئے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ نکلا ہے بوڑھے والدین کی خدمت کرنے کے لیے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ نکلا ہے اپنی ذات کی خاطر سعی و کوشش کرتے ہوئے تاکہ وہ اپنے آپ کو سوال سے بچائے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ نکلا ہے دکھاوے اور فخر جتانے کے لیے کوشش کرتے ہوئے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ہر وہ مسلمان جو اپنے بال بچوں کے لیے رزق کمانے کے لیے جدوجہد کرے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنے عمر رسیدہ والدین کی خدمت کے لیے نکلے تو یہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔ جو شخص اس لیے کمائی کرنے نکلاتا کہ خود کو سوال سے بچائے تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔ صرف جنگ کے لیے نکلنا ہی فی سبیل اللہ نہیں ہے۔



## پاکیزہ کمائی اور اصلاح باطن

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے مستجاب الدعاء بنادے؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [البقرة: ۱۶۸]

”لوگو! زمین میں جو حلال و پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ۔“

تو سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے مستجاب الدعاء بنادے۔ تو انہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا سَعْدُ! أَطِيبَ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقْذِفُ اللَّقْمَةَ الْحَرَامَ فِي جَوْفِهِ مَا يَتَقَبَّلُ مِنْهُ عَمَلٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَإِيمًا عَبْدٍ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ)) [الطبرانی]

”اے سعد! اپنا کھانا حلال اور پاکیزہ کر لو تو تم مستجاب الدعاء ہو جاؤ گے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ اگر کوئی بندہ اپنے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ اتارتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ اور جس بندے کا گوشت حرام سے پرورش پائے تو آگ ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔“

**فائدہ:** ..... ”سُحْتٌ“ سے مراد ہر قسم کا مال حرام ہے جس کا کسب مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ رشوت وغیرہ بھی اسی زمرہ سے تعلق رکھتی ہے۔

مسلمان اگر چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو وہ حلال اور پاکیزہ غذا کا اہتمام کرے کیونکہ جس مال کے لیے جدوجہد کرنا باطل ہے وہ اللہ کی اطاعت سے دور کر دیتا ہے۔



لوگوں کو کون سی چیز آگ میں ڈالے گی

اور کون سی جنت میں لے جائے گی

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے اُس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو بہت زیادہ لوگوں کو دوزخ میں ڈلوادے گی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو بہت زیادہ لوگوں کو دوزخ میں ڈلوادے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْفَمُّ وَالْفَرْجُ)) ”منہ اور شرمگاہ۔“ آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہت زیادہ لوگوں کو جنت میں لے جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) ”اللہ کا تقویٰ اور بہترین اخلاق۔“

**توضیح:**..... منہ سے حرام کھایا جاتا ہے اور حرام گفتگو کی جاتی ہے۔ شرمگاہ سے زنا کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں چیزیں دوزخ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہیں۔ تقویٰ کا معنی اللہ تعالیٰ کا ڈر یا خوف اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر عمل ہے۔ اور حسن خلق سے مراد اچھے اخلاق ہیں اور یہ دونوں چیزیں جنت میں داخلے کا بہت بڑا سبب ہیں۔ **فائدہ:**..... اس حدیث مبارکہ میں نبی ﷺ نے اُن اعمال کا تذکرہ فرمایا ہے جو بڑی کثرت کے ساتھ لوگوں کو آگ میں پھنکوادیں گے اور وہ یہ ہیں: ۱۔ منہ، جو حرام کھاتا ہے۔ ۲۔ شرمگاہ، جو زنا میں پڑ جاتی ہے۔

وہ اہم اعمال جو لوگوں کو بڑی کثرت کے ساتھ جنت میں داخلہ دلوائیں گے، وہ یہ ہیں: ۱۔ اللہ کا تقویٰ یعنی اس کا ڈر اور خوف اور یہ تصور کہ وہ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ ۲۔ حسن خلق۔ یعنی دین کے بہترین آداب سے آراستہ ہونا اور رذائل اخلاق سے بچنا۔



حلال و حرام

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیں کہ میرے لیے کیا چیز حلال ہے اور کیا

حرام ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بتائیں کہ میرے لیے کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْبِرُّ مَا سَكَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمِئِنْ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمَفْتُونُ)) [احمد]

”نیکی وہ ہے جس سے روح راحت محسوس کرے، دل اس سے مطمئن ہو جائے۔

گناہ وہ ہے جس سے روح راحت محسوس نہ کرے اور نہ دل اس سے مطمئن ہو

اگرچہ تمہیں جھوٹا بے عمل اور علم سے بے بہرہ آدمی فتویٰ ہی کیوں نہ دے۔“

**فائدہ:** ..... نبی اکرم ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حلال وہ ہے جس سے دل و روح کو

راحت محسوس ہو اور دل اس کی طرف مائل ہو۔ حرام وہ ہے جس سے روح کو سکون محسوس نہ

ہو اور نہ ہی دل اس سے مطمئن ہو سکے، اگرچہ کذاب و بے عمل قسم کے لوگ اس کے حق میں

فتویٰ ہی کیوں نہ دیں۔



**سوال:** ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟

**جواب:** ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ))

”جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اُسے چھوڑ دو۔“

اُس نے پوچھا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَأَلْتِكَ سَيِّئَتِكَ وَسَرَّتَكَ حَسَنَتِكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ)) [احمد]

”جب تمہاری برائی تمہیں بُری محسوس ہو اور تمہاری نیکی تمہیں اچھی لگے تو سمجھو کہ تم

مومن ہو۔“

**فائدہ:** ..... گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور جس سے شرح صدر حاصل نہ ہو۔ ایمان یہ

ہے کہ مسلمان بے ہودگی پر غضب ناک ہو، معصیت اسے دکھ پہنچائے، اللہ کی اطاعت اُسے



فرحت عطا کرے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے شرح صدر حاصل ہو، نیکی کی وجہ سے خود کو صالحین اللہ پر بھروسہ کرنے والوں، اس کی ہستی کی تصدیق کرنے والوں اور اُس کے لیے عمل کرنے والوں میں سے شمار کرے۔



### قرض سے ڈراوا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کفر قرض کے برابر ہے؟

**جواب:** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا:

(( اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالذِّينِ ))

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کفر اور قرض سے۔“

تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا کفر قرض کے برابر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

(( نَعَمْ )) ”ہاں۔“ [النسائی، الحاکم]

**فائدہ:**..... قرض کفر کی مثل ہے کہ ذلت و مسکنت کی دعوت دیتا ہے۔ عار

میں مبتلا کرتا ہے۔ مردانگی سے دُور کرتا ہے۔ قرض لینے والے کو قید و بند کی بیڑیوں میں

جکڑ دیتا ہے۔ نیز اس حدیث میں وافر روزی کی ترغیب اور اسے میانہ روی کے ساتھ استعمال

کرنے کی تلقین پائی جاتی ہے۔



### جھوٹی قسم سے ڈراوا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس شخص نے میرے باپ کی زمین زبردستی مجھ

سے لے لی ہے؟

**جواب:** حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت موت سے اور ایک

آدمی کندہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! (کندی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)

اس شخص نے میرے باپ کی زمین زبردستی مجھ سے لے لی ہے؟  
تو کندی شخص بولا: یہ زمین میری ہے، میرے قبضہ میں ہے اور میں اسے کاشت کرتا ہوں۔ اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں۔

تو نبی ﷺ نے حضری سے پوچھا: "أَلَا بَيِّنَةٌ؟" کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ حضری نے کہا: میرے پاس دلیل تو کوئی نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "فَلَكَ يَمِينُهُ" تو تمہارے لیے اُس کی طرف سے قسم ہوگی۔  
حضری کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص یقینی طور پر بے اعتبار ہے، یہ اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ کس چیز پر قسم کھا رہا ہے اور یہ کسی بھی چیز سے اللہ کے خوف کی وجہ سے پرہیز نہیں کرتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا يَمِينُهُ))۔ اس کی طرف سے تمہارے لیے اس کی قسم کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔

چنانچہ وہ آدمی قسم دینے کے لیے چل پڑا۔

جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ حَلْفَ عَلَى مَالٍ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)) [مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

"اگر اس نے ظالمانہ طریقے سے دوسرے کا مال کھانے کے لیے قسم اٹھالی تو یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراضگی کے باعث منہ پھیرے ہوئے ہوگا۔"

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے نزاع کی صورت میں فیصلے کا طریقہ بیان فرمادیا

ہے۔ لہذا سرکاری دستاویزات ہوں یا شہادتوں کا معاملہ ہو یا کوئی بھی مادی دلیل جو حق کا ثبوت فراہم کرے، ان تمام صورتوں میں دلیل قائم کرنا ہوگی۔ ورنہ قسم سے فیصلہ ہوگا، یعنی مد مقابل (مدعا علیہ) قسم اٹھائے گا کہ اصل حق میرا ہی ہے۔ اور اسی طریق سے طرفین میں نزاع ختم ہو جائے گا۔ اور اس کا انجام اللہ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اگر قسم اٹھانے والا جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ملاقات کے وقت اس سے منہ پھیر لے گا۔ جس سے اللہ نے منہ پھیر لیا وہ کھلم کھلا گھائے میں ہوگا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ)) "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔"

اُس نے کہا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْيَمِينُ الْغَمُوسُ)) "جھوٹی قسم۔"

اُس نے پوچھا: جھوٹی قسم کیا ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرَأٍ مُسْلِمٍ يَعْنِي بِيَمِينٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ))

[البخاری، الترمذی، النسائی]

"جھوٹی قسم اٹھانے والا وہ شخص ہے جو کسی مسلمان کا مال کاٹ کر لے جاتا ہے۔ یعنی ایسی قسم کے ساتھ جس میں وہ جھوٹا ہے۔"

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا کبیرہ گناہ ہے۔ اور وہ جھوٹی قسم بھی گناہ کبیرہ ہے جو آدمی جانتے بوجھتے اس لیے اٹھاتا ہے تاکہ وہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر اپنے قبضے میں لے لے۔

**غَمُوس:** غین کی زبر کے ساتھ۔ اس کا معنی ہے ڈبونے والی۔ جھوٹی قسم کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قسم اٹھانے والے کو دنیا میں گناہ میں ڈبو دیتی ہے اور آخرت میں آگ میں ڈبو دے گی۔



سود سے ڈراوا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ))۔ سات ہلاک کر ڈالنے والی چیزوں سے بچو۔

ابو ہریرہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ))

وَأَكْلُ الرَّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ  
 الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]  
 ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حق کے بغیر  
 قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھا جانا، جس دن میدان جہاد میں  
 دشمن سے مڈ بھٹھڑ ہوا اس دن پیٹھ پھیر کر فرار ہو جانا اور بھولی بھالی پاکدامن مومن  
 عورتوں پر تہمت لگانا۔“

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے سات ہلاکت خیز باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے جو درج ذیل ہیں؛

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا یعنی کسی کو اللہ تعالیٰ کا مثل بنانا۔

۲۔ سود کھانا

۳۔ جادو، وہ یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے اصل سے پھیر دینا، طلسم وغیرہ کا استعمال کرنا اور  
 شیاطین کی تسخیر کرنا وغیرہ۔

۴۔ دین کے دشمنوں کے خلاف جنگ کے وقت بزدلی کے ساتھ پیٹھ پھیر کر فرار ہونا۔

۵۔ پاکدامن طاہر عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

۶۔ کسی کو ناحق جان سے مار ڈالنا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کرنا حرام کیا تھا۔

۷۔ یتیم کا مال ظلم کے ساتھ کھا جانا۔



یقیناً تاجر لوگ ہی فاجر ہیں

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار نہیں

دیا ہے؟

جواب: حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

سنا وہ فرما رہے تھے: ((إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ)) ”یقیناً تاجر لوگ ہی فاجر لوگ ہیں۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار نہیں

دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلَىٰ وَلَٰكِنَّهُمْ يَحْلِفُونَ فَأَيْتُمُونَ وَيَحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ))

[احمد، الحاکم]

”ہاں کیوں نہیں، لیکن یہ لوگ قسمیں اٹھاتے ہیں اور گناہگار ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے لیکن بہت سارے تجارت پیشہ لوگ اپنا سودا بیچنے کے لیے جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں اس طرح وہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ جھوٹ بول کر گناہگار ہوتے ہیں۔



کون سا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے؟

**جواب:** حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کون

سا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذِرَاعٌ مِّنَ الْأَرْضِ يَنْتَقِصُهَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ

فَلَيْسَ حِصَاةً مِّنَ الْأَرْضِ يَأْخُذُهَا إِلَّا طَوَّقَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى

قَعْرِ الْأَرْضِ وَلَا يَعْلَمُ قَعْرَهَا إِلَّا الَّذِي خَلَقَهَا)) [احمد، الطبرانی]

”سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ مسلمان آدمی اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ

زمین چھین لے۔ جو زمین اُس نے ناجائز طور پر لی ہے قیامت کے دن اس کے

ایک ایک کنکر کا زمین کی گہرائی تک طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے

گا۔ اور اُس کی گہرائی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جس نے وہ زمین پیدا کی ہے۔“

**فائدہ:**..... کسی کی زمین میں سے کوئی ٹکڑا ناقص قبضے میں کر لینا سب سے بڑا ظلم ہے۔



## حدود کا بیان

### قصاص کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا فلاں خاتون سے قصاص لیا جائے گا؟ واللہ! اس سے قصاص نہیں لیا جاسکتا۔

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ حارثہ زُبَیج کی بہن نے کسی آدمی کو زخمی کر دیا۔ تو وہ لوگ اپنا جھگڑا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ)) ”قصاص دینا ہوگا، قصاص دینا ہوگا۔“

تو زُبَیج کی ماں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا۔ خدا کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جاسکتا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللَّهِ! يَا أُمَّ رَبِيعٍ! الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ))

”اللہ پاک ہے، اے زُبَیج کی ماں! قصاص تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم ہے۔“

زُبَیج کی ماں نے کہا: خدا کی قسم! اس سے کبھی بھی قصاص نہیں لیا جاسکتا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ زُبَیج کی ماں اس بات پر اصرار کرتی رہیں حتیٰ کہ اُن لوگوں نے دیت قبول کر لی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ)) [البخاری، مسلم]

”یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اگر اللہ تعالیٰ پر بھی قسم ڈال

دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... باہم جھگڑے کے موقع پر قصاص ہی مشروع ہے۔ مگر اُمّ زُبَیج نے یہ فیصلہ

نہ مانا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا حکم رد نہیں کیا بلکہ صرف دیت قبول ہو جانے کی اُمید میں ٹال

مٹول کرتی رہیں۔ اور ایسا ہو گیا، یعنی مضروب کے لوگوں نے قصاص پر اصرار نہ کیا اور دیت

قبول کر لی۔

یقیناً اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ پر بھی قسم ڈال دیں اور اُس سے اُمید وابستہ کر لیں جیسا کہ اُمّ رُبیع نے کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اُن کے بلند مقام کی وجہ سے ان کی بات قبول کرتے ہوئے ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔



### جنین کی دیت غلام ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا تاوان کیسے دیا جاسکتا ہے جس نے نہ پیانہ کھایا اور نہ وہ بولانہ چیخ ماری۔ ایسا خون تو رائیگاں ہی جائے گا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں جھگڑ پڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور جان سے مار ڈالا، اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ بھی مر گیا۔ تو وہ لوگ اپنا جھگڑا نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے۔

آپ ﷺ نے فیصلہ کیا:

((أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ ، وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِيَةِ وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ))

”کہ مقتول جنین کی دیت ایک غلام مرد یا عورت ہوگی۔ مقتول عورت کی دیت قاتلہ کے عاقلہ (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر عائد کی۔ مقتولہ کی اولاد اور دوسرے رشتہ داروں کو (دیت میں) اس کے وارث قرار دیا۔“

اس پر حنبل بن نابغہ ہذلی نے کہا:

((يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أُغْرِمَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ))

”یا رسول اللہ! اس کا تاوان کیسے دیا جاسکتا ہے جس نے نہ پیانہ کھایا، نہ وہ بولانہ چیخ ماری، ایسا خون تو رائیگاں ہی جائے گا؟“

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((انَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”یہ شخص تو اپنے موزوں کیے ہوئے مسجع کلام کی وجہ سے کاہنوں کا بھائی لگتا ہے۔“  
فائدہ:..... شہ قتل کی دیت قتلِ خطا جیسی ہے۔



جس کا خون ہدر (بے کار) جائے گا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننے کے لیے آجائے (تو میں کیا کروں)؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا، اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننے کے لیے آجائے (تو میں کیا کروں)؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَلَا تُعْطِه“۔ اُسے اپنا مال مت دو۔

اُس نے عرض کیا: کیا خیال ہے اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”قَاتِلْهُ“۔ اُس سے لڑائی کرو۔

اُس نے عرض کیا: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھے قتل کر دے تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَأَنْتَ شَهِيدٌ“۔ اگر وہ تمہیں قتل کر دے تو تم شہید ہو۔

اُس نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اُسے قتل کر دوں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”هُوَ فِي النَّارِ“۔ اگر تم اُسے قتل کر دو تو وہ دوزخ میں گیا۔

[مسلم]

**فائدہ:**..... چونکہ مال لوٹنے والا حملہ آور اور گناہ گار ہے اس لیے اس کا قصاص ہے نہ دیت اگرچہ وہ معمولی سی چیز بھی لے کر نہ لوٹا۔ اور یہ باتفاق علماء ہے۔ واللہ اعلم۔





جس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں

سوال: نبی اکرم ﷺ سے لٹکے ہوئے پھل کے متعلق پوچھا گیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے متعلق

پھل کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مَتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غُرَامَةٌ مِثْلُهُ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَّغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غُرَامَةٌ مِثْلُهُ وَالْعُقُوبَةُ))

[ابوداؤد، النسائی، احمد]

”اگر کوئی ضرورت مند اپنے منہ سے کوئی چیز اٹھالے اور چادر یا کپڑے وغیرہ میں چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کوئی سزا نہیں ہے۔ اور جو آدمی اس میں سے کچھ لے کر باہر نکل جائے تو اس پر اس چیز کے برابر جرمانہ بھی ہے اور سزا بھی۔ اور جس نے کوئی چیز کھلیان یا غلہ جمع کرنے کی جگہ میں پہنچنے کے بعد اس میں سے چوری کی اور اس چیز کی قیمت ایک زرہ کی قیمت کو پہنچ گئی تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی۔ اور جس نے اس سے کم قیمت کی چیز چرائی تو اس پر اسی چیز کے برابر جرمانہ اور سزا ہے۔“

حکم: ..... شمر کا اطلاق تمام پھلوں پر ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر اس کا استعمال کھجور کے پھل کے لیے ہوتا ہے۔ یہ وہ تر کھجوریں ہیں جو درخت پر لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔

جو آدمی بھوکا ہے اور اس درخت کے پھل میں سے کھالے تو اس پر کچھ بھی نہیں نہ جرمانہ اور نہ ہی سزا۔ جو آدمی اس میں سے پھل اُتار کر لے جائے تو اس پر جرمانہ بھی ہے اور سزا بھی۔ یہ حاکم کی صوابدید پر ہے تاکہ مجرم کو زجر و توبیح ہو اور دوسروں کو عبرت ہو۔

اس طرح اگر وہ کھلیان میں سے زرہ سے کم قیمت کا پھل چرائے تو اس پر بھی جرمانہ و سزا ہے۔ اور اگر اس نے زرہ کی قیمت کے برابر چیز کی چوری کر لی تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی کیونکہ اس نے حفاظت میں لی ہوئی چیز کی طرح ہی اس کی چوری کی ہے۔

آیا کہ جس پر حد سرقہ قائم کی گئی ہے وہ چوری شدہ چیز یا اُس کی قیمت واپس کرنے کا پابند ہے یا نہیں؟ ظاہر بات یہی ہے کہ وہ پابند ہے کیونکہ حد تو اللہ کا حق ہے اور مال بندوں کا حق ہے۔ اُن میں سے ایک حق پورا ہونے کے بعد دوسرے کو ساقط نہیں کرتا۔



## زنا کی حد

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کریں؟

**جواب:** حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کریں؟

دوسرا شخص ذرا زیادہ سمجھ دار تھا، اُس نے کہا: جی ہاں، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ اور مجھے اجازت دیں کہ میں معاملہ عرض کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے اجازت دی تو اُس نے بیان کیا کہ میرا بیٹا اس شخص کا نوکر تھا۔ اُس نے اس کی بیوی سے بدکاری کی ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لگا ہوتی ہے۔ میں نے اس کے فدیہ میں ایک سو بھیڑ بکریاں اور ایک لونڈی اس آدمی کو دی ہے۔ (اسی اثناء میں) میں نے اہل علم لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال تک جلا وطنی کی سزا ہے اور اس آدمی کی بیوی پر رجم کی سزا لگا ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ: الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ وَاعْدُ يَا نَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بھیڑ بکریاں واپس ہوگی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال تک جلا وطنی کی سزا کا ثنا ہوگی۔ (رہی وہ عورت) تو اے اُنیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ! اگر وہ جرم کا اعتراف کر لے تو اُسے رجم (سنگسار) کر دو۔“

چنانچہ حضرت انیس بن ضحاک اسلمیؓ اگلے دن اس خاتون کے پاس گئے۔ اُس نے جرم بدکاری کا اعتراف کر لیا۔ تو انیس نے اسے سنگسار کر دیا۔

**حکم:**..... کنوارے لڑکے یا لڑکی کو زنا کرنے پر سو کوڑے کی سزا دی جائیگی۔ اپنے وطن سے مکمل اور لگاتار ایک سال تک جلاوطن ہوگا۔ یہ جلاوطنی کا علاقہ اس کے گھر سے مسافتِ قصر کے برابر ہے۔ جلاوطنی کی سزا اس لیے ہے تاکہ اسے اہل خاندان اور وطن سے دوری کا احساس دلا کر سرزنش کی جائے۔ غلام کی سزا آزاد کی سزا سے نصف ہے۔ امام شافعیؒ اور جمہور اسی مسلک پر ہیں۔



**زچہ اور حاملہ پر وضع حمل تک حد قائم نہ ہوگی**

**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! میں گناہ کر کے حد کی مستحق ہو گئی ہوں، لہذا مجھ پر حد

قائم کریں؟

**جواب:**..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی..... وہ زنا سے حاملہ تھی..... اُس نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! میں گناہ کر کے حد کی مستحق ہو گئی ہوں، لہذا مجھ پر حد قائم کریں۔

تو نبی ﷺ نے اُس کے ولی کو طلب کیا اور فرمایا: ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا)) ”(اسے گھر لے جاؤ) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اسے میرے پاس لے آنا۔“

چنانچہ اس عورت کے ولی نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے متعلق حکم ارشاد فرمایا کہ اس پر اس کے کپڑے خوب گس کر باندھ دیئے جائیں پھر حکم دیا کہ اُسے رجم کر دیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(جنازہ پڑھنے سے پہلے) حضرت عمرؓ نے آپؐ سے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! آپ اس کی

نمازِ جنازہ پڑھیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَاءَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ

تَعَالَى))

”اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ میں سے ستر افراد کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے۔ کیا تم نے اس سے افضل اور بہتر توبہ بھی پائی ہے کہ وہ اپنی جان لے کر اللہ کے حضور پیش ہوگئی؟“

**فائدہ:**..... کیا کوئی توبہ اس سے افضل ہو سکتی ہے کہ اللہ کی خوشنودی میں اپنی روح کا سودا کر لیا جائے۔ اس طرح کہ اس نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا اور محض اللہ کے ڈر سے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے رجم جیسی سزا قبول کر لی۔ یعنی اُس خاتون کی توبہ سے کوئی توبہ افضل نہیں ہے۔



عرب کی خرابی اس شر سے جو قریب آگاہ ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم لوگ ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے اندر صالح لوگ موجود ہیں؟

**جواب:** حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بہت گہرائے ہوئے اندر تشریف لائے، آپ فرمائے جا رہے تھے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَحَلَّقَ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا))

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، خرابی ہے عرب کے لیے اس شر سے جو قریب آگاہ ہے۔ آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے دائرہ بنا کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج یا جوج و ما جوج کا زبردست بند اتنا کھول دیا گیا ہے۔“

تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے اندر صالح لوگ موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)) [البخاری، مسلم]

”ہاں، (یہ تب ہوگا) جب بُرائی کی کثرت ہو جائے گی۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ شر و فساد عرب کے قریب آ جائے گا۔ لوگوں میں اہل خیر و تقویٰ ہونے کے باوجود انسانوں کی ہلاکت یقینی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی۔ اس ہلاکت میں نیک و بد سب شامل ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کے اعمال صالح یا اعمالِ بد پر زندہ کرے گا۔ یعنی اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔



### مومن خود کو حقیر نہ سمجھے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے حقیر سمجھ سکتا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ)) ”تمہارا کوئی آدمی اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھے۔“ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا کوئی آدمی اپنے آپ کو کیسے حقیر سمجھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ مَقَالًا ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟))

”آدمی دیکھے کہ کسی معاملہ میں اس کا بولنا بہت ضروری ہے اور پھر وہ کچھ نہ کہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے پوچھے گا کہ تمہیں فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے کیا چیز مانع تھی؟“

وہ کہے گا: لوگوں کا ڈر۔ تو اللہ فرمائے گا:

((فَأَيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشِيَ)) [ابن ماجہ]

”تمہیں صرف مجھ سے ڈرنے کا زیادہ حق تھا۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے مسلمان کو منع کیا ہے کہ وہ خود کو حقیر سمجھے۔ وہ اس طرح کہ

مخلوق کے ڈر سے نیکی کی بات کہنے سے ڈر جائے۔ بُرائی کا ارتکاب ہو رہا ہو اور دیکھنے والا محض ڈر کر خاموش رہے تو گویا اُس نے اپنے آپ کو حقیر جانا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ڈر ہونا چاہیے۔ اللہ کی مخالفت میں ہر کام سے نفرت ہو، شریعتِ رسول اللہ کے مطابق عمل کی

ترغیب دے۔ ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴾ [فاطر: ۲۸]

”اللہ سے اُس کے بندوں میں سے صرف عالم لوگ ہی ڈرتے ہیں۔“



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے بہترین انسان کون سا ہے؟

**جواب:** حضرت ذرّہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! لوگوں میں سے بہترین انسان کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( أَتَقَاهُمْ لِلرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ وَأَمْرُهُمْ

بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ )) [البیہقی]

”ان میں سے سب سے زیادہ رب عزوجل سے ڈرنے والا، سب سے زیادہ صلہ

رحمی کرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور سب سے زیادہ بُرائی سے

روکنے والا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ لوگوں میں سے مسلمان ہی سب سے

زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، اس کی طاعت و عبادت کرنے والا، رحم کے رشتہ داروں کے

ساتھ محبت کرنے والا اور سب سے زیادہ نیک کاموں کا حکم اور بُرے کاموں سے روکنے والا

ہے۔ اس لیے ایسا مسلمان ہی اللہ کے نزدیک تمام انسانوں میں سے بہترین انسان ہے۔



جو اپنی بدکاری کا اعتراف کر لے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد

میں تشریف فرماتے تھے کہ ایک آدمی آیا، اُس نے آپ کو پکارا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے

بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

حتیٰ کہ اُس نے یہی بات چار مرتبہ دہرائی۔ جب اُس نے خود اپنے خلاف چار شہادتیں

دے دیں تو نبی ﷺ نے اُسے اپنے پاس بلایا،

اور اُس سے پوچھا: ”أَبِكَ جُنُونٌ؟“۔ کیا تمہیں جنون لاحق ہے؟  
اُس نے جواب دیا: نہیں۔

آپ ﷺ نے پوچھا: ”فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟“۔ کیا تم شادی شدہ ہو؟  
اُس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

”إِذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ“۔ اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو۔ [البخاری]

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے رجم کیا۔ ہم نے اُسے  
عیدگاہ میں رجم کیا۔ جب اس پر تیزی کے ساتھ پتھر پڑے تو پریشان ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم  
نے اُسے آڑھ میں جالیا اور اُسے رجم کر دیا۔

فائدہ:..... مجنون مرد ہو خواہ عورت اور اسی طرح غیر شادی شدہ کو رجم نہیں کیا جائے گا۔



## امارت و قضاء کا بیان

### امارت میں زہد

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے جن امور کا آپ کو والی بنایا ہے اُن میں سے کسی امر پر ہمیں بھی مامور فرمائیں؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے جن امور کا آپ کو والی بنایا ہے اُن میں سے کسی امر پر ہمیں بھی مامور فرمائیں؟ دوسرے آدمی نے بھی ایسی ہی خواہش کی درخواست کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا وَاللَّهِ! مَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”بخدا! ہم اس کام کا کسی ایسے آدمی کو والی نہیں بنائیں گے جو اس کا سوال کرے اور نہ ہی کسی ایسے آدمی کو جو اس کی حرص رکھے۔“

**فائدہ:**..... جب کچھ لوگوں نے امارت کی طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی کسی منصب کا خود سوال کرے یا اُس کی حرص رکھے، ہم اُسے کسی منصب پر فائز نہیں کریں گے۔ جو آدمی خود کسی عہدے کی طلب کرے ہمارے نزدیک وہ آدمی سب سے بڑا خائن ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ مجھے اپنا عامل نہیں بنائیں گے؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے اپنا عامل نہیں بنائیں گے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا:



((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبٌ وَنِدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا)) [مسلم، ابو داود]  
 ”اے ابو ذر! تم اسے کما حقہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یقیناً یہ عہدہ قیامت کے دن رسوائی و ندامت کا باعث ہوگا۔ سوائے اس آدمی کے جو اس میں عدل سے کام لے اور اس کا پورا پورا حق ادا کرے۔“

**فائدہ:**..... جب حضرت ابو ذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی منصب پر مامور کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ تم اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہو۔ قیامت کے دن یہ عہدے کی ذمہ داری رسوائی و پشیمانی بن جائے گی۔ صرف وہی آدمی اس دن کی رسوائی سے بچے گا جس نے پورے عدل کے ساتھ اس منصب کا حق ادا کیا ہوگا۔ حق ادا کرنے کی صورت میں وہ اعلیٰ درجات کا حقدار ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی متفق علیہ حدیث ”سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ“ اس کی دلیل ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ ایسی ولایت سے دور رہا جائے الا یہ کہ آدمی اس کا حق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اس کی ذمہ داریاں پوری کر سکے۔



### اطاعتِ امیر واجب ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم شرکی حالت (زمانہ جاہلیت) میں تھے تو اللہ تعالیٰ خیر (اسلام کا زمانہ) لے آیا۔ اب ہم خیر کی حالت میں ہیں۔ تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟

**جواب:** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ شر کی حالت میں تھے تو اللہ تعالیٰ خیر لے آیا۔ اب ہم خیر کی حالت میں ہیں۔ تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ“۔ ہاں، آئے گا۔

میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ“۔ ہاں، آئے گا۔

میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نعم“۔ ہاں، (اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا)۔

میں نے پوچھا: وہ شر کا دور کیسے آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: -  
(يَكُونُ بَعْدِي أئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَنُونَ بِسُنَّتِي وَ  
سَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ  
إِنْسٍ))

”میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو میری سیرت سے رہنمائی حاصل نہیں  
کریں گے اور نہ میرے طریقہ پر چلیں گے۔ عنقریب ان میں ایسے لوگ کھڑے  
ہوں گے جو انسانی لبادے میں شیاطین کے دل رکھتے ہوں گے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں یہ دور پالوں تو پھر میں کیا کروں؟  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ الْأَمِيرَ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ  
وَاطِيعٌ“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ))

”تم بات سننا اور امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ تیری پشت پر کوڑے برسائے جائیں اور  
تیرا مال چھین لیا جائے۔ پس تم حکم سن کر اطاعت کرنا۔ دوسری روایت میں ہے کہ  
تم ہر حال میں مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران سے چمٹے رہنا۔“

میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ہی ان کا کوئی حکمران ہو تو پھر  
کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاعْتَرِزْ لَتِلْكَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنَّ تَعْصَى بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى  
يُذْرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”تو پھر ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا اگرچہ تمہیں کسی درخت کی جڑ کو دانٹوں  
سے ہی کیوں نہ پکڑنا پڑے یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔“

فائدہ:..... خیر یعنی دورِ اسلام کے بعد یکے بعد دیگرے شر سے مراد ان فتنوں اور فساد کا

ظہور ہے جو حکومت کے حکمرانوں اور حکام کی طرف سے ہوگا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا  
ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے اور نہ میری سنت

و طریقہ پر عمل کریں گے۔ ان میں ایسے آدمی ہوں گے جو صورت تو انسان کی ہوگی مگر ان کے دل شیاطین کے دل ہوں گے۔ اس وقت تم سمع و طاعت کو لازم پکڑنا اور ہر حال میں جماعت سے چمٹ کر رہنا۔ اگر کوئی جماعت نہ ہو اور نہ اس کا سردار ہو تو پھر تمام انسانوں سے الگ تھلگ کہیں تنہائی میں چلے جانا حتیٰ کہ تمہیں موت آئے۔ بس یہی طریقہ ہے جس کے ذریعے تم سلامت رہ سکتے ہو۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم ان کے خلاف تلوار سے لڑنے کا اعلان نہ کریں؟

**جواب:** حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَ تُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) [مسلم]

”تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، وہ تم پر رحمت بھیجیں اور تم ان پر رحمت بھیجو۔ تمہارے شریر حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث میں یہ حکم ہے کہ اپنے حکمران کے خلاف خروج یعنی بغاوت حرام ہے اگرچہ اس سے فسق و فجور کا ظہور ہو۔ جمہور سلف و خلف کا یہی مسلک ہے۔ بلکہ بعض تو اس کے اجماع کے قائل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: ”أَمِيرٌ غَشُومٌ خَيْرٌ مِّنْ فَتْنَةٍ تَدُومٌ“۔ ظالم و غاصب حکمران دائمی فتنہ و فساد سے بہتر ہے۔ البتہ فاسق آدمی کی بیعت منعقد نہیں ہوتی۔

اس حدیث کے مطابق مسئلہ یہ ہے کہ حکمرانوں کی اطاعت فرض ہے بلکہ ان کے لیے درست قول و فعل کی توفیق کی دعا کرنا چاہیے۔ ان کے خلاف خروج و بغاوت حرام ہے اگرچہ ان کا فسق و فجور ظاہر ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح خون بہیں گے، عزتیں پامال ہوں گی اور

فتنے ابھریں گے اور فساد رونما ہوں گے۔

یہ صورت حال عوام کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مانع نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے انہیں (حکمرانوں کو) کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔



### امیر کے لیے اخلاص

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! (خیر خواہی) کس کے لیے؟

**جواب:** حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الَّذِينَ النَّصِيحَةُ)) ”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“

صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! خیر خواہی کس کے لیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَتِهِمْ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”خیر خواہی اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول ﷺ، مسلمانوں کے

حکمرانوں اور ان کے عام لوگوں کے لیے۔“

**فائدہ:**..... حکمران کے مصاحبین اور متعلقین کی حکمران کے لیے خیر خواہی عین واجب

ہے۔



**سوال:** کون سا جہاد افضل ہے؟

**جواب:** حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جس کا پاؤں

گھوڑے کی رکاب میں تھا، نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا جہاد افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) [الترمذی، النسائی]

”جابر و ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔“

ترمذی کے الفاظ یہ ہیں:

((انّ من اعظم الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر تنهاه عن ظلمه))

”یقیناً سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے عدل و انصاف کی بات کہی جائے جو اُسے اُس کے ظلم سے روک سکے۔“

**فائدہ:**..... یہ افضل جہاد اس لیے ہے کہ اس آدمی نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ اور اس کی مثال بالکل اس مجاہد کی سی ہے جو میدان قتال کی صف میں ثابت قدم کھڑا ہوا ہے۔



امیر کو چاہیے کہ ثقہ آدمی کو نائب بنائے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟

**جواب:** حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں آپ ﷺ سے بات چیت کی۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ پھر کسی وقت آئے۔

تو اُس خاتون نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں؟ گویا کہ وہ آپ کی موت کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((انّ لم تجدیننی فأتی ابابکر)) [البخاری، مسلم]

”اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس جانا۔“

**فائدہ:**..... اس خاتون نے کسی اہم ذاتی معاملہ میں نبی اکرم ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اُسے پھر کسی وقت آنے کا کہا تو خاتون نے موت کے امکان کا خیال ظاہر کر کے نبی ﷺ سے دریافت کرنا چاہا کہ آپ کی عدم موجودگی میں آپ کا نائب کون ہوگا تاکہ میں اپنا معاملہ اس کے سامنے پیش کر سکوں، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا حکم دیا۔

اس میں اس بات کی طرف صریح اشارہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی آپ کے خلیفہ ہوں گے۔



## فیصلہ کرنے کے آداب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے (قاضی بنا کر) بھیج رہے ہیں جب کہ میں نوعمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے؟

**جواب:** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں جب کہ میں نوعمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ بھی نہیں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

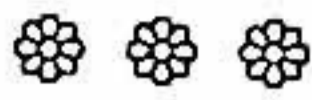
((إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ  
الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِينَ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ  
الْأَوَّلِ ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ))

”یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو ثبات بخشنے گا۔ جب تمہارے سامنے دونوں فریق بیٹھ جائیں تو اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ سنانا جب تک دوسرے فریق کی بات کو اسی طرح نہ سُن لو جیسا کہ پہلے کی بات سُنی تھی۔ یہ طریق کار زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح فیصلہ واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلہ کرتا رہا مگر مجھے کسی فیصلہ میں کبھی کوئی شک لاحق نہ ہوا۔ [ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ طرفین کی بات غور سے سُنی جائے تاکہ حق بات کھل کر سامنے آجائے۔ فریقین کے دلائل سُننے بغیر فیصلہ کرنا حرام ہے۔ اور اگر قاضی اس طرح فیصلہ کر دے تو وہ باطل ہے، اُسے توڑنا واجب ہے۔ فریقین کے باہمی جھگڑنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس طرح حق ظاہر ہو جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جب تمہارے پاس ایک شخص مقدمہ لے کر آئے اور اس کی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی ہو تو بھی اس کے حق میں فیصلہ نہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرا فریق آئے اور اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئی ہوں۔



## جھوٹی گواہی سے سختی کے ساتھ بچنے کا حکم

**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے انسان بہترین ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے

انسان بہترین ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ

شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) [البخاری ، ابوداؤد]

”سب سے بہترین انسان میرے زمانے کے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے پیچھے آئیں گے، پھر وہ جو ان کے پیچھے آئیں گے۔ پھر ایسی قوم آجائے گی کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے نکل جائے گی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے آگے نکل جائے گی۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بعد دو ادوار کی فضیلت

بیان فرمائی ہے۔ اور ترمذی کی حدیث کے مطابق صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بعد تین ادوار کی

فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بعد جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم کا ذکر ہے جو کہ سخت قابل

نذمت ہے اس لیے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔



## قسموں اور نذروں کا بیان

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

**سوال:** میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی مگر وہ وفات پا گئی ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی مگر وہ وفات پا گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ؟))

”اگر تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا تو کیا (اس کے فوت ہو جانے کے بعد) تم اُسے ادا کرتے؟“

اُس نے کہا: جی ہاں، میں اُسے ضرور ادا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)) [البخاری، النسائی]

”تو اللہ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے سائل کو اپنی بہن کی حج کی نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کا حق ادا کرنا بطریق اولیٰ ضروری ہے۔



### قسم اور نذر کا کفارہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک باندی ہے، میں اُسے زور سے تھپڑ

مار بیٹھا ہوں؟



**جواب:** حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری ایک باندی ہے، میں اُسے زور سے تھپڑ مار بیٹھا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق اسے بہت بڑی بات سمجھا۔

میں نے عرض کیا: کیا میں اس باندی کو آزاد نہ کر دوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "إِئْتِنِي بِهَا"۔ اُسے میرے پاس لاؤ۔

چنانچہ میں اس باندی کو آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔

تو آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا: "أَيْنَ اللَّهُ؟"۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

اُس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: "فَمَنْ أَنَا؟"۔ میں کون ہوں؟

اُس نے جواب دیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: "أَعْتَقَهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ"۔ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ مومنہ

ہے۔ [مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک لونڈی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ بعد میں بہت پشیمانی ہوئی تو انہوں نے اس کا اظہار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کیا۔ آپ ﷺ نے اس پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو حضرت معاویہ بن حکم کے دل میں اُسے آزادی دے کر اس زیادتی کی تلافی کا خیال پیدا ہوا۔ جب انہوں نے نبی ﷺ سے اُسے آزاد کرنے کا مشورہ مانگا تو نبی ﷺ نے اس لونڈی کو بلوا کر اس کا امتحان لیا۔ جب اسے ایک مومنہ پایا تو حکم دیا کہ اسے آزاد کر دو۔ یوں اس زیادتی کا ازالہ بھی ہو گیا اور آزادی دینے والا اجر و ثواب کا مستحق بھی ہو گیا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! مجھ پر ایک مومن گردن کو آزاد کرنا واجب ہے؟

**جواب:** ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک سیاہ فام لونڈی لے کر آیا۔

اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ذمے ایک مومن گردن کو آزاد کرنا واجب ہے؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے اُس لونڈی سے پوچھا:

(( اَيْنَ اللّٰهُ ؟ )) ”اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟“

تو اُس لونڈی نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (کہ اللہ آسمان میں ہے)  
آپ ﷺ نے اُس سے پھر پوچھا:

(( فَمَنْ اَنَا ؟ )) ”بتاؤ کہ میں کون ہوں؟“

اُس لونڈی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کر کے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔  
(یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے اُس آدمی کو حکم دیا:

(( اَعْتَقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ )) [ابوداؤد، احمد]

”اسے آزادی بخش دو کیونکہ یہ مومنہ ہے۔“

فائدہ:..... اس حدیث اور سابق حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن ہونے کے لیے  
اللہ تعالیٰ کے وجود اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعتراف ہی کافی ہے۔



## شکار اور ذبیحہ کا بیان

کھایا جانے والا جانور

**سوال:** کیا یہ حرام ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ما مونہ کے گھر میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا گوہ پیش کیا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو کسی خاتون نے کہا کہ نبی ﷺ کو بتادو کہ جو چیز وہ کھانا چاہتے ہیں وہ کیا ہے؟ تو گھر والوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوہ ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ تو میں نے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافِيَهُ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”نہیں، یہ حرام نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ ہمارے علاقے (مکہ) میں نہیں ہوتا تھا

اس لیے مجھے اس سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔“

حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں نے اُس بھنے ہوئے گوہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں اُسے کھا

رہا تھا اور نبی ﷺ دیکھ رہے تھے۔

**فائدہ:**..... گوہ حرام نہیں ہے لیکن نبی ﷺ کی طبیعت نے اس سے گھن محسوس کی

ہے کیونکہ یہ اُن کے علاقہ مکہ اور گردونواح میں نہیں ہوتا تھا۔ پس علمائے سلف و خلف کے اتفاق

کے ساتھ گوہ ذبح کرنے کے بعد حلال ہے۔ حضرت علیؓ اور اصحاب ابوحنیفہؒ سے اس کی

کراہت منقول ہے۔



**سوال:** میں نے نبی ﷺ سے بچو کے بارے میں پوچھا؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے بچو کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ صَيْدٌ وَفِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”یہ شکار ہے یعنی اس کا کھانا حلال ہے۔ اگر محرم اس کا شکار کرے تو اس میں مینڈھے کی قربانی ہے۔“

**فائدہ:**..... بچو شکار ہے۔ احرام کھولنے کے بعد اس کا کھانا حلال و جائز ہے۔ بعض صحابہؓ، تابعین، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

جمہور علماء کا کہنا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ یہ درندہ ہے اور کچلی والے درندوں کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ حلت کے قائل لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسے نص کے ذریعے مخصوص کر دیا گیا ہے یعنی اس کا نام لے کر اسے حلال قرار دیا گیا ہے۔



**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے گھی، پنیر اور گاؤخر کے متعلق پوچھا گیا؟

**جواب:** نبی کریم ﷺ سے گھی، پنیر اور گاؤخر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ

وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)) [ابوداؤد، الترمذی، الحاکم]

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں حلال قرار دیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔ اور جس چیز سے سکوت فرمایا ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جن میں عفو و معافی ہے۔

**فائدہ:**..... گاؤخر (جمار و حش) حلال ہے۔ گھی اور پنیر نص قرآنی کے مطابق حلال دودھ سے بنائے جاتے ہیں۔



ذبح کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کل کو ہماری اپنے دشمن سے مڈ بھینٹ ہونے والی

ہے۔ اور ہمارے پاس چھریاں وغیرہ نہیں ہیں؟

**جواب:** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کل کو ہماری دشمن کے ساتھ مڈ بھيٹڑ ہونے والی ہے اور ہمارے پاس چھریاں وغیرہ نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْجَلُ أَوْ أَرِنُ مَا أَشْهَرَ الدَّمِ وَذَكِرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ  
السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَأَحْدِثُكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ  
فَمَدَى الْحَبَشَةِ))

”جو چیز خون بہائے اُسے تیزی کے ساتھ استعمال کرو، اللہ کا نام لو اور اُسے کھا لو۔  
(جس چیز سے ذبح کیا جائے) وہ دانت اور ناخن نہ ہو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ  
دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔“

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا مال غنیمت پایا۔ ایک  
اونٹ بدک کر بھاگ کھڑا ہوا تو ہمارے ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ تو رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ

فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”ان اونٹوں کے اندر وحشی جانوروں کی طرح کا وحشی پن ہوتا ہے۔ ان میں سے  
جب کوئی اونٹ بے قابو ہو جائے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کیا کرو۔“

**فائدہ:**..... ہر اُس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جو خون بہا دے جیسے پتھر، بانس اور لوہا  
وغیرہ۔

ذبح تیزی سے کرنا چاہیے۔ اللہ کا نام (بسم اللہ اللہ اکبر) پڑھا جائے۔ دانت  
سے ذبح کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ہڈی ہونے کی وجہ سے نجس اور حرام ہے نیز یہ مومن جنت کی  
خوراک ہے۔ ناخن سے ذبح کرنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ یہ  
لوگ زمانہ کفر میں اپنے ناخن بڑھایا کرتے تھے اور ان ہی کے ساتھ ذبح کر لیا کرتے تھے۔  
ہمیں کفار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ اور پھر ناخن سے ذبح کرنے میں جانور کو اذیت بھی

پہنچتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جانور کو بدک جانے یا بے قابو ہونے کی صورت میں تیر مارنے کی اجازت دی ہے اور یہ تیر جسم کے کسی بھی حصہ میں مارا جاسکتا ہے جس سے اس کا خون بہہ جائے۔ اس طرح یہ حلال ہوگا۔



جنین کا ذبح ماں کے ذبح میں شامل ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جب اونٹنی کو نحر کیا جائے، گائے اور بکری کو ذبح کیا جائے اور ہم اُن کے پیٹ میں بچہ پائیں تو کیا ہم اُسے پھینک دیں یا کھالیں؟

**جواب:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جب اونٹنی کو نحر کیا جائے، گائے اور بکری کو ذبح کیا جائے اور ہم اُن کے پیٹ میں بچہ پائیں تو کیا ہم اُسے پھینک دیں یا کھالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُوهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاءُ اُمِّهِ)) [ابوداؤد، الترمذی، احمد]

”اگر چاہو تو اُسے کھا سکتے ہو۔ بلاشبہ اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح میں شامل ہے۔“

**فائدہ:**..... ذبح کرنے سے ذبیحہ کے تمام اجزاء جائز و حلال ہو جاتے ہیں۔ بچہ اگر مرا ہوا نکلے یا اس میں مذبوحی حرکت ہو تو اُسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ علمائے سلف و خلف کا یہی مسلک ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ بچہ کو نکلنے کے بعد ذبح کرنا ضروری ہے اور شاید حدیث کو وہ تشبیہ پر محمول کرتے ہیں یعنی بچے کو اُسی طرح ذبح کیا جائے جس طرح اُس کی ماں کو ذبح کیا گیا۔ البتہ جب بچہ نکلے اور اس میں زندگی ہو تو باتفاق اسے ذبح کرنا ضروری ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں وہ ہمارے

پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم ایسا گوشت کھا سکتے ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، تو کیا ہم ایسا گوشت کھا سکتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُّوا“۔ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور کھا لو۔

[البخاری، ابوداؤد، النسائی]

**فائدہ:** ..... کچھ لوگ زمانہ قریب میں اسلام قبول کرتے ہیں اور ہمارے علم میں نہیں کہ انہوں نے اپنے ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لو۔ تمہارے لیے یہی بسم اللہ کافی ہو جائے گی۔



اونٹنی کا پہلا بچہ (فَرَع) ذبح کرنا، رجب میں عتیرہ ذبح کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ کا احترام کرتے ہوئے اس میں عتیرہ (قربانی) کیا کرتے تھے، اب آپ اس بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

**جواب:** حضرت نبیؐ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے پکار کر کہا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ کا احترام کرتے ہوئے اس میں عتیرہ (قربانی) کیا کرتے تھے، اب آپ اس بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ ، وَبَرُّوا اللّٰهَ وَاَطَعُمُوْا))

”خواہ جس مہینہ میں بھی ذبح کرو، اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ذبح کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرو اور (مساکین کو) کھانا کھلاؤ۔“

اُس آدمی نے کہا: ہم زمانہ جاہلیت میں اونٹنی کا پہلا بچہ ذبح کیا کرتے تھے، اب آپ

ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَعْدُوهُ مَا شِيتُكَ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَجْمَلَ ذَبْحَتَهُ  
فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَىٰ ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ))

[ابوداؤد، النسائی]

”چراگاہ میں چرنے والے ہر اونٹوں کے گلے کا پہلا بچہ ہوتا ہے جسے تمہارے  
مویشی ہی غذا مہیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ جوان اونٹ بن جاتا ہے۔ تم اُسے  
ذبح کر کے اُس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کر دیتے ہو۔ یقیناً یہ بھلائی کا کام  
ہے۔“

**تَوْضِيح:**..... فَرَعٌ: اونٹنی کے پہلے بچے کو کہتے ہیں۔ وہ لوگ پہلے بچے کو ذبح کر کے  
غریبوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

**عتیرہ:** رجب کے مہینہ کا احترام کرتے اور اس میں جو جانور ذبح کرتے اس کا نام  
عتیرہ رکھا ہوا تھا۔

**فائدہ:**..... جب نبی اکرم ﷺ سے عتیرہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی جانور ذبح کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرو۔ اللہ کی اطاعت  
کرتے ہوئے اور اس کی رضا چاہتے ہوئے مساکین کو کھلاؤ۔

فرع کے بارے میں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر سال سواونٹ کے پیچھے ایک اونٹ فقرا  
و مساکین کے لیے ضرور ذبح کیا کرو۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں  
جانور ذبح کیا کرتے، ہم خود بھی کھاتے اور جو ہمارے پاس آتا اُسے بھی کھلایا کرتے تھے؟

**جواب:** ابورزین لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول  
اللہ ﷺ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں جانور ذبح کیا کرتے، ہم خود بھی  
کھاتے اور جو ہمارے پاس آتا اُسے بھی کھلایا کرتے تھے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا بَأْسَ بِهِ))۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [النسائی]



فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لیے رجب میں جانور ذبح کر کے کھانا کھلانا

جائز قرار دیا۔



### قربانی کے بارے میں

**سوال:** آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے دودھ کے لیے عطیہ کی ہوئی مادہ کے علاوہ کوئی اور قربانی کا جانور نہ ملے تو کیا میں اس کی قربانی کر لوں؟

**جواب:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ بِیَوْمِ الْأَضْحَى عِيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ))

”یوم الاضحیٰ کے بارے میں مجھے حکم ملا ہے کہ اللہ نے اسے اس امت کے لیے عید مقرر کر دیا ہے۔“

تو ایک آدمی نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے دودھ کے لیے عطیہ کی ہوئی مادہ کے علاوہ کوئی اور قربانی کا جانور نہ ملے تو کیا میں اس کی قربانی کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقْصُ شَارِبَكَ وَ

تَحْلِقُ عَانَتَكَ فِتْلَكَ تَمَامُ أَضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ)) [ابوداؤد، النسائی]

”نہیں، (اُسے قربانی مت کرو) مگر تم ایسا کرو کہ اپنے بال اور ناخن کی حجامت کرالو، اپنی لبیں کاٹ لو، زیرِ ناف بال موٹو، بس اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری یہی مکمل قربانی ہے۔“

فائدہ:..... وہ لوگ کسی دوسرے آدمی کو دودھ پینے کے لیے بکری وغیرہ عطا کر دیا

کرتے تھے اور پھر وہ اصل مالک کو لوٹا دی جایا کرتی تھی۔ اس سائل نے کسی آدمی کو ایک بکری دودھ کے لیے عطیہ کی ہوئی تھی، اس لیے اُس نے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اس حدیث میں دلیل ہے کہ تنگدست آدمی سے قربانی ساقط ہے۔



## قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسا کہ ہم نے پچھلے سال کیا تھا؟

**جواب:** حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةِ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ))  
 ”تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو ایسا نہ ہو کہ تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس قربانی میں سے کچھ بچا ہوا ہو۔“

چنانچہ جب اگلا سال آیا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسا کہ ہم نے پچھلے سال کیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((كُلُّوْا وَاطْعِمُوْا وَاذْخِرُوْا، فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَارَدْتُ اَنْ تُعِينُوْا فِيْهَا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]  
 ”خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کر لو۔ درحقیقت پچھلے سال لوگوں میں بہت زیادہ تنگی اور بھوک تھی اس لیے میں نے چاہا کہ تم اس میں لوگوں سے تعاون کرو۔“

**فائدہ:**..... مسلمانوں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ رکھنے کی رغبت کا اظہار کیا جیسا کہ وہ گزشتہ سال کر چکے تھے۔ چونکہ اصل حکم اس کے علاوہ اور تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اصل حکم دیا کہ کھاؤ اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔ گزشتہ سال چونکہ عام تنگی اور بھوک کا دور دورہ تھا اس لیے مساکین کی مدد کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھا جائے۔ اب چونکہ وہ تنگی دور ہو چکی تھی اس لیے آپ نے کھانے کھلانے کے ساتھ ساتھ ذخیرہ کرنے کی اجازت بھی دے دی۔



سِدھائے ہوئے کتوں سے شکار

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم (شکار پر) سِدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتے

ہیں؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ (شکار پر) سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتے ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ))۔ وہ شکار کھاؤ جو وہ تمہارے لیے روک رکھیں۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((وَأِنْ قَتَلَنْ)) ”اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالیں۔“  
میں نے عرض کیا: اور ہم بغیر پھل کے تیر پھینک کر بھی شکار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَا خَرَقَ ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُ)) [البخاری]  
”جو شکار تیر کے پھل سے ہو وہ کھا لو اور جسے تیر کی چوڑائی سے مار کر شکار کیا جائے وہ مت کھاؤ۔“

**فائدہ:**..... شکاری جانور جیسے کتا ہے جس شکار کو روک رکھے وہ حلال ہے اگرچہ وہ اُسے جان سے مار ڈالے کیونکہ اس کا شکار کو قتل کر دینا ہی اسے ذبح کرنے کے حکم میں ہے، بشرط یہ ہے کہ اس شکار میں کوئی دوسرا جنسی کتا شامل نہ ہو۔  
جو جانور تیر کے پھل سے زخمی ہو کر شکار ہو اُسے کھانا جائز ہے اور جو جانور تیر کے عرض کے ساتھ شکار ہو یا لوہے کے نوک دار حصہ کے بغیر شکار ہو تو وہ مردار کے حکم میں ہے۔



**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلَنْ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ

يَكُونُ اَنْمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ)) [البخارى]

”جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑو اور تم نے بسم اللہ پڑھ لی ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے روک رکھیں وہ کھا لو اگرچہ انہوں نے اُسے مار ڈالا ہو۔ البتہ اگر کتا اُسے کھالے تو مت کھاؤ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کتے نے اُسے اپنے لیے روکا ہے اور اگر دوسرے اجنبی کتے شامل ہو جائیں تو بھی مت کھاؤ۔“

**فائدہ:**..... اس میں اشارہ ہے کہ کتا اگر خود بخود چھوٹ جائے یا وہ تربیت یافتہ نہیں ہے تو اس کا شکار مت کھاؤ، کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿ فَكُلُوا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ ﴾ [المائدہ: ۴]

”یعنی جو شکار وہ تمہارے لیے روک رکھیں وہ کھاؤ۔“

اس کی اجازت اس طور پر مشروط ہے کہ اُسے شکار کو مالک کے لیے روک رکھنے کی تعلیم دی گئی ہو۔ اگر وہ خود اس شکار میں سے کھالے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اُس نے وہ شکار اپنے لیے کیا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم اہل کتاب لوگوں کی سرزمین میں رہتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ ہم شکار کے علاقہ میں رہتے ہیں، میں اپنی کمان سے شکار کھیلتا ہوں اور اپنے ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں جو تربیت یافتہ نہیں ہے اور ایسے کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہے، تو میرے لیے کیا چیز درست ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! ہم اہل کتاب لوگوں کی سرزمین میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ ہم شکار کے علاقہ میں رہتے ہیں، میں اپنی کمان سے شکار کھیلتا ہوں اور اپنے ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں جو تربیت یافتہ نہیں ہے اور ایسے کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہے، تو میرے لیے کیا چیز درست ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)) [البخاری]

”جو تم نے اہل کتاب کا ذکر کیا ہے تو اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پالو تو پھر ان کے برتنوں میں مت کھاؤ، اگر تمہیں اور برتن نہ ملیں تو پھر ان کے برتن دھو کر ان میں کھاؤ۔ جو شکار تم اپنی کمان سے کرو تو بسم اللہ کہہ کر تیر چلاؤ اور وہ شکار کھا لو۔ جو شکار تم اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو تو اُسے چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لو اور وہ شکار کھا لو۔ اور جو شکار تم غیر تربیت یافتہ کتے سے کرو اور شکار کو تم زندہ پالو تو اُسے ذبح کرو اور کھا لو۔“

**فائدہ:**..... اہل کتاب کے برتنوں میں جن میں وہ خنزیر پکاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں، کوئی اور برتن نہ ملنے کی صورت میں ان میں کھانا جائز ہے بشرطیکہ انہیں خوب اچھی طرح دھولیا جائے۔

جس طرح بسم اللہ کہہ کر تیر سے شکار جائز ہے اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑنے سے اس کا شکار کھانا جائز ہے۔ اور غیر تربیت یافتہ کتے کا شکار اگر زندہ مل جائے تو اُسے ذبح کر کے کھانا جائز ہے۔



**سوال:** میں نے نبی ﷺ سے آڑے تیر سے شکار کے بارے میں پوچھا؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے تیر کے عرض کے ذریعے شکار کے بارے میں پوچھا؟ (یعنی تیر کو ڈنڈے کی طرح پھینک کر شکار کو مارا جائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بَعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ وَقِيدٌ))

”جب تیرا سے تیز دھار نوک سے لگے تو شکار کھا لو۔ جب تیر شکار کو عرض کے بل لگے تو مت کھاؤ کیونکہ وہ ڈنڈے کے ذریعے مرا ہوا شکار ہے۔“

میں نے کہا: میں اپنا کتا شکار پر بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتا ہوں اور شکار پر اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور نہ مجھے یہ ہی معلوم ہے کہ ان میں سے کس کتے نے شکار پکڑا ہے؟ (تو پھر کیا کروں)

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخِرِ ))

[البخاری]

”اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے جبکہ دوسرے کتے پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔“

فائدہ:..... جو شکار تیر کے تیز دھار حصہ سے شکار ہوگا وہ کھانا جائز ہے۔ اور جو شکار تیر کے عرض والے حصے سے مارا جائے اُسے کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ مردار ہے۔ اسی طرح وہ شکار بھی کھانا جائز نہیں جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔



**سوال:** میں نے نبی ﷺ سے تیر کے چوڑائی والے حصے سے شکار کے بارے میں پوچھا؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے تیر کے چوڑائی والے حصے سے شکار کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ ))

”جس شکار کو تیر اپنے تیز دھار حصے سے لگے وہ کھا لو اور جس شکار کو تیر اپنے عرض

کی طرف سے لگے وہ ڈنڈے کے ساتھ مارا ہوا شکار ہے۔ (اُسے مت کھاؤ)۔“

میں نے آپ ﷺ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ الْكَلْبَ ذَكَاةٌ ، وَإِنْ وَجَدْتَ

مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيَتْ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ

وَقَدَقْتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ  
تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ )) [البخاری]

”جو شکار وہ تمہارے لیے روک رکھے وہ کھا لو۔ درحقیقت شکار کو کتے کا پکڑ لینا ہی  
ذبح کرنا ہے۔ اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی غیر کتا پاؤ اور تمہیں  
اندیشہ ہو کہ اس نے بھی شکار کو پکڑا ہے اور اُسے مار ڈالنے میں وہ بھی شامل ہے تو  
اُسے مت کھاؤ کیونکہ تم نے صرف اپنے کتے پر چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھی تھی  
اس غیر کتے پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔“

فائدہ:..... تیرے عرض سے شکار اور کتے کے شکار کا حکم وہی ہے جو سابق حدیث میں

بیان ہوا ہے۔



## کھانے اور پینے کا بیان

### پینے کے آداب

**سوال:** میں پانی میں تنکا دیکھوں تو (کیا کروں)؟

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا۔

تو ایک آدمی نے کہا: میں پانی میں تنکا دیکھوں تو (پھر کیا کروں)؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَهْرِقْهَا)) ”اُس تنکے کو بہا کر گرا دو۔“

اُس آدمی نے کہا: میں ایک ہی سانس سے سیراب نہیں ہوتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَابْنِ الْقَدْحَ إِذْنًا عَنْ فَيْكٍ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”تب برتن اپنے منہ سے دُور ہٹالو۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے کچھ پینے کے آداب بیان فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ نے

مشروب پیتے ہوئے اُس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ اگر مشروب میں تنکا وغیرہ گر جائے تو پھونک مارے بغیر اسے نکال دیا جائے۔ برتن منہ سے الگ ہٹا کر سانس لے۔ اور مستحب یہ ہے کہ تین سانس لے اور بیٹھ کر پانی وغیرہ پیے۔



### اکٹھے کھانا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟

**جواب:** ایک گروہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں

ہوتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ)) ”شاید تم لوگ الگ الگ ہو کر کھاتے ہو؟“



انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، (ہم الگ الگ ہی کھاتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ ، وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَبَارِكُ  
 لَكُمْ فِيهِ )) [ابوداؤد]

”تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھو! تمہارے لیے اس میں  
 برکت ڈال دی جائے گی۔“

**فائدہ:**..... جب بسم اللہ پڑھ کر اجتماعی طور پر کھانا کھایا جائے تو اس میں اللہ تبارک  
 و تعالیٰ برکت عطا فرماتے ہیں کیونکہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔



### شراب کے بارے میں

**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے بتع..... جو کہ شہد کا نبیذ ہوتا ہے..... کے بارے میں  
 پوچھا گیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سے بتع کے بارے  
 میں پوچھا گیا جو کہ شہد کا نبیذ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔“

**فائدہ:**..... ”بتع“ اہل یمن کا مشروب تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مشروب  
 بھی نشہ پیدا کرے خواہ وہ کسی چیز کا ہو اور جس برتن میں بھی ہو، حرام ہے۔



**سوال:** ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے متعلق استفسار کیا؟

**جواب:** حضرت طارق جعفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ  
 سے شراب کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے اُسے اس سے منع کیا یا آپ ﷺ نے  
 اس کے بنانے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

تو اُس شخص نے کہا: میں تو صرف بطور دوا کے بناتا ہوں؟

آپ ﷺ نے کہا:

((أَنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)) [مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”یقیناً یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔“

**فائدہ:**..... شراب حرام ہے۔ یہ بیماری ہے دوا نہیں ہے۔ اس لیے ہر حال اور ہر وقت اس سے اجتناب ضروری ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ٹھنڈے علاقے کے رہنے والے ہیں۔ ہمیں بہت سخت کام سے واسطہ پڑتا ہے۔ ہم لوگ گندم سے ایک مشروب تیار کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم کام کرنے کی توانائی حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقے کی سردی پر قابو پاتے ہیں؟

**جواب:** حضرت دینار بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ٹھنڈے علاقے کے رہنے والے ہیں۔ ہمیں بہت سخت کام سے واسطہ پڑتا ہے۔ ہم لوگ گندم سے ایک مشروب تیار کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم کام کرنے کی توانائی حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقے کی سردی پر قابو پاتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ يُسْكِرُ؟)) ”کیا وہ مشروب نشہ پیدا کرتا ہے؟“

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یہ مشروب نشہ تو پیدا کرتا ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَاجْتَنِبُوهُ)) ”پس اس سے بچو۔“

میں نے عرض کیا: یقیناً لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ)) [ابوداؤد]

”اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے جنگ لڑو۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے شراب پینے سے روکا ہے بلکہ پینے والے سے لڑائی کا حکم دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور بلاشبہ شراب دوا وغیرہ کے لیے درست نہیں۔

**سوال:** ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ایک مشروب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ

لوگ اپنے علاقہ میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے۔ اور اُسے ”مِزْر“ کہا جاتا تھا؟  
**جواب:** یمن کے علاقہ حیشان سے ایک آدمی آیا۔ اُس نے نبی اکرم ﷺ سے ایک  
 مشروب کے بارے میں پوچھا جو وہ لوگ اپنے علاقہ میں مکئی سے تیار کر کے پیا کرتے تھے اور  
 اُسے (( مِزْر )) کہا جاتا تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: (( اَوْ مُسْكِرٌ هُوَ؟ )) ”کیا وہ نشہ آور ہے؟“

اُس نے کہا: جی ہاں، وہ نشہ آور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، اِنَّ عَلٰى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ

الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ ))

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جو شخص نشہ آور چیز پیے گا اللہ عزوجل کا یقینی طور پر

اُس سے یہ عہد ہے کہ اُسے وہ (جہنم میں) طینۃ الخبال سے ضرور پلائے گا۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ”طینۃ الخبال“ کیا چیز ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عَصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ )) [مسلم، النسائی]

”دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کے زخموں کا دھوون یا کچھو وغیرہ۔“

**فائدہ:** ..... جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ ایک نشہ آور مشروب ہے تو آپ نے اس

کا پینا ممنوع کر دیا



شراب کا سرکہ نہیں بنایا جاسکتا

**سوال:** آپ ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس سے سرکہ

بنایا جاسکتا ہے؟

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے شراب سے

سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا )) ”نہیں۔“ [مسلم، الترمذی]

**فائدہ:** ..... رسول اللہ ﷺ نے شراب سے سرکہ بنانے کی اجازت نہیں دی۔

## لباس کا بیان

سونے کی انگوٹھی حرام ہے، چاندی کی مستحب ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس چیز سے انگوٹھی بنواؤں؟

**جواب:** حضرت بَریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

آیا۔ اُس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِيْ اَجْدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ؟))

”کیا بات ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟“

اُس آدمی نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔ پھر وہ (کسی اور دن) آیا تو اُس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِيْ اَرِيْ عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ؟))

”کیا بات ہے کہ میں تمہیں دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ اُس شخص

نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی۔“

اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کس چیز سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا:

(اتَّخِذْهُ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”انگوٹھی چاندی سے بنواؤ، اس کا وزن ایک مثقال پورا نہ ہو۔“

**فائدہ:** ..... نبی اکرم ﷺ نے پیتل اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے انکار فرمایا۔ چاندی

کی انگوٹھی کی تحسین فرمائی اور کہا کہ وہ پورا مثقال نہ ہو بلکہ کم وزن کی ہو۔



## لباس کے آداب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اُس کا بہت زیادہ خیال رکھوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))  
 ”جس نے اپنا کپڑا تکبر کے ساتھ لٹکا کر کھینچا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

تو ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اُس کا بہت زیادہ خیال رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خِيَلًا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]  
 ”تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو ایسا تکبر کے ساتھ کرتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ جو شخص خود پسندی اور تکبر کی بنا پر اپنا کپڑا لٹکا کر زمین پر گھسیٹے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں بلکہ ناراضگی اور غضب کی نگاہ سے دیکھے گا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چونکہ تم ایسے لوگوں میں سے نہیں ہو اس لیے تمہیں اس کا کوئی ضرر نہیں ہے۔



## عورتوں کا لباس

**سوال:** عورتیں اپنی چادروں کے پلوؤں کا کیا کریں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))  
 ”جس نے اپنا کپڑا تکبر سے لٹکا کر کھینچا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

تو ام سلمہؓ نے کہا: تو عورتیں اپنی چادروں کے پلوؤں کا کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((يُرْخِيْنَ شِبْرًا)) وہ ایک بالشت بھر لٹکا لیا کریں۔  
ام سلمہؓ نے عرض کیا: تب تو ان کے قدم ننگے ہو کر نظر آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فِيْرُخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِيْدُنْ عَلَيْهِ)) [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”پھر وہ ایک ہاتھ کے برابر چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے خوب اچھی طرح پردہ کرنے کے لیے عورتوں کو اپنے کپڑے ایک ہاتھ کی مقدار تک لٹکا لینے کا حکم فرمایا ہے۔



### گھر کا ساز و سامان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ مشکیزہ مردار کا بنا ہوا ہے؟

**جواب:** نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر ایک گھر میں گئے۔ ان کے ہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پانی مانگا۔

تو گھر والوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مشکیزہ مردار کا بنا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((دِبَاغُهَا طَهُوْرٌهَا)) ”اسے رنگ دینا ہی اسے پاک کرنا ہے۔“ [ابوداؤد]

**فائدہ:**..... مردار جانور کی کھال کو رنگ دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ آج بھی ہو رہا ہے۔



### جو تصاویر پامال کی جائیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی طرف پلٹتی اور توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہوا ہے؟

**جواب:** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصاویر تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر

داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔  
تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف پلٹتی  
اور توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (( مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ )) یہ تکیہ کیسا ہے؟  
میں نے عرض کیا: یہ میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور بطور تکیہ  
استعمال فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِنَّ اَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ  
اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ))

”بلاشبہ ان تصاویر کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے۔  
ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اُس کو زندگی بخشو۔“

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

(( اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوْرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ )) [البخاری]

”یہ بات یقینی ہے کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اُس میں فرشتے داخل نہیں  
ہوتے۔“

**فائدہ:**..... جس کپڑے پر جاندار چیزوں کی تصویریں ہوں اس کا پہننا مکروہ و ناپسندیدہ  
ہے، بلکہ ان تصاویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ  
ﷺ نے تاکید فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصاویر و تماثیل ہوں گی اُن میں رحمت کے فرشتے  
داخل نہیں ہوں گے، حالانکہ مسلمان کو ملائکہ رحمت کی کتنی ہی ضرورت ہے؟



## نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

والدین سے نیکی کرنا

**سوال:** کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَفِيَّهَا )) ”نماز وقت پر ادا کرنا۔“

میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( بِرُّ الْوَالِدَيْنِ )) ”ماں باپ سے نیکی کرنا۔“

میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ )) ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ [البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... بروقت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل والدین

کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنا، اُن کا اکرام و احترام کرنا، ان کے حکموں کو ماننا اور انہیں خوش رکھنا ہے۔ یہ تمام کچھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کیا جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا غزوہ میں شریک ہونے کا ارادہ ہے۔ میں

آپ سے مشورہ کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا ہوں؟

**جواب:** حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد جاہمہ

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا غزوہ

میں شریک ہونے کا ارادہ ہے۔ میں آپ سے مشورہ کرنے کے لیے حاضر خدمت ہوا ہوں؟

آپ ﷺ نے پوچھا:

(( هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ ؟ )) ”کیا تمہاری ماں ہے؟“



انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، میری والدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((فَالزِّمَهَا ، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا)) [النسائی، ابن ماجہ، الحاکم]

”پس اس کی خدمت کرو یقیناً جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔“

**فائدہ:**..... والدین سے نیکی اور ان کی اطاعت جہاد فی سبیل اللہ پر مقدم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جاہمہ رضی اللہ عنہ سے یہی مطالبہ کیا کہ ماں کی خدمت میں حاضر رہو۔ اس کا اکرام کرو، فرماں برداری کرو اور اُسے خوش رکھو۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے میری بہترین مصاحبت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((أُمَّكَ)) ”تمہاری ماں۔“

اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمَّكَ)) ”تمہاری ماں۔“

اُس نے پھر پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمَّكَ)) ”تمہاری ماں۔“

اُس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَبُوكَ)) ”تمہارا باپ۔“ [البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... سوال کرنے والے شخص بہز بن حکیم کے دادا تھے۔ حدیث کی رو سے باپ کے مقابلہ میں ماں سے تین گنا زیادہ حسن سلوک کا تقاضا کیا گیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ماں مختلف مراحل میں حمل، وضع حمل اور رضاعت کی صعوبتیں برداشت کرتی ہے۔ ان مراحل میں وہ تنہا مشقت سہتی ہے اور پھر چوتھے مرحلہ میں جو تربیت کا ہے باپ شریک ہوتا ہے۔



**سوال:** میرے پاس میری والدہ آئی ہیں۔ وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہاں ہیں، تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟

**جواب:** حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری والدہ آئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فی الحال مشرک تھیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے پوچھا کہ میرے پاس میری والدہ آئی ہیں، وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہاں ہیں، تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ ، صِلِيْ أُمَّكَ“ ہاں، اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔

[البخاری، مسلم]

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ اسماءؓ نے کہا کہ میری والدہ میرے پاس آئیں جب کہ وہ زمانہ جاہلیت میں دلچسپی رکھنے والی اور نفرت کرنے والی مشرک تھیں، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں جب کہ وہ نفرت کرنے والی مشرک ہیں۔ کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((نَعَمْ ، صِلِيْ أُمَّكَ)) ”ہاں، اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔“

**فائدہ:**..... اسلام ماں کے ساتھ صلہ رحمی کا تاکید کے ساتھ حکم دیتا ہے۔ ماں خواہ کسی بھی حال میں ہو، اسلام میں دلچسپی رکھنے والی یا نفرت کرنے والی، وہ حسن سلوک اور مودت و رحمت کی مستحق ہے۔



**سوال:** میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ کیا میرے لیے توبہ ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ کیا میرے لیے توبہ ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟)) ”کیا تمہاری ماں ہے؟“  
اُس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
((فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) ”تو کیا تمہاری خالہ ہے؟“  
اُس نے جواب دیا: جی ہاں، میری خالہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَبِرَّهَا)) "تو اُس کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرو۔" [الترمذی]

**فائدہ:**..... خالہ کے ساتھ نیکی و حسن سلوک کرنا ایسا عمل ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ خالہ کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے گویا کہ ماں کے ساتھ نیکی کی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی میں سے کوئی چیز باقی ہے جس کے ذریعے میں ان کے مرنے کے بعد نیکی کر سکوں؟

**جواب:** حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دریں اثنا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ خاندان کا ایک آدمی آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی میں سے کوئی چیز باقی ہے جس کے ذریعے میں ان کے مرنے کے بعد نیکی کر سکوں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا ، وَ اَلِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا ، وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَ صِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَ اِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا)) [ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان]

”ہاں، اُن کے لیے اللہ کی نعمتوں اور اُن کی نیکی قبول ہونے کی دعا کرو، ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگو، اُن کے بعد ان کا کیا ہوا عہد پورا کرو، ایسے اقرباء کے ساتھ صلہ رحمی کرو جن کے ساتھ ان کے تعلق کے بغیر صلہ رحمی نہیں کی جاسکتی اور اُن کے دوستوں کا اکرام کرو۔“

**فائدہ:**..... ماں باپ کے مرنے کے بعد اُن کے ساتھ اولاد کی طرف سے نیکی یہ ہے:

- ۱۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے نعمتوں کی عطا اور ان کی نیکیوں کی قبولیت کی دعا کرنا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی لغزشوں کی معافی و استغفار کی درخواست کرنا۔
- ۳۔ اُن کی وصیت پر عمل کرنا۔
- ۴۔ خون کے رشتہ دار یا دوسرے اقارب کے ساتھ محبت و موڈت کا سلوک کرنا۔
- ۵۔ باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں سے حسن سلوک اور اُن کا احترام کرنا۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ))

”آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ))

[البخاری، مسلم]

”ہاں، (وہ اس طرح کہ) وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ (جواب میں)

اس کے باپ کو گالی دے، وہ اُس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی

دے۔“

**فائدہ:**..... ماں باپ کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ وہ بیٹا احمق اور بیوقوف ہے جو

لوگوں کو برا بھلا کہہ کر انہیں اذیت پہنچاتا ہے اور پھر جو لبا اپنے ماں باپ کو گالی دینے کا سبب

بن جاتا ہے۔ اس طرح گویا کہ اُس نے اپنے ماں باپ کو ہی گالیاں دی ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی آدمی بھلا اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا

ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ))

”کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت

بھیجے۔“

کسی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کوئی آدمی بھلا اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَسْبُ أبا الرجلِ فَيَسْبُ أباهُ وَيَسْبُ أمه فَيَسْبُ أمه))

[البخاری، مسلم]

” (وہ اس طرح کہ) وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دے، وہ اُس کی ماں کو گالی دے اور وہ (جواب میں) اس کی ماں کو گالی دے۔“

فائدہ:..... سابقہ حدیث کے فائدہ پر نظر ڈالیے۔



### فضیلت والے اعمال

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بہت زیادہ فضیلت والے اعمال بتائیں؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

ملاقات کے دوران آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے فضیلت والے اعمال بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَقِبَةُ! صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَفِي رَوَايَةٍ وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ))

”اے عقبہ! جو تم سے قطع تعلق کرے اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُس سے اعراض کرو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ جو تم پر ظلم کرے اُس سے درگزر کرو۔“ [احمد، الحاکم]

فائدہ:..... فضیلت والے اعمال یہ ہیں؛

- ۱۔ جو تعلق توڑے اس سے صلہ رحمی کی جائے۔
- ۲۔ جو محروم کرے اور عطا نہ کرے اسے عطا کیا جائے۔
- ۳۔ ظلم کرنے والے کو نظر انداز کر دیا جائے یا ظلم پر درگزر سے کام لیا جائے۔



## پڑوسی کو اذیت پہنچانا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے لوگوں سے بہت دکھ پہنچا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے

پاس آیا۔ وہ اپنے پڑوسی کا شکوہ کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَطْرَحْ مَتَاعَكَ عَلَى طَرِيقِي))

”اپنا گھر کا سامان راستے میں پھینک دو۔“

چنانچہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اُس نے اپنے گھر کا سامان راستے میں پھینک دیا۔ اب لوگ وہاں اس کے پڑوسی کے پاس سے گزرتے اور (صورت حال دیکھ کر) اس پر لعن طعن کرتے۔ تو (تنگ آکر) وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے لوگوں سے بہت دکھ پہنچا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا لَقِيتَ مِنْهُمْ؟)) ”تمہیں اُن سے کیا دکھ پہنچا ہے؟“

اُس نے جواب دیا: وہ مجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ قَبْلَ النَّاسِ))

”لوگوں سے پہلے تو اللہ تعالیٰ تم پر لعنت بھیج چکا ہے۔“

اُس آدمی نے کہا: میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ (کہ پڑوسی کو شکایت کا موقع ملے)

چنانچہ شکایت کرنے والا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اُسے کہا:

”اپنا سامان اٹھا لو۔ تمہیں کفایت مل گئی ہے۔“ [الطبرانی، البزار]

**فائدہ:**..... جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ پڑوسی کو اذیت دینے والے

کو اپنی رحمت سے دُور کر دے تو وہ متعلقہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے

اپنے غلط رویہ پر معذرت کی اور آئندہ پڑوسی کو نہ ستانے کا عہد کیا تو نبی ﷺ نے دوسرے

آدمی سے کہا کہ وہ اپنا گھر کا سامان واپس گھر میں لے جائے کیونکہ لوگوں کی لعنت ملامت نے

بڑی حد تک اسے پڑوسی کی بدسلوکی سے بچالیا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں خاتون بڑی کثرت کے ساتھ نماز پڑھتی، صدقہ دیتی اور روزے رکھتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں خاتون بڑی کثرت کے ساتھ نماز پڑھتی، صدقہ دیتی اور روزے رکھتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((هِيَ فِي النَّارِ)) ”وہ دوزخ میں جائے گی۔“

اسی آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں خاتون کے بہت تھوڑے روزوں اور تھوڑی سی نماز کا تذکرہ ہوتا ہے اور پیر کے چند ٹکڑوں کا ہی صدقہ کرتی ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو کوئی دکھ نہیں پہنچاتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)) ”وہ جنت میں جائے گی۔“ [احمد، البزار، ابن حبان، الحاکم]

**فائدہ:**..... صرف کثرت کے ساتھ نماز، روزہ اور صدقہ اور اسی طرح باقی نیک اعمال کرنے سے ہی انسان جنت میں نہیں پہنچ سکے گا بلکہ ایک پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے لیے مکارم اخلاق سے آراستہ ہونا بھی ضروری ہے۔



### لوگوں کے بھلے کے لیے کوشش

**سوال:** آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ (صدقہ کرنے کے لیے) کچھ نہ پائے (تو کیا کرے)؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) ”ہر مسلمان کے ذمے صدقہ کرنا ضروری ہے۔“

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ (صدقہ کرنے کے لیے) کچھ نہ پائے (تو کیا کرے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ))

”وہ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے خود کو نفع پہنچائے اور کمائی سے صدقہ بھی کرے۔“

اُس آدمی نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کر سکے (تو کیا کرے)؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))

”وہ کسی ضرورت مند پریشان حال شخص کی مدد کرے۔“

آپ ﷺ سے کہا گیا: کیا خیال ہے کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو (تو پھر کیا کرے)؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ))

”وہ کسی نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔“

اُس شخص نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ یہ نہ کرے (تو اور کیا کرے)؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّا صَدَقَةٌ)) [البخاری، مسلم]

”وہ شر سے رُک جائے، یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اکرم ﷺ نے انسان کی استطاعت کے مطابق صدقہ و خیرات

کے درجات بیان فرمائے ہیں؛

الف: آپ ﷺ نے مال حلال سے صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

ب: زندگی گزارنے اور صدقہ کرنے کے لیے کام کرنا لازمی قرار دیا۔

ج: اگر کام کی استطاعت نہیں تو کسی حاجتمند کی ضرورت پوری کرنا ضروری ہے۔

د: اگر کسی کی مدد نہ کر سکے تو زبان سے نیکی کا حکم اور خیر خواہی کی بات کافی ہے۔

ہ: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر نیکی کا آخری درجہ یہ ہے کہ وہ شر سے رُک جائے۔ یہ بھی صدقہ

ہے جو اُس کے نامہ اعمال میں درج ہوگا اور قیامت کے روز اُسے اس کا بدلہ ضرور ملے



**سوال:** پوچھا گیا، کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَاللَّهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ! لَا يُؤْمِنُ))



”اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا۔“

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون مومن نہیں ہو سکتا؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) [البخاری]

”وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو۔“

مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو۔“

**فائدہ:**..... جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائے وہ مومن نہیں ہے۔ یہ بات یا تو بطور زجر و توبخ کے فرمائی ہے یا اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوفزدہ ہو حقیقت میں اس کا ایمان کامل نہیں بلکہ ناقص ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایسا شخص ہوں جسے جمال و خوبصورتی بہت زیادہ پسند ہے۔ اور جو خوبصورتی مجھے عطا کی گئی ہے وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی مجھ سے حسن و جمال میں ایک تسمے کے برابر بھی فوقیت لے جائے۔ کیا یہ تکبر میں سے ہے؟

**جواب:** ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا شخص ہوں جسے جمال و خوبصورتی بہت زیادہ پسند ہے۔ اور جو خوبصورتی مجھے عطا کی گئی ہے وہ آپ

دیکھ ہی رہے ہیں۔ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی مجھ سے حسن و جمال میں ایک تسمے کے برابر بھی فوقیت لے جائے۔ کیا یہ تکبر میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، وَلَكِنَّ الْكِبْرُ مِنْ بَطْرِ الْحَقِّ وَغَمَطِ النَّاسِ)) [ابوداؤد]

”نہیں، یہ تکبر نہیں ہے۔ بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق کو ٹھکرا دیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔“

**فائدہ:**..... آراستہ ہونا اور خوبصورت بننا تکبر نہیں ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا، ان کی حفاظت نہ کرنا، لوگوں پر غرور کرنا اور انہیں حقیر سمجھنا ہی وہ تکبر ہے جو اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب ہے۔



### غصے سے پرہیز

**سوال:** مجھے کسی چیز کی تعلیم دیں اور وہ بہت زیادہ بھی نہ ہوتا کہ میں اُسے یاد رکھ سکوں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: مجھے کسی چیز کی تعلیم دیں اور وہ بہت زیادہ بھی نہ ہوتا کہ میں اُسے یاد رکھ سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَغْضَبْ )) ”غصے میں نہ آؤ۔“

اُس آدمی نے متعدد بار یہی سوال دہرایا، اور آپ ﷺ ہر بار یہی فرما رہے تھے:

(( لَا تَغْضَبْ )) ”غصے میں نہ آنا۔“ [البخاری، الترمذی، احمد]

**فائدہ:**..... حضرت جابر بن قدامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نہایت مختصر وصیت کرنے کو کہا تو آپ ﷺ نے اُسے بھی اشتعال انگیز معاملہ میں غصہ میں نہ آنے کی تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ نے اس کے ہر بار سوال کا ایک ہی جواب اس لیے دیا کہ انسان کا اپنے آپ پر قابو پانا اور غصہ و غضب سے اجتناب کرنا بہت زیادہ اہم ہے کیونکہ اسی طریقہ سے ہی ارادہ انتقام کے وقت گناہ کے ارتکاب سے بچنا ممکن ہے۔



### مزاح کرنا جائز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً آپ بھی تو ہم سے مزاح و خوش طبعی فرمالتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

آپ بھی تو ہم سے مزاح و خوش طبعی فرمالتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)) [الترمذی]

”بلاشک و شبہ میں فی الواقع حق بات ہی کہتا ہوں۔“

**فائدہ:**..... مزاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ سچائی و حقیقت پر مبنی ہو اور جھوٹ و باطل نہ ہو اور مختصر بھی ہو ورنہ نہیں، کیونکہ اس میں عداوت پیدا ہونے کا امکان بھی ہے اور آدمی کا وقار بھی ختم ہو جاتا ہے۔



بھلائی کی راہنمائی کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے خود بھلائی کرنے والا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری سواری راستے میں ہی تھک کر ہلاک ہو گئی

ہے۔ اس لیے مجھے سواری عطا فرمائیے؟

**جواب:** ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا،

اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری سواری راستے میں ہی تھک کر ہلاک ہو گئی ہے۔

اس لیے مجھے سواری عطا فرمائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ ائْتِ فَلَانَا فَلَعَلَّهُ أَنْ

يَحْمِلَكَ))

”میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں جو میں تمہیں سوار ہونے کے لیے دے

سکوں، لیکن تم فلاں آدمی کے پاس جاؤ، شاید وہ تمہیں سوار ہونے کے لیے کوئی

سواری دے دے۔“

چنانچہ وہ شخص اُس آدمی کے پاس گیا تو اُس نے سواری دے دی۔ پھر وہ شخص آپ کو

بتانے کے لیے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”جو شخص کسی کی بھلائی کے کام میں راہنمائی کرے، اُس کے لیے اتنا ہی اجر ہے

جتنا بھلائی کرنے والے کے لیے ہے۔“

**فائدہ:**..... جو آدمی کسی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے جیسے علم، مال اور عمل صالح ہے تو کیفیت و کمیت میں اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا کیونکہ اعمال پر ثواب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو نیکی کرے گا اُسے اجر و ثواب ضرور ملے گا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے نیکی کرنے والے کی طرح ثواب تو ضرور ہوگا، لیکن یہ ضروری نہیں کہ دونوں کا ثواب برابر ہو۔



جو اللہ سے محبت کرے تو اللہ اور بندے اُس سے محبت کرتے ہیں

**سوال:** اُس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو بھلائی کا کام کرے تو لوگ اس پر اُس کی تعریف کریں؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اُس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو بھلائی کا کام کرے تو لوگ اس پر اُس کی تعریف کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)) [مسلم]

”یہ تعریف و تحسین مومن کے لیے اس دنیا میں ہی (جنت کی) بشارت ہے۔“

**فائدہ:**..... جب لوگ کسی بندے کی اعمال صالح کی وجہ سے تعریف و تحسین کریں تو اُسے اس میں کوئی ضرر نہیں۔ بلکہ یہ تو وہ خوشخبری ہے جو اُسے اس دنیا میں ہی دے دی گئی ہے۔



جو جس قوم سے محبت کرتا ہے اُس کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر وہ اُن میں سے ہے نہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر وہ اُن میں سے ہے نہیں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”آدمی انہی لوگوں کے ساتھ ہے جن کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔“

**فائدہ:**..... آدمی دنیا میں جن لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہے اور ان جیسا عمل کرتا ہے تو

قیامت کے دن تمام مواقع میں اور جنت و دوزخ کے معاملہ میں وہ انہی کے ساتھ ہوگا۔



**سوال:** قیامت کب برپا ہوگی، اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا؟))

”تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“

اُس نے جواب دیا: میں نے اس کی تیاری کے لیے ڈھیر ساری نمازیں، روزے اور

صدقے تو نہیں کیے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ))

”تو پھر تم ان کے ساتھ ہو جن سے تم نے محبت کی۔“

ایک روایت میں یوں اضافہ ہے کہ ہم سب نے کہا کہ ہم بھی اسی طرح اللہ اور اس کے

رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ“۔ ہاں۔ تم بھی ان کے ساتھ ہو جن سے تمہیں محبت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر اُس دن ہم لوگ بہت خوش ہوئے۔

[البخاری، مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے صالحین و اخیار سے محبت

کرنے کی ترغیب اس اُمید پر دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی معیت عطا فرمائے

گا اور جہنم کی آگ سے خلاصی بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صالحین کی محبت عطا فرمائے۔ آمین!

## والدین سے نیکی کرنے کی ترغیب

**سوال:** میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں اس حال میں کہ اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آ گیا ہوں؟

**جواب:** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اُس نے عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں اس حال میں کہ اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آ گیا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا ، فَأَضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)) [ابوداؤد]

”اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور انہیں خوش کر کے ہنساؤ جس طرح تو نے انہیں رُلا یا ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے اس آدمی کی اپنے ساتھ ہجرت قبول نہیں فرمائی جو اپنے والدین کو ناراض کر کے روتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے والدین کے پاس واپس جانے کو کہا اور اُسے حکم دیا کہ انہیں خوش کرے۔



**سوال:** ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، وہ آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، وہ آپ ﷺ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَىٰ وَالِدَاكَ؟)) ”کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟“

اُس نے جواب دیا: جی ہاں، میرے والدین زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَفِيهِمَا جَاهِدُ)) ”پس (جاؤ!) اور ان دونوں کی خدمت کر کے جہاد کرو۔“

[مسلم، ابوداؤد]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ والدین کے ساتھ نیکی و حسن سلوک اور اُن کی فرماں برداری کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ دراصل یہ ایک ایسا جہاد ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا غزوہ میں شریک ہونے کا ارادہ ہے اس لیے میں آپ سے مشورہ کے لیے حاضر ہوا ہوں؟

**جواب:** معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد جاہمہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا غزوہ میں شریک ہونے کا ارادہ ہے اس لیے میں آپ سے مشورہ کے لیے حاضر ہوا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟)) ”کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟“

انہوں نے کہا: جی ہاں، میری والدہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَالزِمِهَا ، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا)) [النسائی، ابن ماجہ، الحاکم]

”تو اُس کے پاس رہ کر اُس کی خدمت کر کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ماں کے

پاس رہ کر اس کی خدمت کرو اور اس سے... رہو۔ تمہاری جنت اُسی کے قریب ہے اور اُسے خوش کر کے ہی تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل کر سکو گے۔



**سوال:** میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اُسے طلاق

دے دوں؟

**جواب:** حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ ایک آدمی اُن کے پاس آیا

اور کہنے لگا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ اُسے طلاق دے دوں؟

تو ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا وہ فرما رہے تھے:

((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ هَذَا الْبَابَ

أَوْ احْفَظْهُ)) [الترمذی، ابن ماجہ]

”والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے۔ اب اگر چاہو تو اس

دروازہ کو ضائع کر لو یا اس کی حفاظت کر لو۔“

ابن حبان نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے، اُس کے الفاظ یہ ہیں: ایک آدمی حضرت

ابوالدرداءؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے والد مجھ پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ میری شادی کر دی اور اب مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں؟

ابوالدرداءؓ نے کہا: میں تو تمہیں اپنے والدین کی نافرمانی کا حکم نہیں دے سکتا اور نہ ہی میں تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینے کا کہہ سکتا ہوں۔ البتہ اگر تم چاہو تو جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا تمہیں بتا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَحَافِظٌ عَلَى ذَالِكَ الْبَابِ إِنْ شِئْتَ أَوْ دَعَّ))

”والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔ اب تم چاہو تو اس دروازہ کی حفاظت کر لو یا چاہو تو اسے چھوڑ دو (اور اسکی حفاظت نہ کرو)۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ والد کا مقام اتنا بلند ہے کہ حقیقت میں وہ جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔ یعنی اس کی خدمت کر کے ہی جنت کا حصول ممکن ہے۔ آپ ﷺ نے آدمی کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ چاہے تو اس دروازے کی حفاظت و نگہبانی کرے یا اس کی اپنی مرضی ہے کہ اس دروازے کو چھوڑ دے اور اس سے الگ ہو جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اپنے والدین کے ساتھ نیکی میں سے کوئی چیز باقی ہے جس کے ذریعے ان کے مرنے کے بعد میں ان سے کوئی نیکی کر سکوں؟

**جواب:** حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ خاندان کا ایک آدمی آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اپنے والدین کے ساتھ نیکی میں سے کوئی چیز باقی ہے جس کے ذریعے ان کے مرنے کے بعد میں ان سے کوئی نیکی کر سکوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَصِلَةٌ الرَّجِيمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا))



”ہاں، ان کے لیے رحمت کی دعا کرنا، اُن کے لیے استغفار کرنا، اُن کے بعد اُن کے عہد و پیمان کو پورا کرنا، اُن رشتوں کو جوڑنا جو صرف انہی کے واسطے سے ملائے جاسکتے ہیں اور اُن کے دوستوں کا اکرام و احترام کرنا۔“

**فائدہ:**..... والدین کے مرجانے کے بعد ان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ؛

- ۱۔ اُن کے لیے اللہ کے حضور نعمتوں کی عطا کی دعا کی جائے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ سے اُن کی لغزشوں پر عفو و درگزر کی درخواست کی جائے۔
- ۳۔ اُن کی وصیت پر عمل کیا جائے۔
- ۴۔ اُن کی طرف سے رحم کے رشتہ داروں سے محبت و موڈت کا سلوک کیا جائے۔
- ۵۔ اُن کے دوستوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے گواہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی بھی دی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں؟ (میرا عمل کیسا ہے؟)

**جواب:** حضرت عمرو بن مُرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے گواہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی بھی دی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں؟ (میرا یہ عمل کیسا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ عَلٰی هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ وَالصَّادِقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا، وَنَصَبَ اِصْبَعِيْهِ مَا لَمْ يَعُقْ وَالِدِيْهِ))

[احمد، الطبرانی، ابن خزیمہ، ابن حبان]

”آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں کھڑی کر کے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اس طریقہ پر ہے وہ قیامت کے دن انبیا، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا جس طرح یہ دونوں انگلیاں بشرطیکہ اُس نے اپنے والدین کی نافرمانی

نہ کی ہو۔“

**فائدہ:**..... جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے عقیدہ توحید اور اخلاص عمل کی حفاظت کی اور اس کے ساتھ ہی سنت نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے نمازیں ان کے اوقات میں پڑھتا رہا، زکوٰۃ اور روزہ کا اہتمام کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ اُسے انبیاء و ابرار و متقین، شہداء اور مجاہدین کے جوار میں جنت میں داخل فرمائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت کرتا رہا ہو، انہیں کوئی اذیت نہ پہنچائی ہو کیونکہ ان کی نافرمانی ثواب کو رائیگاں اور حسنت کو ضائع کر دیتی ہے۔



قطع رحمی ناپسندیدہ عمل ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دُور کر دے؟

**جواب:** حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی شخص سامنے آیا، اُس نے آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی، اور پھر اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (یا اُس نے کہا) اے محمد ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دُور کر دے؟ ابو ایوب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ٹھہر گئے اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کی طرف دیکھا، اور ارشاد فرمایا:

((لَقَدْ وَفَّقَ)) ”یقیناً! سے توفیق مل گئی ہے۔“

یا آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ هُدِيَ)) ”یقیناً! سے ہدایت نصیب ہو گئی ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے دیہاتی آدمی سے فرمایا:

((كَيْفَ قُلْتَ؟)) ”(دوبارہ بتاؤ کہ) تم نے کیسے سوال کیا ہے؟“

چنانچہ اُس نے اپنا سوال دُہرایا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ

وَتَصِلُ الرَّحِمَ --- دَعِ النَّاقَةَ.....))

”(وہ عمل یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (پھر آپ نے اس سے کہا) چلو ہٹو! اب اونٹنی کی مہار چھوڑ دو۔“

جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرْتَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ“۔ اگر اس شخص نے میری بتائی ہوئی باتوں کو مضبوطی سے تھام لیا تو یقیناً جنت میں داخل ہو گیا۔“ [البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے دیہاتی آدمی کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی بندگی اختیار کرو، شرک سے اجتناب کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ کی ادائیگی کرو اور صلہ رحمی کرو۔ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی ان امور کو مضبوطی سے تھام لے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر پختگی کے ساتھ جم جائے تو اللہ کے اذن سے ضرور جنت میں داخل ہوگا۔



بہترین انسان وہ ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا

اور صلہ رحمی کرنے والا ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہوا ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت لیے بغیر اپنی ایک لونڈی کو آزاد کر دیا۔ جب اُن کی باری کے دن آپ ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہوا ہے کہ میں نے اپنی باندی کو آزاد کر دیا ہے؟

آپ ﷺ نے پوچھا: ”أَوْفَعَلْتِ؟“۔ کیا تم نے اُسے آزاد کر دیا ہے؟

میمونہ نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے اُسے آزاد کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے کہا:

((أَمَا أَنْتِ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخَوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَأَجْرِكَ)) [البخاری، مسلم]

”سنو! اگر تم نے اُسے اپنے ماموؤں کو دے دیا ہوتا تو یہ تمہارے لیے سب سے

بڑے اجر کا باعث ہوتا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ لونڈی آزاد کرنے کی بجائے اپنے ضرورت مند ماموں کو بطور خادمہ عطا کر دیتیں تو صلہ رحمی کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر بہت بڑا اجر عطا فرماتا۔



## افضل صدقہ وہ ہے جو خون کے رشتہ دار پر کیا جائے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ قرابتدار ہیں، میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ مجھ سے قطع رحمی کا سلوک کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ نرمی اور بُرد باری سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جہالت پر اتر آتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ قرابتدار ہیں، میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ مجھ سے قطع رحمی کا سلوک کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ نرمی اور بُرد باری سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جہالت پر اتر آتے ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

(( اِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ ، فَكَأَنَّمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ

مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ )) [مسلم]

”اگر تمہارا رویہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم بتا رہے ہو تو پھر گویا کہ تم اُن کے منہ میں گرم راکھ (بھوبھل) ڈال رہے ہو۔ جب تک تم اپنے اس رویہ پر قائم ہو اللہ کی طرف سے اُن کے خلاف تمہاری مدد کے لیے ایک مددگار ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا۔“

**فائدہ:**..... یقیناً اللہ تعالیٰ اس آدمی کا مددگار و پشتیبان ہے جو صلہ رحمی کرتا ہے اور اُس کے رشتہ دار اس سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور وہ اُسے محروم کرتے ہیں۔ لہذا اس شخص کو نہ تو مایوس ہونا چاہیے اور نہ ہی اس عمل خیر کو چھوڑنا چاہیے بلکہ صبر و

حوصلہ سے کام لے، یقیناً اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہے۔



ہبہ کر کے واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے قے کر کے چاٹ لینے والا  
**سوال:** میں نے جہاد کے لیے ایک مجاہد کو گھوڑا عطا کیا، پھر میں نے اُسے خریدنا  
چاہا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے سستا ہی دے دیگا۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں رسول  
اللہ ﷺ سے دریافت کیا؟

**جواب:** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جہاد کے لیے ایک مجاہد کو  
گھوڑا عطا کیا، پھر میں نے اُسے خریدنا چاہا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے سستا ہی دے دیگا۔ چنانچہ  
میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تَشْتَرِهِ ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدْرَهُمْ فَإِنَّ

الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ )) [البخاری ، مسلم]

”اسے مت خریدو! اپنے صدقہ کو مت لوٹاؤ اگرچہ وہ تم کو ایک درہم ہی میں کیوں  
نہ دے دے کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لوٹانے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ قے کر کے  
اُسے دوبارہ چاٹ لینے والا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وغیرہ عطا کی ہوئی چیز کو واپس لینے سے خواہ وہ  
قیمتا ہی ہو، ڈرایا ہے کیونکہ اُسے عطا کرتے ہوئے آخرت کے ثواب کی نیت کی گئی تھی۔



## ادب وغیرہ کا بیان

### حُسن اخلاق

**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں استفسار کیا؟

**جواب:** حضرت نواس بن سمانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی

اور گناہ کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ

يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) [مسلم، الترمذی]

”نیکی حُسن خلق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو

کہ لوگ اُس سے آگاہ ہو جائیں۔“

**فائدہ:**..... نیکی یہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ احسان یعنی اچھے طریقے سے پیش آیا

جائے۔ گناہ کی نشانی یہ ہے کہ اُسے کرتے ہوئے انسان کے دل میں کھٹک سی پیدا ہو۔ وہ اُسے

چھپانا چاہے تاکہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چل جائے کیونکہ اس کے ظاہر ہونے سے اسے ذلت

ورسوائی کا اندیشہ ہوتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے

سفر کا ارادہ کیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کوئی وصیت

فرمائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

”اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔“

معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَسَاَتَ فَاَحْسِنُ)) "جب کوئی برائی کر بیٹھو تو نیکی اختیار کرو۔"

معاذ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کچھ اور زیادہ وصیت فرمائیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَسْتَقِمَّ ، وَلِيُحْسِنَ خُلُقُكَ)) [ابن حبان، الحاکم]

"اسلام پر جم جاؤ اور تمہارے اخلاق بہترین ہونے چاہئیں۔"

فائدہ: ..... نبی اکرم ﷺ نے جلیل القدر اعمال کی وصیت فرمائی۔ ان میں سے چند

یہ ہیں:

اللہ کے ساتھ ہرگز شرک نہ کیا جائے، برائی کے بعد نیکی کی جائے، تمام اقوال و اعمال میں ثابت قدم رہا جائے، بہترین اخلاق اپنائے جائیں اور سیدھے راستے کا اتباع کیا جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں۔ ہمیں کسی

ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع بخشے؟

**جواب:** حضرت ابو جریٰ ہجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس

آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں۔ ہمیں کسی

ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع بخشے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَفْرَغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي اِنَاءِ

الْمُسْتَسْقَى ، وَلَوْ اَنْ تَكَلَّمَ اَخَاكَ وَوَجْهَكَ اِلَيْهِ مُنْبَسِطًا ، وَاِيَّاكَ

وَاسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهُ مِنَ الْمَخِيَلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ ، وَاِنْ اَمْرٌ

شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُشِمْتَهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ ، فَاِنَّ اَجْرَهُ لَكَ

وَوِبَالَهُ عَلٰى مَنْ قَالَهُ)) [ابوداؤد، الترمذی]

"کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اگرچہ تم اپنے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن

میں پانی ہی انڈیل دو، اگرچہ تم اپنے کسی بھائی سے گفتگو کرو اور تمہارا چہرہ خوشی

سے کھلا ہوا ہو۔ تہ بند لڑکانے سے بچو! کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسے

قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص تمہارا کوئی عیب جانتا ہے اور وہ اس کے حوالے سے تمہیں گالی دے تو تم جو اس کا عیب جانتے ہو اسے اس کا نام لے کر گالی مت دو۔ یقیناً تمہیں اس کا اجر ملے گا اور کہنے والے پر اس کی بات کا وبال پڑے گا۔“

**فائدہ:**..... ایک مسلمان کے لیے نفع بخش اعمال یہ ہیں؛

- ۱۔ نیکی خواہ چھوٹی سی کیوں نہ ہو اسے حقیر نہ سمجھنا مثلاً کسی کے برتن میں پانی ڈال دینا۔
- ۲۔ گفتگو کرتے ہوئے خوش ہو کر مسکراہٹ کے ساتھ بات کرنا۔
- ۳۔ اپنی تہبند غرور و تکبر کے ساتھ لڑکا کرنا۔
- ۴۔ کسی کے عیب کا علم ہو مگر اسے اس کا طعنہ نہ دینا۔



## سلام کو عام کرنا

**سوال:** کون سا اسلام بہترین ہے؟

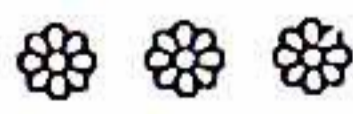
**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ )) [البخاری، مسلم]

”بہترین اسلام یہ ہے کہ تم کھانا کھلاؤ اور ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے کو سلام کہو۔“

**فائدہ:**..... اسلام میں پیار و محبت پیدا کرنے والے اعمال میں سے چند یہ ہیں؛

مہمانوں کی کثرت کے ساتھ مہمان نوازی کرنا، اللہ تعالیٰ سے حصول ثواب کے لیے لوگوں کو کھانا پیش کرنا، اور اسی طرح خیر کے کام کرنا، سلام کو عام کرنا جو مسلمانوں کے لیے نرم گوشہ، تواضع، دلوں میں باہمی اُلفت کی ترغیب، اُن کی بات کے اتحاد اور اُن میں باہمی موڈت و محبت پیدا کرنے کی دلیل ہے۔ سلام کو پورے معاشرے میں عام کرنا اور پھیلانا ایسا عمل ہے جس کی بنا پر زمین میں امن و امان پیدا ہوتا ہے۔





**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟

**جواب:** حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((طِيبُ الْكَلَامِ وَبِذَلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ))

[الطبرانی، ابن حبان، الحاکم]

”نرم گفتگو، سلام کو عام کرنے کی کوشش کرنا اور کھانا کھلانا۔“

**فائدہ:**..... وہ اعمال جو جنت کے موجب ہیں یہ ہیں؛

بہترین اور خیر و فلاح کی حامل گفتگو۔ ہر متعارف یا اجنبی کو سلام کہنا اور محتاج و ضرورتمند کو

کھانا کھلانا۔



**سوال:** وہ کون سے حقوق ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ))

”مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔“

پوچھا گیا: وہ حقوق کون سے ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ

فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا

مَاتَ فَاتَّبَعْهُ)) [مسلم]

”جب تم اسے ملو تو سلام کہو، جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو،

جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو اس کی خیر خواہی کرو، جب اسے چھینک

آئے اور وہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دو یعنی ”يَرْحَمُكَ

اللَّهُ“ کہو اور جب بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے

تو اُس کے جنازہ کے ساتھ چلو۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کے مسلمان پر درج ذیل حقوق بیان فرمائے

ہیں:

- ۱- ملاقات کے وقت اسے سلام بلایا جائے۔
- ۲- وہ دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کی جائے۔
- ۳- جب وہ خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کی جائے۔
- ۴- جب وہ چھینک آنے پر الحمد للہ کہے تو اس کا جواب یرحمک اللہ کہہ کر دیا جائے۔
- ۵- جب وہ مرض میں مبتلا ہو جائے تو اُس کی بیمار پُرسی کی جائے۔
- ۶- جب وہ فوت ہو جائے تو جنازہ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ اس کی تدفین مکمل ہو جائے۔



جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مُغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
(أَسْرَقُ النَّاسِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ)

”لوگوں میں سے سب سے بڑا چور وہ شخص ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔“

دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُتَمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ

بِالسَّلَامِ)) [الطبرانی]

”وہ نماز کا نہ تو رکوع پورا کرتا ہے اور نہ ہی اس کا سجدہ مکمل کرتا ہے۔ لوگوں میں

سے سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام بلانے میں بخل سے کام لیتا ہے۔“

فائدہ:..... جو شخص اپنی نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کرتا اور نہ ہی پورے اطمینان کا

اہتمام کرتا ہے وہ گویا کہ اپنی نماز میں چوری کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو تاہی پر اس کا

محاسبہ ہوگا۔ اسی طرح بخیل ترین انسان وہ ہے جو سلام بلانے میں بھی بخل سے کام لیتا ہے اور

سلام کا جواب دینے میں بھی بخل کا مظاہرہ کرتا ہے۔



## گوشہ نشینی کی ترغیب

**سوال:** کون سا انسان سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول

اللہ ﷺ! کون سا انسان سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

”سب سے زیادہ فضیلت والا مومن وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال

دونوں سے جہاد کرتا ہے۔“

اُسی آدمی نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِي شَعْبٍ مِّنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ))

”پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں سب سے الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت

کرتا ہے۔“

اور ایک روایت کے مطابق یوں ہے:

((يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شِرِّهِ)) [البخاری، مسلم]

”وہ مومن جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ترین آدمی وہ مومن ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان

و مال لگا کر اعدائے اسلام سے جہاد و قتال کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ آدمی فضیلت کا حق

رکھتا ہے تو لوگوں سے دُور کسی الگ تھلگ گوشہ میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور یوں وہ حرام

میں پڑنے سے بچ جاتا ہے اور فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔



## غصہ سے اجتناب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟

**جواب:** حمید بن عبد الرحمن ایک صحابی رسول سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَغْضَبْ)) ”غصے میں کبھی نہ آنا۔“

وہ صحابی فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر غور و فکر کیا تو میرے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ غصہ ہر قسم کے شر کا مجموعہ ہے۔ [احمد]

**فائدہ:** ..... نبی رحمت ﷺ کے نصائح و وصایا میں سے ”غصہ نہ کرنے“ کی وصیت بہت اہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غصہ و غضب بے شمار ایسی مشکلات کو کھینچ لاتا ہے جن سے ایک مسلمان کو بے نیاز ہونا چاہیے۔



**سوال:** میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

**جواب:** حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ)) [الطبرانی]

”غصہ و غضب میں کبھی نہ آنا تیرے لیے جنت ہی ہے۔“



## بُرے اخلاق سے روکنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟

**جواب:** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) [البخاری، مسلم، النسائی]

”وہ مسلمان سب سے افضل ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان سلامت رہیں۔“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مسلمان کا درجہ و مقام سب سے بلند ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو اذیت نہ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے زبان کا بطور خاص اس لیے ذکر کیا ہے کہ دل کی ترجمان صرف زبان ہی ہے۔ اسی طرح ہاتھ کا ذکر کیا اس لیے کہ اکثر اعمال ہاتھ کے ذریعے ہی سرانجام دیے جاتے ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟  
**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا)) ”نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔“

میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ يَسْلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِكَ)) [الطبرانی]

”یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے سلامت رہیں۔“

**فائدہ:**..... اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں اہم ترین عمل نماز کو مکمل طور پر شرائط و ارکان کی صحت کے ساتھ وقت پر ادا کرنا ہے۔ اور دوسرا اہم عمل یہ ہے کہ مسلمان اپنی زبان سے انسانوں کو اذیت نہ دے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کیسے ہے؟  
**جواب:** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نجات کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لِيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَ أَبُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”اپنی زبان کو قابو میں کرلو، اور جتنا بھی ممکن ہو اپنے گھر ہی میں رہو اور اپنی  
خطاؤں پر رویا کرو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ بہت سارے گناہوں  
سے انسان کی نجات اس بات میں ہے کہ وہ فحش گوئی سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے، فتنوں اور  
لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں ہی بند ہو کر بیٹھ رہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں  
جو کوتاہی ہو اس پر نادم ہو کر اللہ کے حضور توبہ کرے اور زیادہ نیک اعمال کرے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم جو بھی بات کرتے ہیں وہ ہمارے ذمے لکھ  
لی جاتی ہے؟

**جواب:** ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم جو بھی بات  
کرتے ہیں وہ ہمارے ذمے لکھ لی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(ثَكُلَتْكَ أُمَّكَ وَهَلْ يَكُوبُ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا  
حَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ؟ إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكْتَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ  
كُتِبَ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ) [الطبرانی]

”تمہاری ماں تمہیں گم پائے! کیا لوگوں کو زبان سے گترے ہوئے الفاظ کے سوا  
کوئی اور چیز بھی منہ کے بل آگ میں گرائے گی؟ یقیناً تو صرف اس وقت تک ہی  
سلامتی میں ہے جب تک تو خاموش ہے۔ جیسے ہی تو نے کوئی بات کی تو وہ یا تو  
تمہارے حق میں لکھ لی گئی یا تمہارے خلاف۔“

**فائدہ:**..... انسان جو بات بھی کرتا ہے اس کا حساب ہوگا، پھر یا تو اس پر ثواب پائے گا  
یا عذاب۔ اکثر لوگ منہ کے بل آگ میں گریں گے تو صرف اپنی زبان سے نکالے ہوئے  
الفاظ کی بدولت ہی۔ مثلاً بہتان تراشی، جھوٹ، جھوٹی قسمیں، جھوٹی گواہی، چغلی، غیبت، فحش  
گوئی اور پاکدامن عورتوں پر بہتان لگانا وغیرہ۔ یہ تمام کارستانیاں زبان کی ہی ہیں۔ اگر زبان  
محفوظ رہی تو جسم بہت سارے گناہوں سے بچ جائے گا۔



## دل سے خالص ایمان لانا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا انسان سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟  
**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا انسان سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ))

”ہر پاک دل اور زبان کا سچا انسان۔“

صحابہ نے کہا: صدوق اللسان تو ہم سمجھ گئے کہ زبان کا سچا، مخموم القلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ))

[ابن ماجہ ، البيهقي]

”مخموم القلب (پاک دل) سے مراد وہ ہے جو متقی، صاف دل والا ہے نہ اُس میں گناہ نہ سرکشی اور نہ دھوکا نہ حسد۔“

**فائدہ:** ..... بلاشبہ وہ صفات جن سے افضل ترین انسان آراستہ ہوتا ہے یہ ہیں؛  
 زبان کی سچائی، تقویٰ و پرہیزگاری جس کی بنیاد ایسے دل پر ہے جو ہر گناہ و سرکشی اور کینہ و حسد سے اجتناب برتتا ہے۔



راستے سے اذیت ناک چیز کو ہٹا دینا

**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس سے میں فائدہ حاصل کر سکوں؟

**جواب:** حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس سے میں فائدہ حاصل کر سکوں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((اعزِلِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ)) [مسلم، ابن ماجہ]

”لوگوں کے راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو دور ہٹادو۔“

**فائدہ:**..... جن اعمال سے عمل کرنے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جن کا اجر بہت بڑا ہے، ان میں سے ایک عمل یہ بھی ہے کہ لوگوں کے راستہ سے دکھ دینے والی جو چیز بھی ہو دور کر دی جائے تاکہ کسی کو ضرر نہ پہنچ سکے اور آنے جانے والے بغیر کسی تکلیف کے سکون و آرام کے ساتھ سفر کر سکیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! کس آدمی میں اتنا صدقہ کرنے کی طاقت ہے؟

**جواب:** حضرت بَرِّیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے

تھے:

((فِي الْإِنْسَانِ سِتُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ مَفْصَلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهَا صَدَقَةً))

”انسان میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑے ہیں۔ اس لیے اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر جوڑے کی طرف سے صدقہ ادا کرے۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس آدمی میں اتنا صدقہ کرنے کی طاقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا ، وَالشَّيْءُ تُنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ ،

فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكَعَتَا الضُّحَى تُجْزِي عَنْكَ)) [ابوداؤد، احمد]

”مسجد میں پڑے ہوئے بلغم یا رینٹ کو تم دفن کر دو، کوئی دکھ دینے والی چیز راستے سے

دور ہٹادو اور اگر یہ کام نہ کر سکو تو پھر ضحیٰ کی دو رکعت تمہاری طرف سے کافی ہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں۔ مسلمان

کے لیے مستحب ہے کہ ہر جوڑے کے بدلے میں کوئی صدقہ کرے۔ یہ بات لوگوں کو بڑی دشوار

معلوم ہوئی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اتنی طاقت تو کسی میں نہیں ہے۔ اس

پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ نہایت سہل و آسان ہے۔ مثلاً مسجد میں پڑے ہوئے بلغم



یا تھوک وغیرہ کو دفن کر دینا بھی صدقہ ہے، راستے سے اذیت ناک چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔  
بالفرض اگر یہ کام نہ کر سکو یا ایسا صدقہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو پھر نمازِ صبح کی دو رکعتیں ان تمام  
صدقات کی بجائے کافی ہیں۔ ان کی محافظت کی جائے کیونکہ اس کا بہت بڑا اجر ہے۔



## اجازت طلب کرنا

**سوال:** کیا میں اندر گھس آؤں؟

**جواب:** ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے جب کہ آپ گھر میں تشریف رکھتے تھے،  
اجازت طلب کرتے ہوئے کہا: کیا میں اندر گھس آؤں؟

نبی ﷺ نے اپنے خادم سے کہا:

((أَخْرِجْ إِلَىٰ هَذَا فَعَلِمَهُ الْإِسْتِذَانُ ، فَقُلْ لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ؟))

”اس آدمی کے پاس جاؤ اور اُسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ۔ اسے کہو  
کہ اجازت یوں مانگتے ہیں: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟“  
اُس آدمی نے یہ سُن لیا تو اُس نے کہا: السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ تو  
نبی ﷺ نے اُسے اذن عطا فرما دیا اور وہ اندر گھر میں آ گیا۔ [ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... اس حدیث مبارک میں بتایا گیا ہے کہ اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام  
کیا جائے۔ آیت کا ظاہر اس طرح ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا  
وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ط﴾ [النور: ۲۷]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ  
ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضائے لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔“  
یعنی اس میں اجازت پہلے ہے اور سلام بعد میں ہے۔ شاید یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔



## اہل کتاب کو سلام

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! اہل کتاب ہمیں سلام کہتے ہیں، ہم انہیں سلام کا جواب کس طرح دیں؟

**جواب:** رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کہتے ہیں تو ہم انہیں سلام کا جواب کس طرح دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ)) "تم کہو" وَعَلَيْكُمْ "اور تم پر بھی۔" [مسلم، ابوداؤد]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ جب اہل کتاب یہودی یا عیسائی سلام کہیں تو ہم فقط "وعلیکم" کہیں۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودی عموماً شرارت آمیز طریقے سے سلام کی آڑ میں بددعا کیے کلمات کہا کرتے تھے، مثلاً "السَّامُ عَلَيْكُمْ" (تمہیں موت آئے)۔ تو اُن کا بہترین جواب ہے: "وعَلَيْكُمْ" (اور تم پر) یعنی اُن کی بددعا انہی کو لوٹا دینے کی تعلیم دی گئی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں نے ان دو خصلتوں کو مصنوعی و بناوٹی طور پر اپنا لیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر مجھے ان خصلتوں پر پیدا فرمایا ہے؟

**جواب:** اُمّ ابان بنت وازع بن زارع اپنے دادا زارع سے جو وفد عبد القیس میں شامل تھے، روایت کرتی ہیں۔ حضرت زارع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ میں آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اترنے لگے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دے رہے تھے۔ مگر (امیر وفد) منذر اشج نے انتظار کیا حتیٰ کہ وہ اپنے کپڑوں کے تھیلے کے پاس گیا، اپنے دونوں کپڑے زیب تن کیے پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو نبی ﷺ نے اُسے فرمایا:

((إِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْجِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ))

"یقیناً تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، بُردباری اور وقار و تمکنت۔"

اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں نے ان دو خصلتوں کو مصنوعی و بناوٹی طور پر اپنا

لیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر مجھے ان خصلتوں پر پیدا فرمایا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا))

”بلکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر تمہیں ان خصلتوں پر پیدا فرمایا ہے۔“

تو اُس نے عرض کیا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جس نے مجھے فطری طور پر ان دو خصلتوں پر پیدا فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

[ابوداؤد، الترمذی]

نوٹ:..... وفدِ عبدالقیس چودہ آدمیوں پر مشتمل تھا۔

فائدہ:..... حضرت انج منذر بن حارث عبدی آنے والے وفد کے سربراہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُسے دیکھا کہ وہ نہایت موڈب، منکسر المزاج اور پُر وقار شخصیت کا مالک ہے۔ آپ ﷺ نے اُس کی تحسین فرماتے ہوئے کہا کہ تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ بہت سراہتے ہیں اور وہ ہیں: تحمل و بردباری اور وقار و تمکنت۔ تو حضرت انج نے اس نعمتِ خداوندی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔



### آدابِ مجلس

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہماری یہ مجالس ہمارے لیے بہت ضروری ہیں کیونکہ ہم یہاں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کرتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرْقَاتِ))

”راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری یہ مجالس ہمارے لیے بہت ضروری ہیں کیونکہ ہم یہاں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ))

”اگر تمہیں یہاں بیٹھنے پر اصرار ہے تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔“

صحابہؓ نے پوچھا: راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
(غَضُّ الْبَصْرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) [البخاری، مسلم]

”راستے کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھی جائے، کسی کو اذیت نہ پہنچائی جائے، سلام کا جواب دیا جائے اور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کیا جائے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے راستوں کے کناروں پر مجلسیں قائم کرنے سے خبردار کیا اور ڈرایا ہے کیونکہ یہاں گناہوں کے ارتکاب کا خدشہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ان مجالس کے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ یہاں ہمیں اپنے معاملات پر باہمی بات چیت کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہاں بیٹھنا بہت ہی ضروری ہے تو پھر راستے کے حقوق ادا کرنے اس سے بھی ضروری ہیں اور وہ یہ ہیں؛

- ۱۔ نگاہوں کو نیچا رکھا جائے۔
- ۲۔ راستے میں کسی قسم کی کوئی اذیت آڑے آئے تو اس کو رفع کیا جائے۔
- ۳۔ گزرنے والا سلام کہے تو اس کے سلام کا جواب دیا جائے۔
- ۴۔ نیکی کا حکم اور برائی سے باز رہنے کی تلقین کی جائے۔



### لقب اور کنیت سے پکارنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ساتھ والی آپ کی تمام بیویوں کی کنیتیں ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھ والی آپ کی تمام بیویوں کی کنیتیں ہیں؟ (میری کوئی کنیت نہیں)

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فَآكْتَنِي بِابْنِكَ عَبْدَ اللَّهِ ))

”تو تم اپنے بیٹے عبد اللہ کے نام سے کنیت رکھ لو۔“

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُمّ عبد اللہ کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔ [ابوداؤد]

**فائدہ:**..... عبد اللہ حضرت عائشہ کے بیٹے نہیں تھے کیونکہ ان کے ہاں تو اولاد پیدا ہی نہیں ہوئی۔ یہ آپ کی بہن اسماء کے بیٹے تھے۔ زبیر ان کے والد تھے۔ اس حدیث میں اس شخص کے لیے کنیت رکھنے کا جواز ہے جس کے ہاں اگرچہ کوئی بچہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اسی طرح کسی چھوٹے بچے یا بچی کی کنیت رکھنا بھی جائز ہے، اسے جھوٹ میں شمار نہیں کیا جاتا۔ واللہ اعلم۔



خیانت اور بد عہدی سے ترہیب

**سوال:** وہ کون سی چیزیں ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے اپنی اُمت کے لوگوں سے فرمایا: "اُكْفُلُوا لِي بِسِتِّ اَكْفَلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ"۔ تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دیتا ہوں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: وہ کون سی چیزیں ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ!

(الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ) [الطبرانی]

"وہ چھ چیزیں یہ ہیں: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔"

**فائدہ:**..... رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو ادائے نماز، اہتمامِ زکوٰۃ و انفاق، حفظِ امانت، پاکدامنی، اکلِ حلال اور حفظِ زبان کی خوبیوں سے آراستہ کر لو تو میں تمہیں ان خوبیوں کے باعث عذاب سے بچنے اور جنت میں داخلے کی ضمانت دیتا ہوں۔



اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والے

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سامنے ان کی صفات واضح فرمائیں تاکہ ہم انہیں پہچان لیں؟

**جواب:** حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ((لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ  
 اللُّوْلُوِّ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ))

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور برس  
 رہا ہوگا۔ وہ موتی کے منبروں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ لوگ اُن پر رشک کریں  
 گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔“

ابوالدرداء کہتے ہیں کہ اعراج نامی ایک صحابیؓ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور  
 عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سامنے اُن کی صفات واضح کر دیں تاکہ ہم انہیں پہچان  
 سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ  
 عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ)) [الطبرانی]

”مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے لوگ جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں اور  
 اللہ کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہو کر اس کا ذکر کرتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے اللہ کے لیے باہم محبت کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے  
 ہاں مرتبہ و مقام بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو اُن  
 کے چہروں پر نور ہوگا اور یوں لگ رہے ہوں گے جیسے موتی چمک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں  
 اپنے سائے میں جگہ دیں گے جب کہ اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔



## افضل ایمان

**سوال:** اُس نے رسول اللہ ﷺ سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ  
 سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ))

”افضل ایمان یہ ہے کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرو، فقط اللہ کے لیے

دشمنی کرو اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگا دو۔“  
 معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اور کیا کیا چیز (افضل ایمان ہے)؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ  
 لِنَفْسِكَ)) [احمد]

”یہ کہ تم لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور اُن کے  
 لیے بھی وہی چیز ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے تذکرہ فرمایا کہ افضل ایمان یہ ہے کہ ایک مسلمان محبت  
 اور دشمنی صرف اللہ کے لیے کرے اور وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ دوسروں کے لیے  
 وہی چیز پسند یا ناپسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ وہ کسی پر ظلم نہ کرے جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے  
 کہ ظلم سے محفوظ رہے اور اسی طرح وہ احسان کا طریقہ اختیار کرے جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے کہ  
 اس کے ساتھ احسان کا طریقہ برتا جائے۔



آدمی اُسی کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی دوسرے آدمی کو نیکی کا کام کرتے ہوئے  
 دیکھ کر اُس سے محبت کرتا ہے اور خود ویسا کام نہیں کرتا؟ (اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟)  
**جواب:** ایک آدمی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا کہ وہ  
 کسی بات پر بہت خوش ہیں۔ میں نے انہیں کسی بات پر اس سے زیادہ خوش کبھی نہیں  
 دیکھا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی دوسرے آدمی کو نیکی  
 کا کام کرتے ہوئے دیکھ کر اُس سے محبت کرتا ہے اور خود ویسا کام نہیں کرتا؟ (اس کے بارے  
 میں کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) [الترمذی]

”آدمی اُسی کے ساتھ ہے جس سے اُس نے محبت کی۔“

**فائدہ:**..... نبی کریم ﷺ نے فرار دیا کہ قیامت کے دن آدمی انہی لوگوں کے ساتھ

ہوگا جن سے اُسے محبت تھی۔ جب وہ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو بھلائی کا کام کرتے ہیں تو وہ شخص اُن کے اُس عمل کی محبت اور نیتِ صادق کی وجہ سے انہی کے ساتھ ہوگا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت تو رکھتا ہے مگر اُن میں سے نہیں ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت تو رکھتا ہے مگر اُن میں سے نہیں ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) [البخاری، مسلم]

”آدمی اُنہی لوگوں کے ساتھ ہے جن سے اُسے محبت ہے۔“

**فائدہ:**..... ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر اُن جیسا عمل نہیں کرتا اور نہ اُن کے عمل کی برابری کر سکتا ہے تو محض اُن سے محبت کی وجہ سے اُنہی میں سے شمار ہوگا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر اُن جیسا عمل نہیں کر سکتا؟

**جواب:** حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر اُن جیسا عمل نہیں کر سکتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

”اے ابوذر! تم اُنہی لوگوں کے ساتھ ہو جن سے تمہیں محبت ہے۔“

ابوذر نے کہا: پھر میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))



”تو پھر تم انہی کے ساتھ ہو جن سے تم نے محبت کی۔“  
 حضرت ابوذرؓ نے پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔  
 آپ ﷺ نے پھر فرمایا:

((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ)) [ابوداؤد]

”تو پھر تم اسی کے ساتھ ہو جس سے تم نے محبت کی۔“  
**فائدہ:**..... آدمی اسی شخص کا ساتھی ہے جس سے اسے محبت ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا  
 کہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے  
 اطمینان دلایا کہ یقیناً تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھی ہو۔



### افضل نماز

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی نماز افضل ہے؟

**جواب:** حضرت عمیر بن قنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے

پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی نماز افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((طَوْلُ الْقَنُوتِ)) ”جس کا قیام طویل ہو۔“

اُس نے کہا: صدقہ کون سا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) ”تنگدستی کے باوجود کوشش کر کے صدقہ کرنا۔“

اُس نے پوچھا: کون سا مومن کامل ایمان والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) [الطبرانی]

”وہ مومن کامل ایمان ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے تاکید فرمایا ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں مسلمان

کا دل اطمینان حاصل کرے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اور خشوع و خضوع اختیار کرے۔

افضل صدقہ وہ ہے جو قلت مال کے باوجود بڑی کوشش سے کیا جائے۔ مومنوں میں سے کامل

ایمان والا وہ مومن ہے جو بہترین اخلاق و آداب سے آراستہ ہو۔



## بخشش کے موجبات

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

**جواب:** ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(إِنَّ مِنْ مُّوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَدَلِ السَّلَامِ وَحُسْنِ الْكَلَامِ))

[الطبرانی]

”یقیناً بخشش کو واجب کرنے والی چیزیں سلام کا عام کرنا اور اچھی گفتگو کرنا ہے۔“  
**فائدہ:**..... بلاشبہ جن امور کی نبی ﷺ نے وصیت فرمائی ہے اور جو جنت کے موجب ہیں، وہ یہ ہیں؛

ہر جان پہچان والے اور اجنبی کو سلام کہنا کیونکہ سلام لوگوں کے درمیان باہمی مودت و محبت اور اتفاق و اتحاد پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری چیز ہے بہترین اور اچھی گفتگو۔



لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! دو آدمی باہم ملتے ہیں تو ان میں سے سلام میں پہل کون کرے؟

**جواب:** حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! دو آدمی باہم ملتے ہیں تو ان میں سے سلام میں پہل کون کرے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْ لَا هُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى)) [الترمذی]

”ان میں سے سلام میں پہل وہ کرے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق دار ہے۔“

**فائدہ:**..... یقیناً جو آدمی سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زیادہ حقدار ہے۔



گوشہ نشینی کی ترغیب اس آدمی کے لیے جسے معاشرے میں

اپنے متعلق اطمینان نہ ہو

سوال: اہل ایمان میں سے کون سا شخص کامل ایمان والا ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے

دریافت کیا گیا: اہل ایمان میں سے کون سا شخص کامل ایمان والا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِي يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي شَعْبٍ مِّنَ

الشَّعَابِ وَقَدْ كَفَى النَّاسَ شَرًّا)) [الحاكم]

”کامل ایمان والا وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد

کرتا ہے۔ اور وہ آدمی جو کسی گھائی میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے درآنحالیکہ

(کم از کم) لوگ اس کے شر سے محفوظ ہو گئے۔“

فائدہ:..... مسلمان کا ایمان درجہ کمال کو دو صورتوں میں پہنچ سکتا ہے۔ پہلی صورت تو یہ

ہے کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ لوگوں سے

دور کسی جنگل کی گھائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرے اور اس طرح لوگ کم از کم اس کے

شر سے تونچ جائیں گے۔



غصہ سے اجتناب

سوال: میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے عرض کیا

کہ میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ)) [الطبرانی]

”غصہ و غضب سے بچو، تمہارے لیے جنت ہے۔“

**فائدہ:**..... وہ اعمال جن کی نبی ﷺ نے بہت تاکید فرمائی ہے اور جو اپنے عمل کرنے والے کو جنت میں ضرور داخل کر دیں گے ان میں سے ایک عمل یہ بھی ہے کہ انسان ہر حال میں غصہ و غضب سے اجتناب کرے۔



## زبان کی حفاظت

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جس پر میں مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جاؤں؟

**جواب:** حضرت سفین بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جس پر میں مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمَّ))

”یہ اقرار کرو کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور پھر اس پر ثابت قدمی کے ساتھ جم جاؤ۔“ میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو میرے متعلق جن چیزوں کا اندیشہ ہو سکتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ خوفناک چیز کیا ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے خود اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: ”هَذَا“۔ یہ زبان سب سے زیادہ۔ خوفناک چیز ہے۔ [الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، الحاکم]

**فائدہ:**..... جس چیز کا اتباع کر کے ایک مسلمان مضبوط پناہ گاہ میں آ سکتا ہے وہ ہے، ایک اللہ پر ایمان، اس کے حبیب ﷺ کی شریعت پر عمل اور پھر ہر قسم کی عبادت میں استقامت کا رویہ اختیار کرنا۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو جس خوفناک چیز سے ڈرایا ہے، وہ ہے زبان کا پھسلنا اور اس کا لغو و باطل اور سب و شتم اور غیبت وغیرہ میں مشغول ہو جانا۔



راستے سے ایذا رساں چیز کو ہٹا دینا

**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے بعد مجھے موت آجائے یا زندہ رہوں، اس لیے مجھے زندگی کے سفر کے لیے کوئی ایسا زاہد راہ اور سامان عطا فرمائیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے؟

**جواب:** حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے بعد مجھے موت آجائے یا زندہ رہوں، اس لیے مجھے زندگی کے سفر کے لیے کوئی ایسا زاہد راہ اور سامان عطا فرمائیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((افْعَلْ كَذَا ، اِفْعَلْ كَذَا ، وَاْمِرَ الْاٰذَى عَنِ الطَّرِيْقِ))

”تم فلاں فلاں کام کرو اور ہر قسم کی ایذا رساں چیز کو راستے سے دُور ہٹا دو۔“

ایک روایت کے مطابق ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! مجھے کسی نفع بخش چیز کی تعلیم دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اعْزِلِ الْاٰذَى عَنِ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)) [مسلم، ابن ماجہ]

”مسلمانوں کے راستے سے ایذا رساں چیز کو دُور ہٹا دو۔“

**فائدہ:**..... جن آسان کاموں کے ذریعے آدمی اجرِ عظیم کا فائدہ اٹھا سکتا ہے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف اور نقصان پہنچانے والی چیز کو دُور کر دیا جائے۔ ہر وہ رُکاوٹ دور کر دی جائے جو گزرنے والوں کے لیے ضرر کا باعث ہو سکتی ہے۔



ابو القاسم کی کنیت اختیار کرنے سے ممانعت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔ انصار کا کہنا ہے کہ ہم نہ تو تمہیں ابو القاسم کی کنیت سے پکاریں گے اور نہ ہی تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟

**جواب:** حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک

آدی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام قاسم رکھا تو انصار نے اُسے کہا کہ ہم نہ تو تمہیں ابوالقاسم کی کنیت سے پکاریں گے اور نہ ہی تیری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔

وہ آدی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔ انصار کا کہنا ہے کہ ہم نہ تو تمہیں ابوالقاسم کی کنیت سے پکاریں گے اور نہ ہی تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ)) [البخاری]

”انصار نے بہت اچھا کیا۔ میرے نام پر نام رکھ لو مگر میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ میں قاسم ہوں۔ (اس لیے ابوالقاسم کی کنیت درست نہیں)“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے انصار کی اس بات کو برقرار رکھا کہ کسی کی کنیت نبی ﷺ کی کنیت ابوالقاسم کے نام پر نہیں ہو سکتی۔



ذمیوں کو کس طرح سلام کا جواب دیا جائے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہود کا ایک گروہ رسول

اللہ ﷺ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: السَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت وارد ہو)۔ میں نے اُن کی بات سمجھ لی تو میں نے جواب دیا: عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ..... (موت تم پر وارد ہو اور لعنت بھی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))

”اے عائشہ ٹھہر جاؤ! یقیناً اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند کرتا ہے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)) [البخاری]

”میں نے تو کہہ دیا تھا کہ وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر بھی)۔“

**فائدہ:**..... یہود نے سلام کرتے ہوئے ”سَام“ کا لفظ استعمال کیا جس کا معنی ہے موت۔ نبی ﷺ نے اہل اسلام کو تعلیم دی ہے کہ ذمی لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دینا چاہیے۔ انہیں صرف ”وَعَلَيْكُمْ“ کہا جائے گا۔ یعنی ہم اور تم اس میں برابر ہیں، سب کو موت آئے گی۔

اسی طرح نبی ﷺ نے ہم سے جملہ امور زندگی میں نرمی کا معاملہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔



### مصافحہ کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا کوئی آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے

ملتا ہے تو کیا وہ اُس کے لیے جھکے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

ہمارا کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ ملتے ہوئے اس کے لیے

جھکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لا )) ”نہیں۔ (وہ مت جھکے)“

اُس نے پوچھا: کیا وہ اُس سے معانقہ کرے اور اُس سے بوسہ دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لا )) ”نہیں۔“

اُس نے کہا: کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑے اور اُس سے مصافحہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ )) ”ہاں۔“

**فائدہ:**..... ایک شخص جب دوسرے شخص سے ملاقات کرے تو جسم یا سر کو ایک

دوسرے کے لیے جھکانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح بوسہ دینا اور معانقہ کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ

یہ بھی خاص احباب کے لیے طویل مدت کے بعد ملاقات میں درست ہے یا عید وغیرہ کی

مبارک باد دیتے ہوئے جائز ہے۔

جائز بلکہ درست بات ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہے۔



## ذکر و دعا کا بیان

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام تو بہت سارے ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جسے میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کے احکام تو بہت سارے ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جسے میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ )) [الترمذی، ابن ماجہ، الحاکم]

”تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان پر ہر وقت اور ہمیشہ جاری رہنا چاہیے حتیٰ کہ دل ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہے۔



**سوال:** کیا یہ آیت سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اگر ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اختیار کر لیں؟

**جواب:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

﴿ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾

”جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں..... تو ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔“

آپ ﷺ کے کسی صحابی نے کہا: کیا یہ آیت سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اگر ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اختیار کر لیں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَيَّ

إِيمَانِهِ)) [الترمذی، ابن ماجه]

”فضل ترین خزانہ یہ ہے: ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مومن بیوی جو

ایمان کے معاملے میں شوہر کی معاون ہو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادیا کہ افضل ترین مال جو کوئی مسلمان ذخیرہ

کرے، وہ ہے: ایسی زبان جو اللہ کی حمد و ثنا، اس کی تسبیح و تکبیر کثرت سے کرے۔ اور ایسا دل جو

نعمتِ اسلام اور اللہ کے فضل کا شکر یہ ادا کرے اور ایسی بیوی جو اپنے خاوند کی ایمان و عبادت

میں مددگار ثابت ہو۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! الْمُفْرَدُونَ کون ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے پر چل

رہے تھے کہ آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((سِيرُوا هَذَا جَمْدَانَ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ))

”اس جمدان پر چلو! مفردون سبقت لے گئے۔“

صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مُفْرَدُونَ کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا)) [مسلم]

”اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے۔“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا نفع ہے اور اس کا ثواب عظیم ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے؟

**جواب:** حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهَجْرَةِ وَحَافِظِي عَلَيَّ

الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَأْتِيَنَّ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ)) [الطبرانی]

”معصیت کے تمام کام ترک کر دو، یقیناً افضل ترین ہجرت یہی ہے۔ فرائض کی حفاظت کرو، بلاشبہ افضل ترین جہاد یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ درحقیقت یہ اللہ کو اتنا محبوب ہے کہ تم اس کے پاس اس سے زیادہ محبوب چیز لے کر نہیں جاؤ گی۔“

فائدہ:..... مسلمانوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی نفع بخش وصیتوں میں سے یہ ہیں: فسق و فجور، نافرمانی اور اللہ کی ناراضگی و غضب کا باعث تمام کام ترک کر دیے جائیں۔ خاص طور پر پانچ فرض نمازوں کی اور عمومی طور پر تمام واجب حقوق کی حفاظت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ ہر چیز سے محبوب ہے۔



**سوال:** کون سا مجاہد اجر کے لحاظ سے سب سے زیادہ (اللہ کے ہاں) عظمت والا ہے؟

**جواب:** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا مجاہد اجر کے لحاظ سے سب سے زیادہ عظمت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا))

”اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا۔“

پھر اُس آدمی نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا۔ ہر بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا))

”ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (مجاہد اجر کے

لحاظ سے سب سے عظیم ہے)۔“

تو ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا: اے ابو حفص! ذکر کرنے والے ہر قسم کی خیر و بھلائی لے گئے۔ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَجَلٌ)) ”ہاں، واقعی!“ [احمد، الطبرانی]

**فائدہ:**..... اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ خیر و بھلائی تمام کی تمام اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔



**سوال:** اہل کرم کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:  
 ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟))

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: ایک جگہ پر اکٹھے ہونے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اہل کرم کون لوگ ہیں؟“

تو نبی ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اہل کرم کون لوگ ہیں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ)) [احمد، ابویعلیٰ، ابن حبان، البیہقی]  
 ”ذکر کی مجلسوں والے۔“

**فائدہ:**..... اہل کرم اللہ تعالیٰ کے ہاں ذکر کی محفلوں والے لوگ ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ابن رواحہ کو نہیں دیکھا، وہ آپ پر ایمان

سے بے رغبتی کر کے ایک گھڑی کے ایمان کی طرف رغبت رکھتا ہے؟

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ جب کسی

صحابی کو ملتے تو کہتے: آؤ! ہم ایک گھڑی اپنے رب پر ایمان لے آئیں۔

چنانچہ ایک دن انہوں نے ایک آدمی سے یہی بات کہی تو وہ غضبناک ہو گیا اور وہ

نبی ﷺ کے پاس آیا اور شکایت کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ابن رواحہ کو نہیں دیکھا، وہ

آپ پر ایمان سے بے رغبتی کر کے ایک گھڑی کے ایمان کی طرف رغبت رکھتا ہے؟

تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِي تَبَاهَى بِهَا

الْمَلَائِكَةُ)) [احمد]

”اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن رواحہؓ پر رحم فرمائے، وہ اُن مجالس سے محبت رکھتا ہے جن پر فرشتے بھی فخر کرتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... ذکر کے حلقے وہ مجالس ہیں جن پر فرشتے فخر کرتے ہیں اور جن کی حرص ہر وہ مسلمان رکھتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، جو اللہ کے ہاں زیادہ اجر و ثواب کی خاطر بہت زیادہ عملِ صالح کرتا ہے کیونکہ یہی تو نفع بخش تجارت ہے۔



**سوال:** جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟

**جواب:** حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
(إِذَا مَرَرْتُمْ بِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا))

”جب تمہارا گزر جنت کے باغیچوں سے ہو تو ان میں سے پھل میوے کھایا کرو۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حِلَقُ الذِّكْرِ)) ”ذکر کے حلقے جنت کے باغیچے ہیں۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... ذکر کے حلقے ہی جنت کے باغیچے ہیں۔ تو ایسا کون شخص ہو سکتا ہے جو جنت کے باغیچوں سے منہ موڑے؟



**مجلس کا کفارہ**

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً اب آپ ایسے کلمات فرماتے ہیں جو پہلے نہیں فرمایا کرتے تھے؟

**جواب:** حضرت ابو بکرؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو اس کے آخر میں جب آپ مجلس برخاست کرنا چاہتے تو فرماتے:

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ  
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))

”اے اللہ! تو پاک ہے۔ حمد تیری ہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

تو ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً اب آپ ایسے کلمات فرماتے ہیں جو پہلے نہیں فرمایا کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ )) [ابوداؤد]

”یہ کلمات اُن تمام باتوں کا کفارہ بن جاتے ہیں تو اس مجلس میں کی جاتی ہیں۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو مجلس کی کوتاہیوں کا کفارہ بتایا ہے اور وہ دعا تعلیم کی ہے جو کسی مجلس میں کی ہوئی لغزشوں کو محو کر دیتی ہے۔



### لا الہ الا اللہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوش قسمت کون ہے جسے آپ کی شفاعت نصیب ہوگی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوش قسمت کون ہے جسے آپ کی شفاعت نصیب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ - أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ )) [البخاری]

”اے ابو ہریرہ! تمہاری حدیث کے بارے میں حرص دیکھ کر میرا گمان بھی یہی تھا کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں تجھ سے پہلے کوئی آدمی نہیں پوچھے گا۔ (تو سنو!) لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوش قسمت جسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی وہ شخص ہے جس نے دل کے خلوص کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ کہا۔“

**فائدہ:**..... جس نے دل کے خلوص سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کیا، اس کا کثرت سے ورد کیا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن وہ آدمی نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہو جائے گا۔



اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا:

(( مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ))

[مسلم]

”وہ کلام سب سے زیادہ افضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا فرمایا اپنے

بندوں کے لیے منتخب کیا ہے۔ اور وہ ہے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ (پاک

ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ)“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اور افضل ترین کلام ”سُبْحَانَ اللَّهِ

وَبِحَمْدِهِ“ ہے جو اُس نے اپنے ملائکہ و برگزیدہ بندوں کے لیے چنا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئی ہوں۔ اس لیے مجھے

کسی ایسے عمل کا حکم ارشاد فرمائیں جو میں بیٹھے بیٹھے کر لیا کروں؟

**جواب:** حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ

میرے ہاں سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئی

ہوں (یا انہوں نے اسی قسم کے الفاظ کہے)۔ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم ارشاد فرمائیں جو میں بیٹھے

بیٹھے کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( سَبِّحِي اللَّهَ مِائَةً تَسْبِيحَةً فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا

مَنْ وُلِدَ إِسْمَاعِيلَ ))

”سومرتبہ اللہ کی تسبیح بیان کرو یعنی ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہو۔ یہ تمہارے لیے اولادِ اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرانے کے برابر ہے۔“

((وَاحْمِدِي اللَّهَ مِائَةً تَحْمِيدَةً فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

”سومرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہہ کر اللہ کی حمد بیان کرو۔ یہ تمہارے لیے زین کے ہوئے، لگام ڈالے ہوئے سو گھوڑوں کے برابر ہے جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے بطور سواری کے دے دو۔“

((وَكَبِّرِي اللَّهَ مِائَةً تَكْبِيرَةً ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ))

”اور سومرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہہ کر اللہ کی کبریائی و بڑائی بیان کرو۔ یہ تمہارے لیے قلا دے ڈالے ہوئے، قبولیت پائے ہوئے سواونٹوں کی قربانی کے برابر ہے۔“

((وَهَلِّلِي اللَّهَ مِائَةً تَهْلِيلَةً))

”اور سومرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

کہہ کر اللہ کی تہلیل و توحید بیان کرو۔ ابو خلف کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَتَمَلُّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلُ مِمَّا يُرْفَعُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا آتَيْتَ))

[احمد، النسائی]

” (سومرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا) آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دے گا۔ اور اُس دن کسی کا عمل تمہارے عمل سے افضل عمل نہیں اٹھایا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ تمہارے جیسا عمل کرے۔“

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا ثواب بیان فرمایا ہے جو ایک دن میں سومرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ سومرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اور سومرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا ذکر کرتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

## نیکی کے کام

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مالدار لوگ بہت سارے اجر لے گئے، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے ضرورت سے بچے ہوئے مال صدقہ کرتے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ بہت سارے اجر لے گئے، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے ضرورت سے بچے ہوئے مال صدقہ کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تُصَدِّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ))

”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ چیز نہیں دی ہے جس سے تم صدقہ کر سکو؟ یقیناً ہر تسبیح کے ساتھ صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے اور تم میں سے کسی کا اپنی نفسانی خواہش کو جائز طریقے سے پورا کرنا بھی صدقہ ہے۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اگر ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اُسے اس میں بھی اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) [مسلم، ابن ماجہ]

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام جگہ سے پوری کرے تو اُس پر گناہ ہے؟ اسی طرح جب وہ اپنی خواہش حلال طریقے سے پوری کرے تو ضرور اس کو اجر ملے گا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کی چند صورتیں بیان فرمائی ہیں جنہیں سرانجام



دے کر مسلمان اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ وہ یہ ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ ،  
الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ“

ان کلمات کو وردِ زبان بنانا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور اپنی بیوی کے ساتھ  
بہترین سلوک کرتے ہوئے پاکدامنی اختیار کرنا۔ یقیناً اللہ ان باتوں پر عمل کرنے والے کو  
بہترین اجر دیں گے۔



### چند اذکار کی فضیلت

**سوال:** مجھے ایسا کلام سکھائیے جس کا میں ورد کیا کروں؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی

نبی ﷺ کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا: مجھے ایسا کلام سکھائیے جس کو میں وردِ زبان  
بنالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھا کرو:

(( لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا، بہت  
بڑا ہے۔ تمام قسم کی تعریف اور بہت ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ پاک  
ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

اُس آدمی نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لیے کہو!

(( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ))

”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق  
عطا فرما۔“

ابوما لک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے۔ ”وَعَارِفِيْ“۔ مجھے عافیت عطا کر۔

ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ هُوَ لَأَيُّ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)) [مسلم]

”یقیناً یہ کلمات تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائوں کے جامع ہیں۔“

**فائدہ:**..... حدیث میں جن اذکار اور دُعا کا ذکر ہوا ہے انہیں استمرار کے ساتھ وردِ زبان بنانے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ مسلمان اپنے رب سے اجر و ثواب پائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے چند کلمات بتائیں، مگر بہت زیادہ نہ ہوں؟

**جواب:** رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کی بیوی سلمیٰ بنتیٰ خبابہ سے روایت ہے کہ:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے چند کلمات بتائیں، مگر بہت زیادہ نہ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُولِي: اللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ - يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي -  
وَقُولِي: سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ - يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي - وَقُولِي:  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَقُولُ اللَّهُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَتَقُولِينَ عَشْرَ مَرَّاتٍ،  
وَيَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ)) [الطبرانی]

”تم دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ یہ میرے لیے ہے۔ پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ یہ بھی میرے لیے ہے۔ پھر تم کہو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ مجھے بخش دے) اللہ کہے گا: جاؤ! تمہیں بخش دیا۔ تو تم دس مرتبہ کہو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کہے گا، جاؤ! میں نے تمہاری بخشش کر دی۔“

**فائدہ:**..... تسبیح و تکبیر اور استغفار کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کے اجر کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ بندہ معافی طلب کرے اور اللہ تعالیٰ فرمادے، جاؤ! تمہیں معاف کیا۔



باقی رہنے والی نیکیاں کثرت سے کرنا

**سوال:** وہ کون سی ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

((اسْتَكْثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ))

”باقی رہنے والی نیکیاں کثرت سے کیا کرو۔“

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سی ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْتَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّسْبِيحُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ))

وہ باقی رہنے والی نیکیاں یہ ہیں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ )) [احمد ، النسائی]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کو باقی رہنے والی نیکیوں کی ترغیب دے رہے

ہیں جن کا اجر و ثواب ہمیشہ ملتا رہے گا۔ یہ ایسی صالحات ہیں کہ ان کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا

مقبول ہے۔ یہ ایسے کلمات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و تقدیس اور اُس پر اعتماد و بھروسہ کی

دعوت دیتے ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا دشمن آگیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خُذُوا جُنَّتَكُمْ“۔ اپنی ڈھالیں سنبھال لو!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا دشمن آگیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، وَلَكِنْ جُنَّتْكُمْ مِنَ النَّارِ۔ قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنَّبَاتٍ

وَمُعَقَّبَاتٍ۔ وَهِنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) [النسائی، الحاکم، البيهقی]

نہیں، لیکن ڈھال سنبھالو دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے۔ کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ”یہ کلمات قیامت کے دن

آئیں گے اور اپنے کہنے والے کی حفاظت کے لیے اُس کے آگے اور پیچھے ہوں گے۔ پس یہی صالحات باقیات ہیں۔

**فائدہ:**..... تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل کے کلمات قیامت کے دن ورد کرنے والے مسلمان کے آگے اور پیچھے ہوں گے اور اُس کو نفع پہنچائیں گے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
(إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا)

”جب تم جنت کے باغیچوں میں سے گزرو تو اُن کے پھل میوے کھایا کرو۔“

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:  
(الْمَسَاجِدُ) ”مساجد جنت کے باغیچے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اُن کے پھل میوے کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)  
اُن کے پھل میوے

سبحان اللہ، الحمد لله، لا اله الا الله اور اللہ اکبر ہیں۔ [الترمذی]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ اہل ایمان کو تاکید فرما رہے ہیں کہ جب مساجد میں داخل ہوں تو ان میں کچھ دیر ٹھہرا کریں۔ ذکر کے حلقوں میں حاضری دیا کریں، تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر کے کلمات کثرت سے وردِ زباں بنایا کریں۔ مسلمان کے لیے بکثرت اجر و ثواب حاصل کرنے کی یہ فرصت بہت غنیمت ہے۔



وسوسہ سے نماز کی حفاظت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز و قرأت کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ وہ میری نماز و قرأت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے؟

**جواب:** حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس

آئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز و قرأت کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ وہ میری نماز و قرأت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے؟  
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ذَٰكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ۔ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ وَاتَّقِلْ

عَنْ يَسَارِكِ)) [مسلم]

”یہ شیطان ہے جسے خِنْزَبُ کہا جاتا ہے۔ جب تم اسے (وسوسہ ڈالتے ہوئے) محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لیا کرو) اور اپنے بائیں جانب تھوک دیا کرو۔“

عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھ سے دُور کر دیا۔

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ اس آدمی کو وصیت فرما رہے ہیں جس کی نماز و قرأت میں شیطان حائل ہو کر وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نمازی ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھ کر اپنی بائیں جانب تھوک دے۔ یہ ہلکا سا تھوکنا اس اُمید پر ہوتا ہے کہ اس طرح شیطان وسوسہ سے رُک جائے گا۔ یہ اُس کے لیے زجر و توبیخ بھی ہے اور اُسے بھگانے کا ذریعہ بھی۔



### دعائے یونس کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ دُعا یونس علیہ السلام کے لیے ہی خاص تھی یا

عام اہل ایمان کے لیے بھی ہے؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ : لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا

رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ))

”حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی

تھی، یہ ہے: لا اله الا انت سبحانك اني كنت من

الظالمین۔ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں)۔ یقیناً جو بھی مسلمان اپنے کسی بھی معاملہ میں انہی کلمات کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔“

تو ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ دعا خاص یونس علیہ السلام کے لیے ہی تھی یا عام اہل ایمان کے لیے بھی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُجَيُّ الْمُؤْمِنِينَ))

”کیا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا کہ ہم نے یونس کو غم سے نجات دی۔ اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... حضرت یونس علیہ السلام کی دعا تمام اہل ایمان کے حق میں بھی مستجاب ہے بشرطیکہ دعا مانگنے والا دعا کے آداب و اوقات کا التزام و اہتمام کرے۔



### نبی علیہ السلام پر صلاۃ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر صلاۃ کے لیے مقرر کر لوں؟

**جواب:** محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر صلوٰۃ کے لئے مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ إِنْ شِئْتَ )) ”ہاں، اگر تم چاہو تو مقرر کر لو۔“

اس نے پوچھا: کیا دو حصے آپ پر درود کے لئے مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ إِنْ شِئْتَ )) ”ہاں، اگر تم چاہو تو مقرر کر لو۔“

اس نے کہا: اگر میں اپنی پوری دعا آپ پر درود کے لئے مقرر کر لوں تو پھر؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ)) [الطبرانی]

”تب تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت کے تمام اہم کاموں میں تجھے کافی ہو جائیں گے۔“

**فائدہ:**..... جو شخص کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں فراخی کر دیتا ہے، اسے فرحت عطا کرتا ہے، اس کی بے چینی، تنگی دور فرما دیتا ہے، اُسے بدترین مصیبت و آلام سے بچاتا ہے، اس کے لئے حسنات کا ذخیرہ کر دیتا ہے جو اس کے نامہ اعمال کو بھر دیتی ہیں یوں اُس سے قیامت کا عذاب ٹال دیتا ہے۔



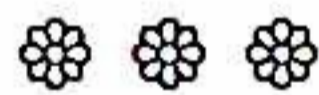
**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ذمے احکام اسلام تو بہت سارے ہیں مگر مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں؟

**جواب:** ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ذمے احکام اسلام تو بہت سارے ہیں مگر مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں مضبوطی کے ساتھ تھام لوں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللَّهِ)) [الترمذی]

”تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کو نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرے کیونکہ دنیا و آخرت کی ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی میں ہے۔



**سوال:** اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن کون سی عبادت کا سب سے بڑا درجہ ہوگا؟

**جواب:** حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن کون سی عبادت کا سب سے بڑا درجہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَ الذَّاكِرَاتُ))

”اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مرد اور کثرت کے ذکر کرنے والے عورتوں کا درجہ سب سے بڑا ہوگا۔ یعنی ذکر کی عبادت کا درجہ سب سے بڑا ہوگا۔“

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے سے بھی بڑا درجہ ہوگا؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ يَنْكَسِرُ وَيَخْتَضِبُ  
دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً)) [الترمذی]  
”اگرچہ وہ کفار و مشرکین میں اپنی تلوار چلائے اور وہ ٹوٹ جائے اور وہ خود بھی  
خون کے ساتھ رنگین ہو جائے تو بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اس سے درجہ میں  
افضل ہیں۔“

فائدہ:..... اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی عبادت بھی اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے۔  
اس حدیث کے مطابق ذکر جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔ واللہ اعلم۔



### جامع دعائیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے اکثر یہی دعائیں مانگنے کی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام  
المومنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں تشریف فرما ہوتے تو ان کی اکثر طور پر دعا کیا  
ہوا کرتی تھی؟ انہوں نے فرمایا:

آپ ﷺ کی اکثر دعایہ ہوا کرتی تھی: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى  
دِينِكَ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے  
اکثر یہی دعائیں مانگنے کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ  
اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاعَ)) [الترمذی]

”اے ام سلمہ! بلاشبہ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے  
دو انگلیوں کے درمیان میں نہ ہو۔ لہذا جسے چاہے وہ ثابت قدم رکھے اور جسے  
چاہے ٹیڑھا کر دے۔“



**فائدہ:**..... نبی ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انسانوں کے لئے اللہ کی انگلیوں کے درمیان ہیں۔ جس دل کو چاہے ہدایت پر قائم رکھے اور اگر وہ چاہے تو سے ٹیڑھا کر دے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگوں؟

**جواب:** حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ سے کچھ مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ )) "اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت مانگو۔"

کچھ دن ٹھہر کر میں نے دوبارہ آپ سے وہی درخواست کی، تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: (( يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ! سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ )) [الترمذی]

"اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔"

**فائدہ:**..... دنیا میں عافیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ امراض و اسقام سے حفاظت میں رکھے اور آخرت میں عافیت مانگنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں اور برائیوں کے بوجھ سے محفوظ رکھے۔



**سوال:** ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سی دعا افضل ہے؟  
**جواب:** ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( سَلِ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ))

"اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت اور معافی و درگزر کا سوال کرو۔"

پھر اسی شخص نے آپ ﷺ سے دوسرے دن یہی سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے اُسے وہی پہلے والا جواب دیا۔

پھر اس نے آپ ﷺ سے تیسرے دن یہی سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے وہی جواب دیا اور پھر فرمایا:

((إِذَا أُعْطِيَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيَتْهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحَتْ)) [الترمذی]

”جب تمہیں خیر و عافیت دنیا میں مل گئی اور یہی چیز آخرت میں مل جائے تو سمجھو تم کامیاب ہو گئے۔“

**فائدہ:**..... مسلمان کے لئے عافیت کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر نبی اکرم ﷺ نے اہل اسلام کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت کا سوال کیا کریں کیونکہ اسی چیز میں ان کی فلاح و کامرانی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی تعوذ (پناہ مانگنے کے کلمات) سکھائیں جس کے ساتھ میں اللہ کی پناہ طلب کیا کروں؟

**جواب:** حضرت شُکْل بن حُمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی تعوذ (پناہ مانگنے کے کلمات) سکھائیں جس کے ساتھ میں اللہ کی پناہ طلب کیا کروں؟

صحابیؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے کندھے پکڑ لیے اور فرمایا یوں پناہ مانگو:  
((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّ))

[ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

”اے اللہ! میں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنے نطفہ کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“

**فائدہ:** ..... نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے حواس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کریں۔ اہم ترین حواس کان، آنکھ، زبان اور دل وغیرہ ہیں اس لیے ان کے شر سے پناہ کی دعا تلقین فرمائی ہے۔



### دعائے الوداع

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے مجھے سفر کے لئے کوئی زادِ راہ دیں؟

**جواب:** حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے مجھے سفر کے لئے کوئی زادِ راہ دیں؟ ارشاد فرمایا:

(( زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى . ))

”اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زادِ راہ عطا کرے۔“

اس نے عرض کیا: مجھے مزید اور کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( وَغَفَرَ ذَنْبَكَ )) ”اور اللہ تمہارے گناہ معاف کرے۔“

اس نے کہا: مجھے اور زیادہ عطا کریں۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے فرمایا:

(( وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ )) [الترمذی، الحاکم]

”تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہیں بھلائی میسر فرمائے۔“

**فائدہ:** ..... نبی اکرم ﷺ نے مسافر کے لئے تقویٰ کی دعا فرمائی تو گویا کہ تقویٰ اس کے لئے لازم ٹھہرا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے گناہوں کی معافی اور ہر حال میں خیر و بھلائی میسر آنے کی دعا فرمائی۔ درحقیقت یہ ایک جامع ترین دعا ہے۔ جب کوئی شخص سفر پر جائے تو الوداع کہنے والا یہ دعا دے: زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، لہذا مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ))  
 ”اپنے آپ پر اللہ کا تقویٰ لازم کرلو۔ جب کوئی چڑھائی آئے تو ”اللہ اکبر“ کا ورد کرنا۔“

جب آدمی واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے اُسے یوں دعا دی:  
 ((اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)) [الترمذی]  
 ”اے اللہ! اس کے لئے مسافت کی زمین لپیٹ لینا اور اس پر اس کا سفر آسان فرما دینا۔“

**فائدہ:**..... اس سفر کرنے والے آدمی کو نبی اکرم ﷺ نے اللہ کے تقویٰ کی وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ جب بھی کوئی چڑھائی چڑھنے لگو تو ”اللہ اکبر“ کا ورد کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے اُس کے لئے زمین کے لپیٹے جانے یعنی سفر کم مدت میں پورا ہونے اور سفر میں سہولتیں میسر ہونے کی دعا فرمائی۔



نبی ﷺ پر درود

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟

**جواب:** حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو!

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد پر درود بھیج جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ اور محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما

جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً تو اپنی ذات میں تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔“

**فائدہ:**..... یہ صلاۃ حضرت محمد ﷺ، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی اولاد اور فاطمہ الزہرا کی نسل شریف پر ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو ہمیں علم ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے، مگر ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟

**جواب:** حضرت عبدالرحمن بن ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہؓ ملے، کہنے لگے، کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ پیش کروں؟ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے۔ مگر ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو!

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”اے اللہ! محمد ﷺ و آل محمد پر درود بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ و آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم کو برکت عطا کی۔ بلاشبہ تو اپنی ذات میں آپ محمود اور شان والا ہے۔“

**فائدہ:**..... آل محمد سے مراد آپ ﷺ کے مومن اقارب اور آپ ﷺ کی امت کا ہر متقی آدمی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو آپ پر سلام ہوا مگر ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے

بھیجیں؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو آپ پر سلام ہوا مگر ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو!

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ)) [البخاری]

”اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود بھیج جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر۔ اور محمد ﷺ و آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے اس سوال کے تھوڑے سے فرق سے چند جواب دیے یہ بتانے کے لئے کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ کون سے درست و مقبول اسلوب میں بھیجی جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ میں آپ پر بڑی کثرت کے ساتھ صلوٰۃ بھیجتا ہوں۔ تو میں اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ کے لئے مقرر کر لوں؟

**جواب:** حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو تہائی رات گزرنے پر کھڑے ہو جایا کرتے، اور فرماتے:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ ، تَتَّبِعَهَا الرَّادِفَةُ ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ))

”اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کو یاد کرو۔ زلزلہ برپا کر دینے والی آگئی، اس کے پیچھے آنے والی آگئی۔ موت اپنے اندر تمام حقیقتوں سمیت آگئی، موت اپنے اندر تمام حقیقتوں سمیت آگئی۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ میں آپ پر بڑی کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں۔ تو میں اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ کے لئے مقرر کر لوں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”مَا شِئْتَ“..... جتنا تم چاہو مقرر کر لو۔

میں نے عرض کیا: کیا چوتھا حصہ مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ))

”جتنا چاہو مقرر کر لو۔ اگر زیادہ کرو گے تو وہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کیا: کیا اپنی دعا کا نصف حصہ درود کے لئے مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ))

”جتنا چاہو مقرر کر لو۔ اگر زیادہ کرو گے تو وہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کیا: تو کیا دو تہائی حصہ مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ))

”جتنا چاہو مقرر کر لو۔ اگر زیادہ کرو گے تو وہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کیا: کیا میں اپنی پوری دعا ہی آپ پر درود کے لئے مقرر نہ کر لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِذَنْ تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرَ لَكَ ذَنْبُكَ )) [الترمذی]

”تب تو تمہیں اپنے تمام غموں سے کفایت ملے گی اور تمہارے گناہ معاف

کر دیئے جائیں گے۔“

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ پر درود کی کثرت دنیا و آخرت کے سارے امور میں کفیل ہے۔

(( اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا

نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ))

آمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



### آیات و اذکار

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! گزشتہ رات بچھونے مجھے ڈس لیا جس سے مجھے

بہت ہی زیادہ تکلیف پہنچی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات مجھے بچھونے ڈس لیا جس سے مجھے

بہت ہی زیادہ تکلیف پہنچی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ)) [مالك، مسلم، ابوداؤد]

”سنو اگر تم نے شام ہوتے ہوئے یہ کلمات ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) کہے ہوتے تو وہ تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکتا۔ (ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ اس کی تمام مخلوقات کے شر سے اس کی پناہ مانگتا ہوں)۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب مسلمان شام کے وقت یہ کلمات کہے کہ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))۔ تو اللہ کے اذن سے اُسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔ ہر شخص کو یہ دعایا دکرنی چاہیے اور شام کے وقت اس کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے تاکہ کوئی موزی چیز اُسے گزند نہ پہنچا سکے۔ یا اگر تکلیف پہنچ بھی جائے تو وہ اس کی ناپسندیدہ صورت سے بچ سکے۔



عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مستحب ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس اس طرح دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئی تھیں؟ اور پھر میں نے ان کا قصہ بیان کیا۔

**جواب:** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ کے یہودیوں کی بوڑھی عورتوں میں سے دو عورتیں میرے پاس آئیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اہل قبور کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کی بات جھٹلا دی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں ان کی بات کو سچا جانوں۔ پھر وہ دونوں اٹھ کر چلی گئیں۔

جب نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس اس طرح دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئی تھیں اور پھر میں نے ان کا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَدَقْتَا، إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا)) [البخاری]



”اُن دونوں نے سچ کہا۔ بلاشبہ اہل قبور کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے جسے تمام

چوپائے سنتے ہیں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ ہر نماز میں

عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

فاتحہ:..... نبی اکرم ﷺ نے عذاب قبر کی تائید فرمائی اور نصیحت فرمائی کہ ہر نماز میں

عذاب قبر سے پناہ طلب کی جائے۔



## توبہ و زہد کا بیان

دنیا سے ڈراوا

سوال: زمین کی برکات کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ))  
 ”درحقیقت مجھے تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے وہ زمین کی برکات ہیں جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالتا ہے۔“

دریافت کیا گیا: زمین کی برکات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((زَهْرَةُ الدُّنْيَا)) ”دنیا کی زیبائش وزینت کا سامان۔“

تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا خیر بھی شر لے آتی ہے؟

نبی ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ پر وحی اتر رہی ہے۔ پھر آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“

اُس نے جواب دیا: جی ہاں، میں یہاں موجود ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَآكَلَتْ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ))

”خیر بھلائی کو ہی لے کر آتی ہے۔ یقیناً یہ مال بہت خوشگوار اور شیریں ہے۔ موسم بہار کا اُگا ہوا چارہ صرف اس جانور کو..... جسے کھا کھا کر پیٹ پھول جائے..... ہلاک کر ڈالتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے مگر اُس جانور کو ہلاک نہیں کرتا جو چارہ کھاتا ہے حتیٰ کہ اس کی دونوں کوکھ بھر جاتی ہیں۔ جب اسے دھوپ لگتی ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ فضلہ خارج کر دیتا اور پیشاب کرتا ہے پھر دوبارہ آکر چرنا شروع کر دیتا ہے۔“

یقیناً یہ مال بہت شیریں چیز ہے۔ جو شخص اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور حق میں بیچ کرے، اس کے لئے یہ بہت بہترین معاون و مددگار ہے۔ اور جو شخص اسے ناحق حاصل کرتا ہے وہ اُس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ [البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... دنیا کا مال و دولت موسم بہار کے چارے کی طرح بہت شیریں ہے۔ مگر یہی رہ جانور کو ہلاک کر ڈالتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ ہاں کچھ لوگ اس سے سلامتی مارتے ہیں، اس جانور کی طرح جو سبز چارہ کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا پیٹ خوب بھر جاتا ہے۔ جب دھوپ لگتی ہے تو وہ جگالی کرتا ہے اور تمام چارہ ہضم ہو کر گوبر اور پیشاب کے راستے راج ہو جاتا ہے اور وہ ہلاکت سے بچ جاتا ہے۔

لہذا جو شخص حلال طریقہ سے مال حاصل کرے گا اور اس کی زکوٰۃ وغیرہ نکال کر اسے خیر کے کاموں میں خرچ کرے گا۔ تو یہی مال اجر و ثواب اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے میں ترین مددگار بن جائے گا۔



### حرص اور لمبی اُمید سے ترہیب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا انسان بہترین ہے؟

**جواب:** حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ!

کون سا انسان بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ))

”وہ انسان بہترین ہے جس کی عمر طویل ہو اور اُس کا عمل اچھا ہو۔“

اُس نے پھر پوچھا: کون سا انسان سراپا شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ )) [الترمذی]

”وہ انسان نہایت بُرا ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل بہت بُرا ہو۔“

**فائدہ:**..... ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام اہل اسلام کے لئے لمبی عمر اور حسن عمل کی دعا کرتے ہیں۔ آمین۔



### فقر اور فقراء کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! بخدا! یقیناً میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن مُعقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے

پاس آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول ﷺ! واللہ! یقیناً میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اُنْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ؟ )) ”دیکھو! غور کرو کہ کیا کہہ رہے ہو؟“

اُس نے کہا: واللہ! یقیناً میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اُنْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ؟ )) ”دیکھو! غور سے سوچو کہ کیا کہہ رہے ہو؟“

اُس نے کہا: اللہ کی قسم! یقینی طور پر میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ اس نے یہ بات  
تین دفعہ کہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَاَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا ، فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلَى مَنْ  
يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ اِلَى مُنْتَهَاهُ )) [الترمذی]

”اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو پھر فقر و فاقہ کا عرق گیر بننے کے لئے تیار  
ہو جاؤ یعنی فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ جو شخص مجھ سے  
محبت کرتا ہے فقر و فاقہ اس کی طرف اس سے بھی تیزی کے ساتھ آتا ہے جس  
تیزی سے سیلاب اپنی آخری حد تک پہنچتا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ جو شخص سچے دل سے میرے ساتھ محبت  
رکھتا ہے تو وہ فقر و فاقہ کا منتظر رہے۔ کیونکہ یہ میرے ساتھ محبت کرنے والے کی طرف اتنی تیزی

سے آتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی نشیبی جگہوں میں داخل ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کی محبت کا درجہ حاصل کرنے کے بعد اللہ اور رسول کی اطاعت میں فقر و فاقہ کا درجہ حاصل کر لینا بہت بڑے اجر کا باعث ہے۔



## نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش کہ ہم آپ کے لئے ایک نرم بستر بنا لیتے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب اٹھے تو آپ ﷺ کے پہلو پر اس کے نشانات پڑ گئے۔ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش کہ ہم آپ کے آرام کرنے کے لئے ایک نرم بستر بنا لیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِي وَمَا لِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاحٍ أَسْتَظِلُّ تَحْتَ

شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”میرا دنیا کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ میری حیثیت دنیا میں صرف اس سوار کی طرح ہے جو کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرتا ہے، کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر کوچ کر جاتا ہے۔“

**فائدہ:** ..... رسول اللہ ﷺ نے دنیا و آخرت کی زندگی کے حوالے سے ایک شاندار

مثال بیان کی ہے۔ مثال کا مقصد یہ ہے کہ اصل منزل دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے۔ جس طرح ایک مسافر سفر کرتے ہوئے راستے میں آرام کی خاطر بہت بڑے اسباب مہیا نہیں کرتا بلکہ وہ عارضی طور پر قیام کر کے اپنی منزل کی طرف رواں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ میری اصل منزل تو آخرت ہے۔ یہ دنیا آخرت کا راستہ ہے، اس پر چل کر ہی آخرت میں پہنچنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مسافر اس دنیا کی رنگینیوں میں ہی کھو کر رہ جائے اور اصل منزل کو بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صالح عمل کی توفیق دے۔



## زبان کی حفاظت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس پر میں مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جاؤں؟

**جواب:** حضرت سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس پر میں مضبوطی کے ساتھ کاربند ہو جاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِم ))

”کہو کہ میرا رب صرف اللہ تعالیٰ ہے اور پھر اس بات پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے متعلق آپ کو کس چیز کا زیادہ ڈر ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا: ”ہذا“ یہ۔ [الترمذی]

**فائدہ:** ..... جو امر مسلمان کو مضبوطی کے ساتھ تھام لینا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا دائمی اعتراف و اقرار ہے پھر واجبات کی ادائیگی ہے اور یہ کہ مسلمان محرمات سے دُور رہے۔ یقیناً اسی طریقہ سے وہ دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ مسلمان کے لئے سب سے زیادہ خوفناک چیز زبان کا غلط استعمال ہے۔ اگر اُسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو یہ انسان کو بہت بڑی ہلاکتوں میں ڈال دیتی ہے۔



## گوشہ نشینی میں سلامتی

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا انسان بہترین ہے؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا انسان بہترین ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

(( رَجُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَرَجُلٌ فِي شَعْبٍ مِّنَ الشَّعَابِ  
يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شِرِّهِ )) [البخاری، احمد]

”بہترین انسان وہ آدمی ہے جس نے اپنی جان و مال کے ذریعے جہاد کیا۔ اس کے بعد بہترین آدمی وہ ہے جو کسی دُور دراز گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔“

**فائدہ:**..... مجاہدین کے بعد بہترین آدمی وہ ہے جو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہائی میں اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی طرف سے کسی قسم کے شر و فساد کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔



### اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنا

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! انسانوں میں سے سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی

ہوتی ہے؟

**جواب:** حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! انسانوں میں سے سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( الْآنبيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ )) [الترمذی]

”سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، پھر درجہ میں ان کے قریب لوگوں کی، پھر ان کے ساتھ ملتے جلتے لوگوں کی۔ آدمی کی آزمائش اُس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر اس کے دین میں کچھ کمزوری ہے تو اس کی آزمائش اس کے مطابق ہوگی۔ یہ آزمائش مسلسل ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اس بندے کو اس حال

میں پہنچا کر چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں رہتا۔“

**فائدہ:**..... انسانوں میں سے سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیائے کرام کی ہوتی ہے۔ ان کے بعد جو لوگ درجہ میں ان کے قریب ہیں اور جنہیں قرب الہی حاصل ہے جیسے اولیاء اور بہترین انسان ہیں، ان پر ابتلاء آتا ہے۔ یہ ابتلاء درجات کی بلندی کے لئے ہوتا ہے۔



### دل رحمن کے قبضہ میں ہیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ پر اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں، اُس پر ایمان لائے ہیں، تو کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی ڈر یا خوف ہے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے:

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ))

”اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔“

تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں، اُس پر ایمان لائے ہیں، تو کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی ڈر یا خوف ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ)) [الترمذی]

”ہاں، درحقیقت تمام دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ انہیں جس طرح چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی کریم ﷺ نے اہل اسلام کے متعلق خوف کا اظہار اس لئے فرمایا

کیونکہ دل اللہ کے قبضہ و اختیار میں ہیں۔ وہ چاہے تو گمراہی سے ہدایت کی طرف پھیر دے اور چاہے تو ہدایت سے گمراہی کی طرف۔ اس لئے ہر وقت اس سے دین پر ثابت قدمی کی دعا کی جائے۔ اس دعا کی قرآن میں تلقین ہے: ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ [آل عمران: ۸]۔ اے ہمارے



پروردگار! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا۔ اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی عطا کرنے والا ہے۔



کفار کے بچوں کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مشرکین کے بچے؟ (کہاں ہوں گے)

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے

پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اہل ایمان کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا:

((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)) "وہ اپنے باپوں میں سے ہیں۔"

تو میں نے پوچھا: بغیر عمل کے ہی؟ (وہ اپنے باپوں سے جا ملیں گے) آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

"اللہ کو خوب معلوم ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔"

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! تو مشرکین کے بچے؟ (کہاں ہوں گے)

آپ ﷺ نے فرمایا: "مِنْ آبَائِهِمْ"۔ وہ اپنے باپوں میں سے ہیں۔

میں نے کہا: بغیر عمل کے ہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)) [ابوداؤد]

"اللہ کو خوب معلوم ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔"

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومنوں کی اولاد کا حکم وہی ہے جو خود اہل

ایمان کا ہے۔ اسی طرح مشرکین کی اولاد کا حکم بھی وہی ہے جو خود مشرکین کا ہے۔ پس اگر وہ

بالغ ہو کر مکلف ہو جائیں تو وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں ہوں گے۔

ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے بچے ماں باپ کی پیروی میں دوزخ میں

جائیں گے۔ اکثر علماء کا یہی مسلک ہے۔



وہ لوگ جو انقطاع نبوت کے زمانہ میں ہوئے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دریافت کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَبُوكَ فِي النَّارِ))

”تمہارا باپ دوزخ میں ہے۔“

جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ)) [ابوداؤد]

”یقیناً میرا باپ اور تمہارا باپ دوزخ میں ہیں۔“

**فائدہ:**..... یہ سوال کرنے والے حصین ابو عمران بن حصین تھے یا البورزین لقیط بن عامر

تھے۔ جب سائل چل پڑا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ دوزخ میں ہیں۔ نبی

علیہ السلام کے والد عبد اللہ انقطاع نبوت کے دور میں فوت ہو گئے تھے۔ جمہور کے نزدیک وہ ناجز

ہیں۔ اور باپ سے مراد آپ کے خاندان کے دوسرے افراد ہو سکتے ہیں۔ اولیٰ یہی ہے کہ یہاں

باپ کا لفظ یہاں اُن افراد پر محمول کیا جائے جنہوں نے اسلام قبول نہ کیا۔



اللہ تعالیٰ کا خوف

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی ندامت و پشیمانی کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مِمَّا مَرَّ

أَحَدٌ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ)) ”جو آدمی بھی فوت ہوتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی ندامت و پشیمانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے

فرمایا:

((إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ إِلَّا يَكُونُ ازْدَادًا وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ إِلَّا

يَكُونُ نَزْعًا)) [الترمذی]

”اگر مرنے والا نیکو کار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں نہ نیکی میں مزید بڑھ گیا اور اگر وہ گناہ گار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں نہ برائی سے ہاتھ کھینچ لیا۔“  
**فائدہ:**..... حدیث میں برائیوں سے اگرچہ قلیل ہی ہوں، ڈرایا گیا ہے اور نیکی و طاعت کے کاموں پر خواہ بہت ہی زیادہ ہوں، ترغیب دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ نیک کاموں پر اللہ کی بہت زیادہ عطا و بخشش ہوگی۔



### اللہ تعالیٰ پر توکل

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھ کر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی سواری کے جانور کا گھٹنا باندھ کر اللہ پر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ )) [الترمذی]

”پہلے اس کا گھٹنا باندھو پھر توکل کرو۔“

**فائدہ:**..... مسلمان سے یہ بات مطلوب ہے کہ وہ اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ یہ بات توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی سواری کا گھٹنا باندھے اور ساتھ ہی اللہ پر توکل کرے۔ کیونکہ توکل و بھروسہ کا محل و مقام دل ہے اور اسباب کا تعلق جسم و جوارح سے ہے۔



### جنت کا داخلہ اللہ کے فضل کی بدولت

**سوال:** اور آپ بھی نہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا ، فَإِنَّهُ لَنْ يَدْخَلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ ))

”سیدھے رستے پر چلتے رہو، میانہ روی اختیار کرو اور بشارت حاصل کرو۔ یقیناً کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: اور آپ بھی نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ!؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ))

”میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے گا۔“

[البخاری، مسلم، النسائی]

**فائدہ:**..... عمل صالح جنت میں داخلہ نہیں دلا سکے گا الا یہ کہ عمل صالح کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی امید رکھے۔ اعمال صالح اور ہدایت جنت میں داخل ہونے کا سبب ضرور ہیں مگر جنت کے حصول کو واجب کر دینے والے نہیں ہیں۔



جب گناہ سرزد ہو تو نیکی ضرور کرو

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے

سفر کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

”اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔“

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مزید وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَذَا أَسَاتَ فَأَحْسِنُ وَلِيَحْسُنَ خُلُقُكَ)) [ابن حبان، الحاکم]

”جب تم کوئی برائی کر بیٹھو تو نیکی ضرور کرو اور تمہارے اخلاق بہترین ہونے چاہئیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے عبادت الہی اور شرک سے بچنے کی وصیت فرمائی ہے۔

مسلمان کو چاہیے کہ وہ برائی سے اجتناب برتے اور نیکیاں کثرت سے کرے۔ مؤدب بنے،

مکارم اخلاق سے آراستہ ہو اور محاسن و محامد سے متصف ہو۔



## برائی کے پیچھے نیکی

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! شہر کے پرلے کنارے پر میں ایک اجنبی عورت سے بوس و کنار کا جرم کر بیٹھا ہوں۔ مباشرت کے سوا میں نے سب کچھ کیا ہے۔ یہ میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں میرے متعلق فیصلہ فرمائیں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! شہر کے پرلے کنارے پر میں ایک اجنبی عورت سے بوس و کنار کا جرم کر بیٹھا ہوں۔ مباشرت کے سوا میں نے سب کچھ کیا ہے۔ یہ میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں میرے متعلق فیصلہ فرمائیں؟

اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ نے تیرا پردہ رکھا تھا، کاش! کہ تو بھی اپنا پردہ رکھ لیتا۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ آدمی کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اُس کے پیچھے ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اُسے یہ آیت تلاوت کر کے سنائی:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ ۝﴾ [ہود: ۱۱۴]

اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ درحقیقت نیکیاں بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ یاد دہانی ہے یاد رکھنے والوں کے لیے۔

لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! کیا یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلِّ لِلنَّاسِ كَافَّةً)) "بلکہ سب لوگوں کے لیے ہے۔" [مسلم]

**فائدہ:**..... ایک آدمی نے کسی اجنبی عورت سے بوس و کنار کیا مگر بدکاری سے بچ گیا تو اُس نے نبی ﷺ سے اللہ کے حکم کے مطابق اس کا فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ تو

نبی ﷺ نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی تاکہ اس کے لیے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے نصیحت و یاد دہانی ہو جائے جو ایسی بے ہودگیوں اور لغزشوں میں پڑ جاتے ہیں۔ انہیں یہ بات سمجھائی گئی کہ وہ ایسی برائیوں کے بعد زیادہ نیکیاں اختیار کریں تاکہ وہ برائیاں مٹ جائیں اور ان کے اعمال نامے ایسی لغزشوں سے پاک و صاف ہو جائیں۔



### توبہ کی ترغیب

**سوال:** اُس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے ہر قسم کے گناہ کیے، کوئی گناہ ایسا نہیں جو اُس نے چھوڑا ہو بلکہ اس معاملہ میں وہ نہ کوئی چھوٹی حاجت و خواہش چھوڑتا ہے اور نہ بڑی۔ کیا ایسے آدمی کے لیے توبہ ہے؟

**جواب:** حضرت ابوطویل شطب ممدود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اُس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے ہر قسم کے گناہ کیے، کوئی گناہ ایسا نہیں جو اُس نے چھوڑا ہو بلکہ اس معاملہ میں وہ نہ کوئی چھوٹی حاجت و خواہش چھوڑتا ہے اور نہ بڑی۔ کیا ایسے آدمی کے لیے توبہ ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

(( فَهَلْ أَسَلَمْتَ ؟ )) ”کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے؟“

جواب دیا: (ہاں) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( تَفَعَّلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللَّهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُتِبْنَ ))

”تم نیکیاں کرنا شروع کر دو اور برائیاں ترک کر دو تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری برائیوں کو نیکیاں بنا دے گا۔“

عرض کیا: میرے کیسے ہوئے مذموم کام و معاصی اور تباہ کن برائیاں بھی نیکیوں میں بدل جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ )) ”ہاں، واقعی نیکیوں میں بدل جائیں گی۔“

اُس آدمی نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ! اور پھر وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے کہتے آنکھوں سے اوجھل

ہو گیا۔ [البزار، الطبرانی]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے سائل کو جواب دیا کہ ہر گناہ و عیب کے باوجود جب بندہ اللہ کی طرف رجوع اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ اس حدیث میں زبردست ترغیب پائی جاتی ہے کہ جس ہستی نے اپنے بندوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے، اس کی رحمت کے حصول کی اُمید میں جلد از جلد اس کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ وہ بخشنے والا، رحم فرمانے والا اور نیکی کا بڑا قدر دان ہے۔ فرمان الہی ہے: ﴿وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے۔



نماز یوں پڑھو گویا کہ تمہاری آخری نماز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

آیا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالْاِيَّاسِ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ ، وَاِيَّاكَ وَالطَّمَعِ فَاِنَّهُ

الْفَقْرُ الْحَاضِرُ ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ ، وَاِيَّاكَ وَمَا

يَعْتَدِرُ مِنْهُ)) [الحاكم، البيهقي]

”لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کی طرف سے مایوس ہو جاؤ، طمع و لالچ سے بچو کیونکہ

یہ تو سامنے نظر آنے والا فقر و فاقہ ہے۔ اپنی نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم الوداعی نماز

پڑھ رہے ہو۔ ایسے کام سے بچو جس سے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ عام اہل اسلام کو خیر خواہانہ وصیت فرما رہے ہیں کہ جو کچھ

لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ اور اُس کے متعلق مت سوچو۔ طمع و لالچ سے دور

رہو کیونکہ یہ فقر و فاقہ اور اُس کے لوازمات کو کھینچ لاتا ہے۔ فرائض خصوصاً نماز کی ادائیگی اتمام

واکمال کے ساتھ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے۔ ایسی غلطی سے

اجتناب اور ایسے کام سے پرہیز کیا جائے جس پر معذرت و معافی مانگنا پڑے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی بات بتائیں مگر نہایت مختصر ہو؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی بات بتائیں مگر نہایت مختصر ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ وَإِيَّاسٍ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ تَكُنْ غَنِيًّا ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَدِرُ مِنْهُ )) [الطبرانی]

”نماز ایسی پڑھو گویا کہ الوداعی نماز پڑھ رہے ہو، اگرچہ تم اُسے (اللہ تعالیٰ کو) نہیں دیکھ رہے ہو مگر وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اُس سے مایوس ہو جاؤ تو تم غنی بن جاؤ گے۔ اس کام یا بات سے بچو جس پر معذرت کرنا پڑے۔“

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے ساتھ مسلمان پر نظر کرم فرمائے ہوئے ہے۔ وہ اس کی تمام حرکات کو دیکھ رہا ہے اس لیے اُس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے لیے مخلص ہو اور اُس سے ڈرے۔ لوگوں کے ہاتھوں کی طرف نہ جھانکے تاکہ اسے راحت نصیب ہو۔ ایسے کسی کام پر اقدام نہ کرے جس سے کل کو معافی مانگنا پڑے۔



زیادہ مالدار لوگ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! وہ کون لوگ ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کعبہ شریف کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ((هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!))  
رَبِّ كَعْبَةِ كَيْ قَسَمٍ! وہ سخت خسارے میں ہیں۔

میں آپ ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا پھر میں نے دم بھی نہ لیا کہ کھڑا ہو گیا، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟



آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُمُ الْكَثْرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ))  
”وہ بہت ہی مالدار لوگ ہیں مگر خسارے سے وہ بچ گیا جس نے اپنا مال یوں بھی خرچ کیا، یوں بھی خرچ کیا اور یوں بھی خرچ کیا یعنی اپنے سامنے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف۔ مگر ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔“  
فائدہ:..... اغنیاء لوگ منزلت و مرتبت کے لحاظ سے بہت کم ہیں سوائے ان لوگوں کے جو جوہ خیر میں مال خرچ کرتے ہیں۔ اپنے تمام پڑوسیوں کو بھی عطا کرتے ہیں اور عام صدقات بھی کرتے ہیں۔



### اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل

سوال: کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟

جواب: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے

پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ))۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ عمل محبوب ترین ہے جس پر ہمیشگی کی

جائے اگرچہ وہ تھوڑا سا ہی ہو۔ [البخاری، مسلم]

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اعمال وہ نیک اعمال ہیں جن پر مسلم ہمیشگی

کرتا ہے اور مسلسل ان پر عمل پیرا رہتا ہے گو وہ قلیل ہوں۔ بہترین کام وہ ہے جو میانہ روی کے

ساتھ ہو اور بدترین کام وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے یا گھٹ جائے۔ اس حدیث میں کسی عمل کو

پختگی کے ساتھ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

دنیا سے جو چیز کفایت کرتی ہے

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے دنیا سے کیا چیز کفایت کر سکتی ہے؟

**جواب:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے دنیا سے کیا چیز کفایت کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مَا سَدَّ جُوعَكَ وَوَارَى عَوْرَتَكَ وَإِنْ كَانَ لَكَ بَيْتٌ يُظَلُّكَ فَذَلِكَ، وَإِنْ كَانَتْ لَكَ دَابَّةٌ فَبِئْخ )) [الطبرانی]

”جو چیز تیری بھوک کا سدباب کر سکے، تیرے پردہ کو ڈھک سکے، اگر سر چھپانے کے لیے تیرا اپنا مکان ہے تو یہ! اور اگر تیرے پاس سواری کا جانور ہے تو پھر تو بہت ہی خوب!!“

**فائدہ:**..... ایک مسلمان کے لیے دنیا میں سے اتنا کچھ ہی کافی ہے کہ اس کی بھوک کا بندوبست ہو جائے، پہننے کو لباس مہیا ہو جائے اور سر چھپانے کو مکان مل جائے اور اگر سواری بھی میسر ہو جائے تو یہ بہت بڑی آسائش ہے جو اسے دنیا سے کفایت کر رہی ہے۔



### سونا پہننے سے اجتناب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں سخت قحط سالی نے کھالیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دریں اثنا کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، ایک دُبل پتلا کمزور سادہ بھاتی آدمی کھڑا ہوا، اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں سخت قحط سالی نے کھالیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ حِينَ تُصَبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبَابًا فَيَالَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ )) [احمد، البزار]

”اس کے علاوہ تم پر خوفناک صورتحال آئے گی جب دنیا تم پر خوب انڈیل دی جائے گی۔ ہائے افسوس! کاش کہ میری اُمت سونا نہ پہنے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ کا کہنا یہ تھا کہ قحط سالی تو ایک عارضی چیز ہے۔ یہ میری اُمت کو ہلاک نہیں کرے گی بلکہ میری اُمت کی ہلاکت کا اندیشہ اس وقت ہے جب اس پر دنیا کے مال کی فراوانی ہو جائے گی، وہ دنیا میں کھو کر اللہ کی عبادت اور آخرت کے لیے عمل سے غافل ہو جائے گی۔ آپ نے اس آرزو کا اظہار فرمایا کہ ان کی اُمت سونا نہ پہنے تاکہ وہ اس کی



## آدمی کے اعمال مقدر ہیں اور لکھے جا چکے ہیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لیے ہمارا دین اس طرح بیان کریں گویا کہ ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں۔ تو آج کے عمل کی کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ اُن اعمال میں شامل ہے جنہیں قلمیں لکھ کر خشک بھی ہو چکی ہیں اور جن پر تقدیر جاری ہو چکی ہے یا یہ آئندہ اعمال میں شامل ہوگا؟

**جواب:** نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے ہمارا دین اس طرح بیان کریں گویا کہ ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں۔ تو آج کے عمل کی کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ اُن اعمال میں شامل ہے جنہیں قلمیں لکھ کر خشک بھی ہو چکی ہیں اور جن پر تقدیر جاری ہو چکی ہے یا یہ آئندہ اعمال میں شامل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا ، بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ التَّقَادِيرُ ))

”نہیں، بلکہ (آج کا عمل) اُن اعمال میں شامل ہے جنہیں قلمیں لکھ کر خشک

ہو چکی ہیں اور جن پر تقدیر جاری ہو چکی ہے۔“

اُس نے پوچھا: تو پھر اب عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( كُلُّ عَامِلٍ مُّسِرٌّ لِّعَمَلِهِ )) [مسلم]

”ہر عمل کرنے والے کو اپنے عمل کے لیے توفیق و آسانی دی گئی ہے۔“

ترمذی کی روایت میں ہے:

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ جو عمل ہم کرتے ہیں یہ کوئی

نئی چیز ہے یا ایسی چیز ہے جس کا پہلے فیصلہ ہو چکا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! كُلُّ مُسِرٌّ - أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ

أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ

فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ ))

”اے ابن خطاب! یہ ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ کر کے فیصلہ کرنے والا فارغ

ہو چکا ہے۔ ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے۔ جو اہل سعادت میں سے ہے بلاشبہ وہ

سعادت کا عمل کرتا ہے اور جو اہل شقاوت میں سے ہے وہ بد بختی کا عمل کرتا ہے۔“  
**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ احوال و اعمال کا صدور ہونے سے پہلے ہی وہ آدمی کی تقدیر میں لکھے جا چکے ہیں۔ اگر وہ سعادت مند لوگوں میں سے ہے تو اُسے سعادت کے عمل کی توفیق دی گئی ہے اور اگر وہ بد بخت لوگوں میں سے ہے تو اُسے بد بختی کی ہی توفیق دی گئی ہے۔



### زُہد کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خوف یا خطرہ ہے۔  
 حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو افراد کے درمیان ہیں؟

**جواب:** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں تھے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا:

((أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفُظُ الْإِسْلَامَ؟))

”مجھے گنتی کر کے بتاؤ کہ کتنے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے؟“

تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خوف یا خطرہ ہے  
 حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو افراد کے درمیان ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((انَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا))

”تم نہیں جانتے، ہو سکتا ہے کہ تم ابتلاء و آزمائش میں ڈال دیے جاؤ۔“

صحابی فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگ آزمائش میں ڈالے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی آدمی کھلم کھلا نماز نہ پڑھ سکتا تھا بلکہ وہ چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔ [مسلم]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کی مردم شماری کا حکم دیا۔ یہ اوائل اسلام کی

بات ہے جب کہ لوگ کثرت سے اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور نہ اُن کے پاس کوئی طاقت تھی۔



## طب اور دم جھاڑ کا بیان

### امراض اور ان پر صبر کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ آپ کو شدید بخار ہو رہا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ آپ کو شدید بخار

ہو رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَجَلٌ، إِنِّي أَوْعَكُ كَمَا يُوَعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ))

”ہاں، مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو۔“

میں نے کہا: یہ اس لیے ہے کہ آپ ﷺ کے لیے دو ہرا اجر ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَجَلٌ، ذَالِكَ كَذَالِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى شَوْكَةٍ فَمَا

فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

[البخاری، مسلم]

”ہاں، یہ بات اسی طرح ہے۔ جس بھی مسلمان کو کوئی کانٹا چبھے یا اس سے بھی

کوئی ہلکی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ یوں مٹا دیتا ہے

جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... جب کسی مسلمان کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے

میں اُس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسا کہ درخت اپنے

پتوں کو جھاڑ دیتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی بیماری پر اللہ کو خوش کرنے کے لیے صبر کرے اور

ثواب کی نیت کرے۔



## علاج کرنا جائز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم دوا دارو کر سکتے ہیں؟

**جواب:** حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام اور آپ ﷺ کے صحابہ کے پاس آیا (اور اتنی خاموشی طاری تھی) گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام کہا اور پھر بیٹھ گیا۔ ادھر ادھر کے دیہاتی لوگ بھی آگئے۔ تو لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا دارو کر سکتے ہیں؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ:  
الْهَرَمُ))

”دوا دارو کرو کراؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ کی ہو سوائے ایک بیماری کے اور وہ ہے بڑھاپا۔“

**فائدہ:**..... دوا کے ذریعے علاج کے لیے کوشش کرنا اور اسباب و وسائل اختیار کرنا شرعاً درست ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ کی ہو، سوائے بڑھاپے کے کہ اس کی کوئی دوا نہیں ہے۔



## علاج تقدیر کا حصہ ہے

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ جس دم کے ذریعے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا جس دوا کے ذریعے ہم علاج معالجہ کرتے ہیں یا کوئی پرہیز جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، تو کیا ہم ان تدابیر کے ذریعے اللہ کی تقدیر میں سے کچھ ٹال سکتے ہیں؟

**جواب:** رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ جس دم کے ذریعے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا جس دوا کے ذریعے ہم علاج معالجہ کرتے ہیں یا کوئی پرہیز جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، تو کیا ہم ان تدابیر کے

ذریعے اللہ کی تقدیر میں سے کچھ ٹال سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ)) [الترمذی]

”یہ اسباب و وسائل خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں سے ہیں۔“

**فائدہ:**..... دوا کے ذریعے علاج کرنا مستحب ہے۔ جھاڑ پھونک کرنا اور چند الفاظ کے ذریعے تحفظ چاہنا تقدیر کا حصہ ہے۔ تقدیر پر ایمان واجب ہے۔ ہر آزمائش اللہ کی تقدیر کی بدولت ہے۔ علاج کرنا بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ نبی ﷺ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دوا کرو لیکن توکل اللہ تعالیٰ پر رکھو، کیونکہ فاعل حقیقی وہی ہے۔ دانائی کا تقاضا یہ ہے کہ ان ظاہری اسباب کو بروئے کار لایا جائے۔



### نظرِ بد لگنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اولادِ جعفر کو بہت جلد نظرِ بد لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان کو جھاڑ پھونک کروالیا کروں؟

**جواب:** حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جعفر کے بچوں کو بہت جلد نظرِ بد لگ جایا کرتی ہے، کیا میں ان کو جھاڑ پھونک کروالیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ))

[مسلم، الترمذی]

”ہاں، جھاڑ پھونک کروالیا کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد ضرور اس پر سبقت لے جاتی۔“

**فائدہ:**..... نظرِ بد لگ جانا ثابت ہے۔ اس سے شفاء پانی کے ذریعے ہے یا دم جھاڑ کے ذریعے۔



## حرام چیز سے علاج کرنا جائز نہیں

**سوال:** ایک طبیب نے نبی ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کے متعلق

پوچھا؟

**جواب:** ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کے

بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے اُسے مینڈک کو مار ڈالنے سے منع فرمادیا۔

[ابوداؤد، النسائی]

**فائدہ:**..... نبی رحمت ﷺ نے مینڈک کا قتل حرام قرار دیا ہے۔ جب اسے مار ڈالنا

حرام ہے تو اس سے علاج کرنا بھی حرام ہے کیونکہ اسے مارنے پر توقف اختیار کیا گیا ہے اور

اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ یا تو نجس ہے یا گھن اور چیز ہے۔



## دم جھاڑ کرنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

**جواب:** حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں

دم جھاڑ کیا کرتے تھے۔ اس لیے ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ کی

کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا:

((أَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

[مسلم، ابوداؤد]

”اپنا دم جھاڑ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب کہ

اُس میں شرک نہ ہو۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے جھاڑ پھونک کو جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ شرکیہ الفاظ

سے پاک ہو۔ مثلاً کسی بت، جن یا کسی شیطان کی پناہ مانگنا وغیرہ۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جھاڑ پھونک کر لیتا ہوں؟



**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی معیت میں تھے کہ ہمارے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جھاڑ پھونک کر لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)) [مسلم]

”جو تم میں سے اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو اُسے ضرور نفع پہنچائے۔“

**فائدہ:**..... جو آدمی دم جھاڑ کے ذریعے بشرطیکہ وہ شرک سے خالی ہو، اپنے بھائی کو نفع

پہنچا سکتا ہو تو ضرور پہنچائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے دم جھاڑ سے منع کیا ہے اور میں تو بچھو

کے کاٹے کا دم جھاڑ کرتا ہوں؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک ماموں بچھو کے کاٹے کا دم جھاڑ

کیا کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! آپ نے دم جھاڑ سے منع کیا ہے اور میں تو بچھو کے کاٹے کا دم جھاڑ کرتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)) [مسلم]

”جو تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو ایسا ضرور کرے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے دم جھاڑ کرنے سے اس لیے منع کیا تھا کیونکہ کچھ لوگ

شرکیہ کلام سے اور غیر عربی زبان میں دم جھاڑ کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو علم ہوا کہ وہ

شرکیہ کلام نہیں تو آپ نے اجازت دے دی۔



نہ کوئی چیز متعدی ہے نہ بدشگونی ہے مگر احتیاط اچھی چیز ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ان اونٹوں کا کیا معاملہ ہے کہ جب یہ صحرا میں ہوں

تو لگتا ہے جیسے ہرن ہیں۔ جب کوئی خارش زدہ اونٹ ان میں شامل ہو جاتا ہے تو تمام کو خارش

زدہ کر دیتا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا عَذْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا هَامَّةَ ))

”کوئی چھوت نہیں، نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ ہی کوئی پرندہ منحوس ہے۔“

تو ایک اعرابی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان اونٹوں کا کیا معاملہ ہے کہ جب یہ صحرا میں ہوں تو لگتا ہے جیسے ہرن ہوں۔ جب کوئی خارش زدہ اونٹ ان میں شامل ہو جاتا ہے تو تمام کو خارش زدہ کر دیتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ؟ )) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”تو پھر پہلے کو کس نے چھوت کے ذریعے بیمار کیا؟“

**فائدہ:** ..... نبی ﷺ نے اعرابی کی بات کا رد کیا جب اُس نے کہا کہ ایک خارش زدہ اونٹ چھوت کی وجہ سے تمام تندرست اونٹوں کو بیمار کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ پہلے کو کس سے چھوت لگی۔ اعرابی خاموش ہو گیا اور اس کی دلیل ختم ہو گئی۔ اسی طرح عرب کے لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے۔ اَلْوَيَا اَيَا كُوَيْ جَانُور تَحَا جَسَّ وَه نَحْس كِي عَلَامَت خِيَال كَرْتِي تَحَّ، نَبِي عَلِيهِ السَّلَام نِي اَس كَا بَهِي رَدَّ فَرَمَادِيَا۔



### نحوست، بدشگونی

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ایک ایسے گھر میں رہتے تھے جس میں ہماری تعداد بہت زیادہ تھی اور مال بھی کثیر تھا۔ پھر ہم لوگ ایک دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے، اس میں ہماری تعداد گھٹ گئی اور ہمارے اموال میں بھی کمی آگئی؟

**جواب:** ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایک ایسے گھر میں رہتے تھے جس میں ہماری تعداد بہت زیادہ تھی اور مال بھی کثیر تھا۔ پھر ہم لوگ ایک دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے، اس میں ہماری تعداد گھٹ گئی اور ہمارے اموال میں بھی کمی آگئی؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (( ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةٌ )) ”اُسے چھوڑ دو، وہ عیب

دارگھر ہے۔“ [ابوداؤد]

**فائدہ:**..... جب ان لوگوں نے نبی ﷺ کے سامنے اس گھر کی نحوست کا اظہار کیا تو آپ نے انہیں کسی دوسرے گھر میں منتقل ہو جانے کا حکم دیا تاکہ وہ بدشگونی اور بدظنی سے نجات پا جائیں۔



### اچھا شگون

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! فال (اچھا شگون) کیا چیز ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ)) ”بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور بہترین چیز فال یعنی اچھا شگون لینا ہے۔“

پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ فال (اچھا شگون) کیا چیز ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ))

”ایک اچھی سلجھی ہوئی بات جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔“

ایک روایت میں یوں ہے:

((لَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”طیرہ یعنی بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے عمدہ فال جو سلجھی ہوئی بات پر مشتمل ہو اچھی لگتی ہے۔“

**فائدہ:**..... فال (اچھا شگون) طیرہ (بدشگونی) کا متضاد ہے۔ یہ الفاظ خیر و شر کے مفہوم

میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ مسلمان اچھی مفید بات سننا پسند کرتا ہے۔



## کہانت

**سوال:** لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے رسول

اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَيْسُوا بِشَيْءٍ )) ”یہ لوگ کچھ بھی نہیں ہیں۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ وہ کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو مبنی بر

حقیقت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجِنُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ

قَرَّ الدُّجَا جَةٍ ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ ..... ))

[البخاری، مسلم]

”یہ مبنی بر حقیقت بات وہ ہوتی ہے جسے کوئی جن (فرشتے سے) اُچک لیتا ہے۔

پھر وہ مرغی کی طرح قُرُقُر کر کے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال

دیتا ہے۔ اور وہ کاہن لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... کاہن کا پیشہ کہانت کہلاتا ہے۔ کاہن زمین میں وقوع پذیر ہونے والے

واقعات کی غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے جو کہ سراسر باطل اور جھوٹا دعویٰ ہے۔ تمام قسموں کی

کہانت ناجائز ہے۔

کاہنوں کی جو بات سچی ثابت ہوتی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی جن فرشتے سے کسی

بات کی سُن گن لے لیتا ہے اور اپنے کاہن دوست کے کان میں مرغی کے گُرُگُرانے کی طرح

قُرُقُر کر کے ڈال دیتا ہے۔ وہ اس میں سو جھوٹ اور ملاتا ہے اور لوگوں میں پھیلا دیتا ہے۔

صرف ایک بات کے سچ ثابت ہو جانے پر اس کا دھندا چل نکلتا ہے اور یوں وہ لوگوں سے

ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! چند کام جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، اُن

میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ہم لوگ کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟

**جواب:** حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! چند کام جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ہم لوگ کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَا تَأْتُوا الْكَهَّانَ)) ”کاہنوں کے ہاں مت جاؤ!“

میں نے عرض کیا: (ایک اور بات یہ ہے کہ) ہم لوگ شگون لیا کرتے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ))

”یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے تم میں کوئی آدمی اپنے دل میں کوئی وہم یا خلش محسوس کرنے لگتا ہے۔ پس یہ وہم تمہیں کسی کام سے روک نہ دے (بلکہ تم اللہ پر بھروسہ کرو)۔“

میں نے عرض کیا: کچھ لوگ ہم میں سے خط کھینچ کر حالات بتاتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ))

[مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”انبیاء میں سے ایک نبی تھے جو خط کا حساب کیا کرتے تھے۔ تو جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو جائے تو وہ درست ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے کاہنوں، نجومیوں کے پاس جانے سے روک دیا ہے۔ جیسے کہ سابقہ حدیثوں میں ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدشگونی دل میں ایک وہم پیدا کر دیتی ہے اور آدمی اپنے مقصود سے رُک جاتا ہے۔ ایسا مت کرو بلکہ اللہ پر بھروسہ کر کے اپنا کام کرو۔ خط کھینچ کر حساب کتاب لگانا۔ اللہ نے یہ علم ایک نبی کو عطا فرمایا تھا۔ جس کا خط ان کے خط کے مطابق ہو جائے تو وہ درست ہوگا۔ اور اس کے مطابق نہ ہو تو غلط ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ اس موافقت و مخالفت کا تو کسی کو علم نہیں اس لیے اس سے پرہیز ہی بہتر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نبی اور اہل علیہ السلام تھے اور ایک قول کے مطابق دانیال علیہ السلام تھے۔ وہ علم رمل کے ذریعے بالہام الہی یا بامر الہی خط کھینچ کر حساب لگایا کرتے تھے مگر تا حال یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ وہ

علم کس قسم کا تھا۔ اس لیے جو شخص اس کا دعویٰ کرتا ہے اس کی تصدیق ناممکن ہے۔



### شہد سے علاج

**سوال:** میرے بھائی کو پیٹ میں تکلیف کی شکایت ہے؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس

آیا، اُس نے عرض کیا: میرے بھائی کو پیٹ میں تکلیف کی شکایت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِسْقِهِ عَسَلًا)) "اُسے شہد پلاؤ۔"

وہ آدمی دوبارہ آیا اور وہی شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِسْقِهِ عَسَلًا)) "اُسے شہد پلاؤ۔"

پھر وہ آدمی سہ بارہ آیا اور وہی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا:

((إِسْقِهِ عَسَلًا)) "اُسے شہد ہی پلاؤ۔"

وہ آدمی پھر آیا اور اُس نے کہا کہ میں نے تعمیل حکم کی ہے۔ (مگر افاقہ نہیں ہوا)۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ ، إِسْقِهِ عَسَلًا))

"اللہ نے تو سچ فرمایا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) مگر تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا

ہے۔ اُسے شہد پلاؤ۔"

چنانچہ اُس نے پھر شہد پلایا اور اُس کا بھائی تندرست ہو گیا۔

**فائدہ:**..... اس آدمی کے بھائی کو پیٹ کے اسہال کی شکایت تھی جو بدہضمی کی بنا پر ہوئی

تھی۔ نبی ﷺ نے اُسے اپنے بھائی کو شہد پلانے کی نصیحت فرمائی۔ بغیر پانی میں ملانے کے یا

پانی میں ملا کر۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾

[النحل: ۶۹]

”اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔“

اُس آدمی نے آپ کے کہنے پر شہد بار بار پلایا حالانکہ اس کا گمان یہ تھا کہ اس میں شفا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ نے آخری مرتبہ اُسے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کا فرمان سچ ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس لیے جاؤ اور اُسے شہد پلاؤ۔



## جنازہ اور اس کے مقدمات کا بیان

### عفو و عافیت مانگنا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟

**جواب:** حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، تم یوں کہو:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ، وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ ، فَإِنَّهُ هُوَ لَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ ))

[مسلم]

”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عنایت فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھے کو چھوڑ کر اپنی چاروں انگلیاں اکٹھی کر کے ان سے ان کلمات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ چاروں تمہارے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کر دیں گے۔“

**فائدہ:**..... یہ ایک ایسی جامع دعا ہے جو دنیا و آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کر دیتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے مسلمانوں کے لیے پڑھنا پسند فرمایا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے لیلة القدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے لیلة القدر معلوم ہو جائے تو میں اس



میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:  
 (( اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ))

[الترمذی، الحاکم]

”اے اللہ! یقیناً تو درگزر کرنے والا بڑے کرم والا ہے، تو عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے، اس لیے مجھ سے درگزر فرما۔“  
**فائدہ:**..... اگر مسلمان لیلۃ القدر کو پائے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی چیز عفو و درگزر اور گناہوں سے معافی ہے۔ یہ دعا اس مقصد کو بحسن و خوبی پورا کرتی ہے۔



امراض مسلمان کو لاحق ہوتے ہیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کا پختا ہوا میوہ کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا:

(( اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ ))

”بلاشبہ ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو واپس لوٹ آنے تک وہ جنت کے چُنے ہوئے میووں میں رہتا ہے۔“  
 آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے چُنے ہوئے میوے کیا ہیں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

(( جَنَاهَا )) ”جنت کا توڑا ہوا پھل۔“

**فائدہ:**..... نبی کریم ﷺ بیمار پُرسی کی فضیلت بیان فرماتے ہیں کہ مسلمان جب تک اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا رہتا ہے تو سمجھو کہ وہ جنت کے پھل اور میوے توڑ رہا ہے۔ یہ کیفیت گھر واپس آنے تک رہتی ہے۔



## انسان کا موت کو ناپسند کرنا

**سوال:** اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا موت سے ناپسندیدگی؟ موت کو تو ہم سب ناپسند کرتے ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ))

”جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“

میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! کیا موت سے ناپسندیدگی؟ موت کو تو ہم سب ہی ناپسند کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَيْسَ ذَاكَ ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ))

[البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی]

”بات اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے کہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور کافر کو جب اللہ کے ذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو سخت ناپسند کرتا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نزع کے وقت مومن کی حالت بیان فرما رہے ہیں کہ اس پر رحمت کے فرشتے نازل ہو کر اسے اطمینان دلاتے اور رضوان الہی کی بشارت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ اس میں موجود نعمتیں اور رونقیں دیکھتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے

ملاقات کو پسند فرمانے لگتا ہے۔ اور کافر کی نزع کے وقت حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ابو سلمہ فوت ہو گئے ہیں؟

**جواب:** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
(إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ  
يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا تَقُولُونَ))

”جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی میت پر حاضری دو تو اچھی بات کہو کیونکہ  
فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نبی ﷺ  
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابو سلمہ فوت ہو گئے  
ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یوں دعا کرو:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً))

”اے اللہ! میری مغفرت فرما اور ابو سلمہ کی بھی اور مجھے اس کی جگہ اچھا جانشین  
عطا فرما۔“

”اُمّ المؤمنین حضرت سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے  
ابو سلمہ سے اچھے جانشین یعنی بطور شوہر کے حضرت محمد ﷺ عطا فرمادئے۔“

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی]

**فائدہ:**..... مریض یا وہ شخص جو نزع کی حالت میں ہے یا میت کے پاس حاضری کے

وقت دعا مانگنا مستحب ہے کیونکہ ان اوقات میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایک ایسی دعا کی تعلیم دی جو کسی عزیز

قریبی رشتہ دار کی موت کے وقت مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ ام سلمہؓ  
نے یہی دعا فرمائی تو ان کی دعا قبول ہوئی۔



## موت میں بندوں کی راحت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! راحت پانے والا اور جس سے راحت مل گئی، یہ کون ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ))

”راحت پانے والا ہے یا ایسا ہے جس سے راحت حاصل ہوگئی۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! راحت پانے والا اور جس سے راحت مل گئی، یہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ))

[البخاری، مسلم، النسائی]

”مومن بندہ کو موت آتی ہے تو وہ دنیا کی مشقتوں سے راحت پالیتا ہے اور جب کافر بندہ مرتا ہے تو اس کے شر سے تمام بندگانِ خدا، علاقے، درخت اور جانور تک راحت پا جاتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ مرنے والا اگر مومن بندہ ہے تو موت کے ساتھ ہی وہ دنیا کی تھکاوٹوں، مشقتوں اور تنگیوں سے راحت حاصل کر لیتا ہے کیونکہ دنیا اس کے لئے ایک قید خانہ تھی اور اگر مرنے والا فاسق و فاجر ہے تو اس کے مرنے سے مخلوقِ خدا میں سے بندگانِ خدا، شہر، علاقے، درخت اور جانور تک اس کی شرارتوں سے نجات حاصل کر کے راحت پالیتے ہیں۔



اولاد کی موت کی جزاء

**سوال:** اور دو (بچے) بھی؟

**جواب:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خواتین نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے لئے کوئی دن مقرر فرمادیں تاکہ اس میں آپ ﷺ ہمیں وعظ و نصیحت فرمائیں۔ تو نبی ﷺ نے انہیں وعظ فرماتے ہوئے کہا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ))

”جس خاتون کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے پردہ و حجاب بن جائیں گے۔“

تو ایک عورت نے کہا: اور دو بچے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِثْنَانِ)) ”اور دو بچے بھی۔“ [البخاری، مسلم، النسائی]

**فائدہ:**..... مسلمان خواتین نے نبی ﷺ سے مردوں کے علاوہ اپنے لئے ایک دن مخصوص کرنے کی درخواست کی تاکہ وہ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ درخواست قبول فرمائی۔

ایک دن وعظ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ جس عورت کے تین نابالغ بچے یا دو بچے فوت ہو جائیں تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس بچے کا بھی اندیشہ ہے، اس سے پہلے میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر آئی۔ اس نے اپنی تکلیف نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس بچے کا بھی اندیشہ ہے، اس سے پہلے میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ احْتَضَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ)) [مسلم، النسائی]

”تم نے تو آگ سے بچنے کے لئے ایک مضبوط قلعہ تعمیر کر لیا ہے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے تائید فرمائی کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ

اس پر صبر کرے تو گویا اس نے آگ سے محفوظ رہنے کے لئے ایک عظیم قلعہ تعمیر کر لیا ہے۔  
سابق حدیث میں بھی یہی حکم بیان ہوا ہے۔



مسلمانوں کا میت کی تعریف کرنا مقبول ہے

**سوال:** میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا چیز واجب و لازم ہوگئی؟

**جواب:** حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو اس کے بارے میں تعریفی

کلمات کہے گئے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ))

”واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“

پھر ایک اور جنازہ گزرا، اُس کے بارے میں برے کلمات کہے گئے، تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا:

((وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ))

”واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“

تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا

وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ

فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))

”جس میت کے بارے میں تم لوگوں نے تعریفی کلمات کہے اس کے لیے جنت

واجب ہوگئی اور جس میت کے بارے میں تم نے بُرے کلمات کہے اُس کے لئے

آگ واجب ہوگئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے

گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔“

نسائی کے الفاظ یوں ہیں:

((الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي

[الْبَخَارِيُّ، مُسْلِمٌ، أَبُو دَاوُدَ، التِّرْمِذِيُّ، النَّسَائِيُّ]

”فرشتے آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی شہادت

وگواہی قبول کرتا ہے

خواہ وہ گواہی نیکی کی ہو یا بُرائی کی۔ بعض لوگوں نے اسے صحابہؓ کے ساتھ مخصوص کیا ہے مگر ظاہراً اس میں عموم پایا جاتا ہے۔ اس حدیث سے دو آدمیوں یا زیادہ کی گواہی ثابت ہوتی ہے۔ جب پہلا جنازہ گزرا تو لوگوں نے جنازے والے کی تعریف اچھے الفاظ میں کی، جب دوسرا گزرا تو صحابہؓ نے اس کی بُرائی بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کے لئے تین مرتبہ جنت کے وجوب کا ذکر کیا اور دوسرے آدمی کی بُرائی پر اس کے لئے تین مرتبہ آگ کے واجب ہونے کا ذکر فرمایا۔



### پردیس میں موت

**سوال:** ایسا کیوں ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص فوت ہو گیا جس کی جائے پیدائش بھی مدینہ میں ہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ

أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)) [النسائی]

”حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی جائے پیدائش کے بجائے کسی اور جگہ فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے آخری قدم تک جگہ ماپ کر اتنی ہی جگہ اسے جنت میں دی جاتی ہے۔“

**فائدہ:**..... جو شخص اپنی جائے پیدائش سے دُور مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں

اتنی ہی مسافت کے برابر اس کے اعمال سے زائد جزا دیتا ہے کیونکہ اس نے غریب الوطنی کی موت سے کافی تکلیف اٹھائی ہے۔ اگر اپنی جائے پیدائش ہی میں فوت ہو تو پھر یہ زائد



## جنازہ کے لئے کھڑے ہونا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو ایک یہودیہ عورت تھی؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ایک یہودیہ عورت تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فُوقُوا))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”یقیناً موت ایک ڈراؤنی چیز اور صدمہ ہے۔ لہذا جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ موت ایک صدمہ ہے اور دل دہلا دینے والی چیز بھی۔ یہ غفلت سے متنبہ کرتی ہے۔ چنانچہ کھڑے ہونا موت کی ہولناکی اور تنبیہ کے لئے اور فرشتوں کے اکرام کے لئے ہے۔



## تعزیت کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیا ہے؟

**جواب:** حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے پر نزع کا عالم طاری ہے اس لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام بھیجا اور کہلا بھیجا ((إِنَّ لِي مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ))۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو وہ لے لے اور اسی کا ہے جو وہ عطا کرے ہر کام اس کے ہاں مقررہ مدت پر ہے۔ اُسے چاہیے کہ



صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے۔

بٹی نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دلائی کہ میرے ہاں ضرور تشریف لائیں۔ تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کئی اور آدمی بھی تھے۔ بچہ اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تو اس کا جسم کانپ رہا تھا اور اس میں سے یوں آواز آرہی تھی جیسے سوکھے ہوئے مشکیزے میں پانی ہلانے سے آواز آتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سعد نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کیوں روئے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ

مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ )) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی]

”یہ رحمت و مہربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ اللہ

تعالیٰ صرف اپنے رحمدل بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔“

**فائدہ:**..... اس حدیث سے وہ فطری آثار ظاہر ہوتے ہیں جن پر اللہ نے اپنے نبی کو پیدا کیا ہے۔ بلاشبہ دل کی مہربانی و رحمت سے رونا جائز و مستحسن ہے۔ بلکہ اس طرح رونے والے کے لئے مزید رحمت کا باعث ہے۔



زیارت قبور اور اہل قبور کے لئے دعا

**سوال:** میں اُن کے لیے کیسے بخشش مانگوں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ

فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ))

”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ

آپ بقیع قبرستان والوں کے پاس جائیں اور ان کے لئے استغفار کریں۔“

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اُن کے لیے کیسے بخشش

مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو:

((السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ  
اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ  
لَلْآحِقُونَ))

”مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے چلے جانے  
والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے۔ اور ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے  
ساتھ ضرور ملنے والے ہیں۔“

ایک روایت میں یوں ہے:

((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن  
شَاءَ اللَّهُ لَلْآحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ)) [مسلم]

”السلام علیکم اے مومنین و مسلمین کے گھر والو! انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے  
ہیں میں اپنے اور تم سب کے لئے عافیت مانگتا ہوں۔“

**فائدہ:**..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے تعلیم حاصل کی کہ وہ مردوں کی  
زیارت کے وقت کیا کہیں یا ان کی قبروں سے گزرتے ہوئے کیا کہا جائے؟ یہ وہ استغفار اور  
دعا ہے جو نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ کو ان کے استفسار پر بتائی تھی۔



### دوسرے کے عمل کا میت کو فائدہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ کو اچانک موت آگئی اور وہ کوئی وصیت  
نہیں کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ کے لیے کہتیں۔ اگر میں ان کی  
طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے  
پاس آیا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کو اچانک موت آگئی اور وہ کوئی  
وصیت نہیں کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ کے لیے کہتیں۔ اگر میں  
ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( نَعَمْ )) ”ہاں۔ اُسے ضرور اجر ملے گا۔“ [البخاری، مسلم، النسائی]

تَوْصِيح:..... کہا جاتا ہے کہ یہ سائل سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ:..... یہ حدیث شریف اس بات پر دلیل ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔



میت پر رونا جائز ہے

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ رورہے ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؑ کے پاس گئے اس حال میں کہ اس پر نزع کا عالم طاری تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ رورہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا بْنَ عَوْفِ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ))

”اے عبدالرحمن بن عوف! یہ رونا تو رحمت و مہربانی ہے۔“

آپ ﷺ نے پھر رونا شروع کر دیا اور فرمایا:

((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا

وَأَنَا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ)) [البخاری]

”یقیناً آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غم کرتا ہے اور ہم صرف وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے رب کو راضی کر دے۔ اے ابراہیم! تیری جدائی سے ہم بہت غمگین ہیں۔“

فائدہ:..... اس حدیث کے مطابق میت پر رونا جائز ہے بشرطیکہ اس میں نوحہ وغیرہ نہ

ہو۔ یعنی اونچی اونچی آواز سے مرنے والے کے محاسن گننا، بے صبری کے ساتھ سینہ کو بی کرنا، بال نوچنا، چہرہ پیٹنا یا رانوں پر دو ہتھڑا مارنا وغیرہ۔



## فضائل کا بیان

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میری خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ((آتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ  
 الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي))

”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔“

تو ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوْلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي)) [ابوداؤد]

”سنو! اے ابو بکر! یقیناً میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں تم ہی داخل ہو گے۔“

**فائدہ:**..... امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ، پھر بقیہ عشرہ مبشرہؓ پھر باقی صحابہؓ پھر تابعینؓ پھر تبع تابعینؓ۔



حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے

زیادہ محبوب کون ہے؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، وَيَقُولُ لِفَاطِمَةَ: اُدْعِي ابْنِي فَيَشْمُهُمَا وَيَضُمُهُمَا إِلَيْهِ)) [الترمذی]

”حسن و حسین مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ فاطمہؓ سے کہا کرتے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ، پھر آپ انہیں اٹھا کر ان سے پیار کرتے، منہ چومتے اور اپنے جسم سے چمٹا لیتے۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ اپنے نواسوں کے لئے بہت زیادہ اشتیاق و محبت کا اظہار فرماتے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہوئے ان کی ناک سے ناک لگا دینا، اپنے ساتھ بھینچنا اور شفقت و مہربانی کے ساتھ انہیں چومنا جائز ہے۔



اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے آئے ہیں کہ آپ کے گھر والوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

**جواب:** حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اذن مانگا، تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! علیؓ اور عباسؓ اندر آنے کا اذن مانگ رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا)) ”جانتے ہو کہ انہیں کیا چیز لائی ہے؟“

میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَكِنِّي أَدْرِي)) ”لیکن میں جانتا ہوں۔“

پھر آپ ﷺ نے انہیں اذن بخشا تو وہ اندر تشریف لے آئے۔

پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے آئے ہیں کہ آپ کے گھر والوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) ”مجھے سب سے محبوب فاطمہؑ ہے۔“

انہوں نے کہا: ہم آپ سے اپنے بیوی بچوں کے بارے میں پوچھنے نہیں آئے۔  
آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ))

”میرے گھر والوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے اور جس پر میں نے انعام کیا ہے یعنی اسامہ بن زید۔“

انہوں نے پھر پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ))

”پھر علیؑ بن ابوطالب محبوب ہے۔“

عباسؑ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَآنَ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالهِجْرَةِ)) [الترمذی]

”کیونکہ علیؑ نے آپ سے پہلے ہجرت اختیار کی۔“

فائدہ:..... نبی ﷺ نے اس آدمی سے محبت کا اظہار فرمایا جس کو اللہ نے اسلام کی نعمت عطا فرمائی تھی۔ اور خود رسول اللہ ﷺ نے اسے غلامی سے آزاد فرما کر آزادی کی نعمت بخشی تھی۔ یعنی ان کے والد زید بن حارثہ کو آپ نے غلامی سے آزاد کر کے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔

حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کو اسامہؑ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی۔



## عمر و بن عاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون شخص ہے؟

**جواب:** حضرت عمر و بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ذات السلاسل کے لشکر پر امیر بنایا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون شخص ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَائِشَةُ)) "لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب عائشہ ہے۔"

میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَبُوهَا)) "عائشہ کا والد۔"

اس حدیث کو بخاری نے بیان کیا اور یہ الفاظ زیادہ کئے۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((عُمَرُ)) "پھر عمر۔"

پھر آپ ﷺ نے کئی آدمی گنے میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ کہیں مجھے سب کے

آخر میں نہ رکھیں۔ [الترمذی]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر و بن عاص رضی اللہ عنہ کو ارضِ جذام میں غزوہ

ذاتِ سلاسل کے لشکر پر امیر مقرر فرمایا تھا۔



## انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہر نبی کے اتباع و پیروکار ہوتے ہیں یقیناً ہم نے

آپ کی پیروی کی ہے۔ پس آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے اتباع کو ہم میں سے

بنادے؟

**جواب:** حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی ﷺ سے کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! ہر نبی کے اتباع (پیروکار) ہوتے ہیں۔ یقیناً ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے اتباع کو ہم میں سے بنا دے؟ تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ)) [البخاری]

”اے اللہ! انصار کے اتباع کو بھی انصار میں شامل کرنا۔“

**فائدہ:**..... چنانچہ انصار کے بعد آنے والے ان کے پیروکار بھی انصار ہی کہلاتے ہیں اور یہ لوگ بھی انصار کے ساتھ وصیت میں شامل ہیں۔



انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آپ کا چھوٹا سا خدمت گار انسؓ ہے اس کے لئے دعا کریں؟

**جواب:** حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو گھر میں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ امّ حرام تھیں۔

میری والدہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا چھوٹا سا خدمت گار انسؓ ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے میرے لئے ہر قسم کی خیر و بھلائی کی دعا فرمائی اور اپنی دعا کے آخر میں فرمایا: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ)) اے اللہ! اسے کثرت کے ساتھ مال و اولاد عطا فرما اور اس کے لئے اس میں برکت ڈال دے۔ [مسلم]

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ کی درخواست پر اُن کے حق میں دعا فرمائی۔

یہ دعائیں حصوں پر مشتمل تھی:-

- ۱- کثرت مال کی دعا۔ اللہ نے اتنے مال مویشی دیے کہ مدینہ کی وادیاں تنگ پڑ گئیں۔
- ۲- کثرت اولاد کی دعا۔ انسؓ نے اپنی موت تک اپنی نسل کے سو سے اوپر افراد دیکھے۔
- ۳- مال اور اولاد میں برکت کی دعا۔



## ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا مگر اس نے میرا انکار ہی کیا۔ آج میں نے اُسے پھر دعوت دی تو اس نے آپ ﷺ کے بارے میں مجھے نازیبا کلمات کہے۔ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہدایت عطا فرمائے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ مشرکہ ہے۔ میں اُسے اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا مگر اس نے میرا انکار کیا۔ آج میں نے اسے دعوت دی تو اس نے آپ کے بارے میں مجھے نازیبا کلمات کہے۔ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہدایت عطا فرمائے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ))

”اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کی اس دعا سے بشارت حاصل کرتا ہوا نکلا۔ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو میری والدہ نے میرے قدموں کی چاپ سنی تو بولیں:

اے ابو ہریرہ! یہیں ٹھہرو!

ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے غسل کیا، قمیض پہنی اور جلدی سے دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا پھر پکارا ٹھی:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ

حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

میں نبی علیہ السلام کی طرف واپس پلٹا اور میں شدت فرحت سے رورہا تھا۔

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! خوشخبری ہو! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ہے اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی ہے۔

تو نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور خیر کے کلمات کہے۔  
میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو مومنوں کے لئے  
محبوب بنا دے اور انہیں ہمارے لئے محبوب بنا دے۔

آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ  
إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ))

”اے اللہ! اپنے اس چھوٹے سے پیارے بندے اور اس کی ماں کو اپنے مومن  
بندوں کے لئے محبوب بنا دے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔“

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو مومن بھی پیدا ہوا، اس نے صرف میرے متعلق سنا اور مجھے دیکھا  
نہیں، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ [مسلم]

**فائدہ:**..... حضرت ابو ہریرہؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے دو دعائیں فرمائیں اور  
دونوں بہت جلد قبول ہو گئیں۔ درحقیقت یہ ایک معجزہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کی ماں ان کے گھر پہنچنے  
سے پہلے اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئیں اور شاید ہی کوئی مومن ہو جس کے دل میں  
ابو ہریرہؓ کی روایت حدیث کی بنا پر محبت نہ ہو۔



### دوس کا قبیلہ

**سوال:** یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً قبیلہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا ہے۔ اس پر  
بددعا کریں؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل دوسی اور ان کے ساتھی آئے، انہوں  
نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قبیلہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا ہے۔ اس لئے اس پر  
اللہ سے بددعا کریں..... پس کسی کہنے والے نے کہا کہ دوس ہلاک ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ)) [البخاری، مسلم]

”اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت نصیب فرما اور اسے مطیع فرمان بنا کر لے آ۔“  
**فائدہ:**..... قبیلہ دوس کے حق میں نبی ﷺ نے دعا فرمائی تو وہ اطاعت گزار بن کر  
 حاضر ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا۔



جب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی ہے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس کیسے وحی آتی ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ ،

فِيْفَصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ

رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ))

”کبھی میرے پاس وحی یوں آتی ہے جیسے کہ زمین پر لوہے کی زنجیر کے بجنے کی

آواز ہوتی ہے، یہ وحی مجھ پر سب سے زیادہ دشوار ہوتی ہے۔ جب یہ کیفیت ختم

ہوتی ہے تو میں اس کی کہی ہوئی بات ازبر کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ میرے

سامنے انسانی شکل میں متمثل ہو کر آتا ہے۔ وہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ

کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ پر سخت سردی کے زمانہ میں وحی کو نازل

ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا۔

[البخاری]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ نے صحابی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نزول وحی کی کیفیت

بیان فرمائی۔ کبھی وحی اس صورت میں آتی جیسے پتھر پللی زمین پر لوہے کی زنجیر کے زور سے جھٹکنے

کی آواز آتی ہے یعنی اُسے ایک سرے سے پکڑ کر زور کے ساتھ اوپر نیچے ہلایا جائے۔ یہ کیفیت

سب سے زیادہ شدید ہوتی تھی۔ کبھی فرشتہ عام انسانی شکل میں نمودار ہوتا۔ آپ سے گفتگو

کرتا اور آپ اس کی وحی کی ہوئی بات سمجھ کر یاد کر لیتے۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ نے سخت سردی کے زمانہ میں نزول وحی کی کیفیت بیان فرمائی ہے کہ میں دیکھ رہی ہوتی کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے جب وحی کا سلسلہ ختم ہو جاتا تو نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پسینے سے شرابور ہوتی اور پسینہ ٹپک رہا ہوتا۔



## فارس کی فضیلت

**سوال:** وہ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ!

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعة نازل ہوئی:

﴿وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة: ۳]

”کچھ اُن میں سے وہ لوگ ہیں جو ابھی تک اُن سے ملے نہیں ہیں۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! تو

آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ ابو ہریرہؓ نے تین مرتبہ پوچھا۔ اس وقت ہمارے

اندر سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمانؓ پر رکھ دیا۔ پھر

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا ، لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ

هُؤُلَاءِ)) [البخاری]

”اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس (اتنی بلندی پر) ہوتا تو بھی اُسے ان میں سے

چند مرد یا ایک آدمی ضرور حاصل کر لیتا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمانؓ کے حوالے سے اہل ایران کا ذکر فرما کر

اُن کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔



## خوابوں اور امثال کا بیان

### خوابوں کی قسمیں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مبشرات (خوشخبری دینے والے خواب) کیا ہیں؟

**جواب:** حضرت انسؓ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:  
 (( اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيًّا ))  
 ”بلاشک و شبہ رسالت و نبوت منقطع ہو چکی ہے، لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہے  
 اور نہ ہی کوئی نبی۔“

انسؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات بڑی شاق گزری۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 (( لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ )) ”لیکن (میرے بعد) مبشرات ہیں۔“

صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 (( رُوِيَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ )) [البخاری، الترمذی]  
 ”یہ مسلمان کا خواب ہوتا ہے اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔“

**فائدہ:**..... یعنی نبوت منقطع ہو گئی ہے، البتہ مبشرات باقی ہیں۔ اس سے مراد وہ خواب  
 ہیں جو کسی بھلائی کی بشارت دیتے ہیں یا کسی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں اور اسی طرح ایسے خواب  
 بھی اس میں شامل ہیں جو کسی شر سے ڈرانے کے لئے نظر آتے ہیں اور یوں ایک مسلمان  
 صبر جمیل کے ساتھ ان کے نتائج کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔



جب خواب بیان کر دیا جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے

**سوال:** میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرے سر پر تلوار ماری گئی ہے وہ لڑھکتا ہوا

جارہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے زور سے دوڑ رہا ہوں؟

**جواب:** حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا۔  
 اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرے سر پر تلوار  
 ماری گئی ہے۔ وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے زور سے دوڑ رہا ہوں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعِبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ )) [مسلم]  
 ”جب خواب میں شیطان تمہارے ساتھ کھیل کود کرے تو لوگوں کے سامنے مت  
 بیان کیا کرو۔“

**فائدہ:**..... ایک اعرابی آکر بتاتا ہے کہ خواب میں میرا سر تلوار سے جدا کر دیا گیا۔ وہ  
 لڑھکنے لگا تو میں اس کے پیچھے پیچھے اسے پکڑنے کے لئے بھاگ رہا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ  
 نے ہدایت فرمائی کہ ایسا خواب لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ شیطان پریشان  
 کرنے کے لئے خواب میں ایسا کھیل تماشہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے خواب کے شر سے اللہ کی پناہ  
 مانگنا چاہیے۔



### امثال

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟

**جواب:** حضرت حارث اشعریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا:

(( اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيٰى بِنِ زَكَرِيَّا ..... ))

”کہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم دیا.....“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(( وَاَنَا اَمَرْتُكُمْ بِخَمْسِ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُُ

وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ ، فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ مِنَ الْجَمَاعَةِ

قَيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رَبْقَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ ، وَمَنْ

اَدْعٰى دَعْوٰى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ ))

”میں بھی تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، مجھے اللہ نے ان کا حکم دیا ہے: حکم سنتنا، امیر کی اطاعت کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت سے مل کر رہنا۔ یقیناً جو آدمی جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا، اُس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی اِلاَیہ کہ وہ واپس پلٹ آئے اور جس نے جاہلیت کے دور کا دعویٰ کیا تو یقیناً یہ جہنم کا ایندھن ہے۔“

ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّتِي سَمَّاهُمْ

الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ)) [الترمذی]

”اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو۔ پس تم اپنے حق کے لئے اللہ کے دعویٰ

کے مطابق دعویٰ کرو جس نے تمہارا نام مسلمین مؤمنین اللہ کے بندے رکھا ہے۔“

فائدہ:..... نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ امیر کی بات سنی جائے۔

۲۔ امیر کی اطاعت کی جائے۔

۳۔ ہجرت کرنا (فتح مکہ سے پہلے) بعد میں ہجرت منسوخ ہو گئی ہے۔

۴۔ جہاد کرنا۔

۵۔ جماعت کو لازم پکڑنا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر کوئی آدمی زمانہ جاہلیت کے جھگڑے کا مطالبہ

کرتے ہوئے کوئی دعویٰ کرے اور جاہلانہ عصیبت وحمیت کو ابھارے تو یہ جہنم کا ایندھن ہے۔



## قرآن کی قرأت اور اس کے فضائل کا بیان

### قرآن کی تلاوت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟

**جواب:** حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ))

”اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے آپ پر لازم کر لو کیونکہ یہ دین اسلام کے تمام امور کی بنیاد ہے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اور بھی وصیت فرمائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ)) [ابن حبان]

”قرآن کی تلاوت خود پر لازم کر لو کیونکہ یقینی طور پر یہ زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہے اور آسمان میں آخرت کا ذخیرہ ہے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ تمام اہل اسلام کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ، اس کی اطاعت اور

اس کی کتاب پر اور اس کے حبیب ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں۔ تقویٰ دین کے سارے امور کی بنیاد ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے قرآن کریم کی تلاوت، اس پر تدبر اور اس کی آیات پر غور و فکر

کی وصیت فرمائی ہے کیونکہ قرآن سیدھا راستہ دکھانے والا، خیر خواہ امانتدار، بہترین واعظ، خیر کار ہنما، شر سے دُور رکھنے والا اور اللہ کے حضور اطاعت گزار کی سفارش کرنے والا ہے۔





## سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس رات ایک خواب دیکھا ہے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے سجدہ کی آیت پڑھی تو میں سجدہ میں گیا، اب کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سجدہ کے ساتھ ہی درخت بھی سجدہ میں چلا گیا اور میں نے سجدہ کی حالت میں اُسے یہ پڑھتے ہوئے سنا: ”اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا ، وَاَجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُّخْرًا وَاَوْضِعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاَقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقْبَلْتَنِيْ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ“..... اے اللہ! تو اس سجدہ کے بدلہ میں اپنے ہاں میرے لئے اجر لکھ دے۔ اسے اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ بنا دے، مجھ سے میرے گناہ دور کر دے اور اسے میری طرف سے اُسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے اس کا سجدہ قبول فرمایا تھا۔

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس رات ایک خواب دیکھا ہے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے سجدہ کی آیت پڑھی تو میں سجدہ میں گیا، اب کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سجدہ کے ساتھ ہی درخت بھی سجدہ میں چلا گیا اور میں نے سجدہ کی حالت میں اُسے یہ پڑھتے ہوئے سنا: (( اَللّٰهُمَّ اَكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا ، وَاَجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُّخْرًا وَاَوْضِعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاَقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقْبَلْتَنِيْ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ))

[الترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ]

”اے اللہ! تو اس سجدہ کے بدلہ میں اپنے ہاں میرے لئے اجر لکھ دے۔ اسے اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ بنا دے، مجھ سے میرے گناہ دور کر دے اور اسے میری طرف سے اُسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے اس کا سجدہ قبول فرمایا تھا۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھی سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے سنا کہ آپ سجدے کی حالت میں وہی دعا پڑھ رہے

تھے جو اس آدمی نے درخت کی دعا بتائی تھی۔

**فائدہ:**..... اس صحابیؓ نے اپنا خواب سُناتے ہوئے بتایا کہ اس نے درخت کو زمین پر سجدہ کی حالت میں اللہ کے حضور بڑی عاجزی کے ساتھ مذکورہ بالا دعا پڑھتے ہوئے سُنا تو نبیؐ نے وہ دعا یاد کر لی اور آیت سجدہ کی تلاوت کر کے اُسی دعا کو پڑھا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! دریں اثنا کہ میں رات کو سورۃ البقرہ کی قرأت کر رہا تھا کہ میں نے اچانک اپنے پیچھے کسی چیز کے گرنے کی زوردار آواز سنی، میں نے سمجھا کہ شاید میرے گھوڑے نے ٹاپ ماری ہے؟

**جواب:** حضرت اُسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دریں اثنا کہ میں رات کو سورۃ البقرہ کی قرأت کر رہا تھا کہ میں نے اچانک اپنے پیچھے کسی چیز کے گرنے کی زوردار آواز سنی۔ میں نے سمجھا کہ شاید میرے گھوڑے نے ٹاپ ماری ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( اِقْرَأْ اَبَا عَتِيْكَ )) "اے ابو عتیک! قرأت کرو۔"

اُسیدؓ نے بتایا کہ جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قندیل زمین و آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی ہے۔ (یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ فرمائے جارہے تھے:

اے ابو عتیک! پڑھو! اور پڑھو۔

اُسیدؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! (صورت حال ایسی پیدا ہوگئی کہ) میں تلاوت جاری نہ رکھ سکا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ اَمَا اَنْتَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ )) [ابن حبان]

"یہ فرشتے تھے جو سورۃ بقرہ کی قرأت سننے کے لئے اُترے تھے۔ اگر تم قرأت جاری رکھتے تو ضرور عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔"

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے ابوسعید سے اسی طرح بیان کی ہے۔

**فائدہ:**..... سورۃ البقرہ کی قرأت کی یہ فضیلت ہے کہ فرشتے بھی اسے سننے کے لئے

نازل ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ اُسید بن حُضیر کو اس کی تلاوت جاری رکھنے کی ترغیب دے رہے تھے مگر وہ بہت زیادہ نور کی چمک دمک کی بنا پر قرأت جاری نہ رکھ سکے کیونکہ ان کے پاس بندھا ہوا گھوڑا شدید طور پر بدک رہا تھا۔



”قل هو اللہ احد“ پڑھنے کی ترغیب

سوال: وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ کیسے قرأت کر سکتا ہے؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

(( اَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ ))

”کیا تمہارا کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن کا ایک

تہائی حصہ قرأت کر لے؟“

صحابہ نے عرض کیا: وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ کیسے قرأت کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(( قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعَدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ )) [مسلم]

”قل هو اللہ احد کی سورت (اجر و ثواب میں) قرآن کے ایک تہائی حصہ کے برابر

ہے۔“

فائدہ: ..... قل هو اللہ احد یعنی سورۃ اخلاص پڑھنے کا اجر و ثواب قرآن کے ایک تہائی

یعنی دس پارے پڑھنے کے برابر ہے۔ اگر تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھ لی جائے تو پورے قرآن

کا ثواب عطا ہوگا۔



تلاوت قرآن کی ترغیب

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ )) ”سب سے محبوب عمل ”حال مرتحل“ ہے۔“

اُس آدمی نے پوچھا: ”حال مرتحل“ کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( الَّذِي يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ كَلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ ))

[الترمذی]

”یعنی اس شخص کا عمل جو قرآن کی تلاوت ابتدا سے شروع کرتا ہے اور قرآن کے آخر تک مسلسل تلاوت کرتا چلا جاتا ہے اور جب آخر تک پہنچ جاتا ہے تو پھر ابتدا سے شروع کر دیتا ہے۔“

**فائدہ:**..... ایک مسلمان کو چاہیے کہ جب بھی قرآن کی تلاوت مکمل کر لے تو پھر ابتدا سے شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کے بعد اُس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے قرآن کی تلاوت افضل ترین عبادت ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کتنے دنوں میں قرآن کی قرأت مکمل کر لیا

کروں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ﷺ! میں کتنے دنوں میں قرآن کی قرأت مکمل کروں؟ آپ نے فرمایا:

(( اِخْتِمَهُ فِي شَهْرٍ ))

”اسے ایک مہینہ میں ختم کر لیا کرو۔“

میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِخْتِمَهُ فِي عِشْرِينَ )) ”تو پھر اسے بیس دن میں ختم کر لیا کرو۔“

میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( اِخْتِمَهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ))

”اسے پندرہ دن میں ختم کر لیا کرو۔“

میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((اِخْتِمَهُ فِي عَشْرِ))

”تو پھر اسے دس دن میں ختم کر لیا کرو۔“

میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((اِخْتِمَهُ فِي خَمْسِ)) ”تو پھر اسے پانچ دنوں میں ختم کر لو۔“

میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

تو آپ ﷺ نے مجھے اس سے کم دنوں میں قرآن ختم کرنے کی اجازت نہ دی۔

[ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... نبی کریمؐ نے مسلمان کو پانچ دنوں سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ اتنی جلدی سے قرآن پڑھنے میں غور و فکر اور تدبیر نہیں ہو سکتا۔



**سوال:** کیا واجب ہوگئی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی معیت میں آیا تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ”قل هو اللہ احد“ پڑھتے ہوئے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((وَجَبَتْ)) ”واجب ہوگئی۔“

میں نے عرض کیا: کیا چیز واجب ہوگئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْجَنَّةُ)) ”جنت واجب ہوگئی۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمایا ہے کہ جو شخص ﴿قل هو اللہ احد﴾ یعنی سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے اُس کے لیے جنت ہے۔ یہ حدیث سورہ اخلاص کی تلاوت کی فضیلت اور کثرت کے ساتھ تلاوت کرنے پر دلیل ہے۔



## قیامت، جنت اور دوزخ کا بیان

صور میں پھونکا جانا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! صور کیا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا، اُس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! صور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)) ”وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔“

[ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... قیامت کے دن ایک بگل نما سینگ میں پھونکا جائے گا۔ صور میں پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے یہ بگل اپنے منہ میں لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیسے ہی صور پھونکنے کا اذن ملے گا، اس میں پھونک دیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی۔



دوبارہ اٹھنا اور حشر

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! عورتیں اور مرد سب اکٹھے ہوں گے۔ کیا وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے نہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
 ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا))

”قیامت کے دن لوگ پاؤں سے ننگے، بدن سے برہنہ اور بے ختنہ (میدان حشر میں) جمع کیے جائیں گے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! عورتیں اور مرد سب اکٹھے ہوں گے۔ کیا وہ ایک

دوسرے کو دیکھیں گے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ((يَاعَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ))

[البخاری، مسلم، الترمذی]

”اے عائشہ! معاملہ ہی اتنا سخت اور شدید ہوگا کہ کسی کو کسی کی طرف دیکھنے کا ہوش  
 ہی نہ ہوگا۔“

**فائدہ:**..... تمام لوگ آخرت کے دن میدانِ محشر میں اکٹھے کیے جائیں گے اس طرح  
 کہ اُن کے ساتھ کوئی چیز نہ ہوگی اور نہ اُن میں کسی چیز کی کمی ہوگی حتیٰ کہ ایک انگلی بھی دنیا میں  
 کٹ گئی تھی تو وہ بھی ساتھ ہوگی۔ جس طرح پیدا ہوئے تھے اسی طرح محشر میں لائے جائیں  
 گے۔ سب انسان بدن سے برہنہ ہوں گے، صرف انبیاء اور جو لوگ درجہ میں اُن کے قریب  
 ہوں گے، تکریماً وہ لباس میں ہوں گے۔



اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا محاسبہ.

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ  
 ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا  
 يَسِيرًا﴾ [انشقاق: ۷، ۸]

اور جسے اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا، اس کا آسان حساب ہوگا۔  
**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ))  
 ”قیامت کے دن جس آدمی کا بھی محاسبہ کیا گیا (سمجھو کہ) وہ ہلاک ہو گیا۔“  
 میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ  
 ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا  
 يَسِيرًا﴾

”اور جسے اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا، اس کا آسان حساب ہوگا۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ)) [البخاری، مسلم، الترمذی]

”یہ تو صرف پیشی ہے۔ قیامت کے دن جس آدمی کے حساب میں میم میخ نکالی گئی یعنی بحث مباحثہ کیا گیا تو اُسے ضرور عذاب دیا جائے گا۔“

**فائدہ:**..... مکمل حساب کتاب اور پورا بحث مباحثہ جس کا بھی ہوگا وہ ضرور عذاب کی لپیٹ میں آجائے گا۔ حساب یسیر تو محض ایک پیشی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے مومن کے سامنے پیش کریں گے، وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دیں گے۔



### میزان

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! تو پھر میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ قیامت کے دن میری سفارش فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا فَاعِلٌ)) ”میں ضرور تمہاری سفارش کروں گا۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُطَلِّبُنِي أَوَّلَ مَا تَطَلُّبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ))

”مجھے تلاش کرنا چاہو تو سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔“

میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے پل صراط پر نہ مل سکیں تو پھر کہاں تلاش کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاطَلِّبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ))

”تو پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔“

میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے میزان کے پاس بھی نہ مل سکیں تو پھر کہاں تلاش

کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:



((فَاطَلْبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ ، فَإِنِّي لَا أُخْطِي ۚ هَذِهِ الثَّلَاثُ

مَوَاطِنَ)) [الترمذی]

”تو پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا۔ یقینی طور پر میں ان تین مقامات کے

علاوہ کسی اور جگہ پر نہ مل سکوں گا۔“

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ اہل ایمان کی تسلی اور حوصلے کے لیے میدان محشر میں کبھی

میزان کے پاس ہوں گے، کبھی حوض کے پاس اور کبھی پل صراط پر۔

اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ وہ ان تمام مواقع میں ہمیں نبی اکرم ﷺ کی معیت

و سفارش نصیب فرمائے۔



### جنت کی تعمیر

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! ساری مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یا رسول

اللہ ﷺ! ساری مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( مِنْ الْمَاءِ )) ”ساری مخلوق پانی سے پیدا کی گئی ہے۔“

ہم لوگوں نے عرض کیا: جنت کی تعمیر کس چیز سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( لَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَ مَلَا طُهَا الْمِسْكَ الْأَذْفَرُ ،

وَ حِصَانُهَا اللَّوْلُوُّ وَ الْيَاقُوتُ وَ تَرَبَّتْهَا الزَّعْفَرَانُ - مَنْ دَخَلَهَا

يَنْعَمُ وَ لَا يَبُوسُ ، وَ يَخَلَّدُ وَ لَا يَمُوتُ ، لَا تُبْلَى ثِيَابُهُمْ ، وَ لَا

يَفْنَى شَبَابُهُمْ )) [الترمذی]

”جنت کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے۔ اس کا گارا انتہائی

تیز خوشبو والی کستوری کا ہے۔ اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں۔ اس

کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا وہ ہر قسم کی آسودگی اور نعمتوں میں

ہوگا۔ اُس پر تنگی و بد حالی کبھی نہ آئے گی۔ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گا۔

موت نہیں آئے گی۔ اُن کا لباس کبھی بوسیدہ نہ ہوگا اور اُن کا شباب کبھی فنا نہ

ہوگا۔“

**فائدہ:**..... جنت کی عمارت اس طرح پر ہے کہ سونے چاندی کی اینٹیں، کستوری کا گارا، زعفران کی مٹی، زمین پر بچھائے گئے سنگریزے یا قوت و مرجان کے ہوں گے۔ جو جنت میں داخل ہو گیا تو وہاں ہمیشہ رہے گا۔ موت نہیں آئے گی، کوئی تنگی و بد حالی قریب بھی پھٹکنے نہ پائے گی۔ لباس بوسیدہ و پرانا نہ ہوگا اور ایک جوانی کی حالت میں ہی رہیں گے، بڑھاپا کبھی طاری نہ ہوگا۔ صحت مند رہیں گے اور کبھی بیمار نہ پڑیں گے۔



### جنت کی نہریں اور چشمے

**سوال:** نبی اکرم ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا

گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَٰكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ

وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُرُزِ ))

”یہ ایک نہر ہے جو اللہ عزوجل نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے

زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس پر ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں

اونٹوں کی طرح ہیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ پرندے تو خوب تر و تازہ ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكَلَتْهَا أَنْعَمٌ مِنْهَا )) [الترمذی]

”انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ تر و تازہ ہوں گے۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ نے نہر کوثر کی صفت بیان فرمائی تو عمرؓ نے کہا کہ کوثر نہر پر

بسیرا کرنے والے پرندے تو خوب مزیدار اور لذیذ ہوں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

انہیں کھانے والے بھی نہایت خوش جمال اور پر رونق چہروں والے ہوں گے۔



## اہل جنت کے بالا خانے

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو انبیائے کرام کی منازل ہوں گی جن تک ان کے علاوہ کوئی نہ پہنچ سکے گا؟

**جواب:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 (( اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُ وَنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءُ وَنَ  
 الْكُوْكَبَ الدَّرِيِّ الْغَابِرِ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوْ الْمَغْرِبِ  
 لِتَفَاضِلِ مَا بَيْنَهُمْ ))

”جنتی لوگوں کے درمیان درجاتِ فضیلت کا اتنا فرق ہوگا کہ عام اہل جنت اپنے اوپر بالا خانوں والے اہل جنت کو یوں دیکھیں گے جیسے تم مشرق یا مغرب کے افق پر دور کسی چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھو۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو انبیائے کرام کی منازل ہوں گی جن تک ان کے علاوہ کوئی نہ پہنچ سکے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا  
 الْمُرْسَلِيْنَ )) [البخاری، مسلم، الترمذی]

”ہاں، ہاں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (یہ انبیا نہیں بلکہ) یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور مرسلین کی تصدیق کی۔“

**فائدہ:**..... اہل جنت اپنے اوپر بلند ترین بالا خانوں میں کچھ لوگوں کو دیکھیں گے۔ وہ بالا خانے اُن کی قوتِ ایمان اور صالحِ عمل کی بدولت بلندی پر ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ہر انسان کا مرتبہ و مقام اس کے عملِ صالح کے مطابق ہوگا۔ صحابہؓ نے یہ سمجھا کہ شاید یہ تو انبیائے کرام کے منازل ہوں گے جہاں تک ان کے سوا کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہ انبیاء کے منازل نہیں ہوں گے بلکہ صالح مومن لوگوں کی رہائش گاہیں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بلند مقام لوگوں میں شامل فرمائے، آمین۔



## اہل جنت کے اوصاف

**سوال:** تو پھر کھانا ہضم ہونے کی کیا کیفیت ہوگی؟

**جواب:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی ﷺ فرما رہے تھے:

(( اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَفَلُّونَ وَلَا

يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ ))

”یقیناً جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے پیئیں گے مگر نہ انہیں تھوک آئے گا، نہ

پیشاب و پاخانے کی حاجت ہوگی اور نہ ہی ناک میں رینٹ بہے گی۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانا ہضم ہونے کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ

كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ )) [مسلم]

”بس ایک ڈکار ہوگا اور پسینہ جس میں کستوری کی خوشبو ہوگی۔ تسبیح و تحمید ان کی

زبان پر خود بخود جاری و ساری رہیں گے جس طرح تمہیں بغیر ارادہ کے سانس آتا

جاتا ہے۔“

**فائدہ:**..... اہل جنت کا مشروب پسینے اور عرق کی صورت میں ہضم ہو جائے گا اور اس

کی خوشبو کستوری کی ہوگی اور ان کا طعام معدہ میں ڈکار کی صورت میں ہضم ہو جائے گا اور اس

سے کوئی مکروہ بونہ آئے گی۔ اللہ کا ذکر انہیں الہام کیا جاتا رہے گا جس طرح دنیا کی زندگی میں

سانس خود بخود جاری ہوتا ہے اسی طرح تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر خود بخود جاری و ساری رہیں

گے۔ انہیں اس میں کوئی معمولی سی مشقت بھی محسوس نہ ہوگی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اسے اتنی طاقت حاصل ہوگی؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ ))

”مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اور اتنی قوت عطا کی جائے گی۔“

آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اسے اتنی طاقت حاصل ہوگی؟ آپ ﷺ

نے فرمایا:

((يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ)) [الترمذی]

”ایک مومن کو سو آدمیوں جتنی قوت عطا کی جائے گی۔“

فائدہ:..... اللہ تبارک و تعالیٰ ایک جتنی آدمی کو سو آدمیوں جتنی قوت جماع عطا فرمادے گا۔



سوال: اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ کا خیال ہے کہ اہل جنت کھائیں اور پیئیں گے؟

جواب: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

آیا، اس نے کہا: اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ کا خیال ہے کہ اہل جنت کھائیں اور پیئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ

رَجُلٍ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجَمَاعِ))

”ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت کے ایک

ایک آدمی کو کھانے، پینے اور جماع کی طاقت سو آدمیوں کے برابر ملے گی۔“

اُس نے کہا: جو شخص کھاتا اور پیتا ہے یقیناً اُسے پیشاب پاخانے کی حاجت بھی تو ہوتی

ہے۔ جبکہ جنت میں کسی قسم کی ایذا و تکلیف کا وجود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَكُوْنُ حَاجَةٌ اَحَدِهِمْ رَشْحًا يَفِيضُ مِنْ جُلُوْدِهِمْ كَرَشْحِ

الْمِسْكِ فَيُضَمَّرُ بَطْنُهُ)) [احمد، النسائی]

”ان کی یہ حاجت پسینے کی صورت میں ہوگی جو ان کے جسموں سے نکلے گا اور اس

کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ یوں ان کا پیٹ ہلکا پھلکا ہو کر پیٹھ کے ساتھ لگ

جائے گا۔“

فائدہ:..... جنت کا انسان انواع و اقسام کے مزیدار، اشتہا کو بڑھانے والے کھانے

کھائے گا مگر وہ اُسے کوئی کسی قسم کی تکلیف، بیماری اور بدبُضھی میں مبتلا نہیں کریں گے۔ بلکہ

خوشبودار پسینہ کی صورت میں جسم سے اخراج پا جائیں گے۔



## جہنم کی گرمی کی شدت

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو اتنی ہی کافی تھی؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ))

”تمہاری آگ (تپش میں) جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔“

آپ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو اتنی ہی کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَ سِتِّينَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

[البخاری]

”دوزخ کی آگ گرمی کی شدت میں دنیا کی آگ سے اُنہتر (۶۹) گناہ بڑھادی

گئی ہے۔ ان تمام ستر حصوں کی گرمی دوزخ کی آگ کے برابر ہے۔“

**فائدہ:**..... دنیا میں جو آگ جلائی جاتی ہے وہ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔



## اللہ تعالیٰ کا بندوں سے محاسبہ

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! جب ہمارے سو آدمیوں میں سے ننانوے

پکڑ لئے گئے تو ہم میں سے باقی کیا بچے گا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ ، فَتَرَآءَى ذُرِّيَّتَهُ فَيَقَالُ : هَذَا

أَبُوكُمْ آدَمُ - فَيَقُولُ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ - فَيَقُولُ : أَخْرِجْ بَعَثْ

جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ : أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ تِسْعِينَ ))

”قیامت کے دن سب سے پہلے جسے بلایا جائے گا وہ آدمی ہوں گے۔ وہ اپنی

تمام اولاد کو دیکھیں گے۔ پکار کر کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں۔ آدمیوں

اللہ کی پکار کا جواب دیں گے: لبیک وسعدیک۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دیں گے: اپنی

اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکال کر الگ کر دو۔ حکم ہوگا کہ ہر سو میں سے ننانوے

آدمی (دوزخ کے لئے الگ کر دو)۔“

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہمارے سو آدمیوں میں سے

ننانوے پکڑ لئے گئے تو ہم میں سے باقی کیا بچے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت باقی تمام اُمتوں میں اس طرح ہے جیسے سیاہ

بیل میں ایک سفید بال۔ [البخاری]

فائدہ:..... حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دوزخیوں کی نسبت سے اہل جنت بہت ہی کم

ہوں گے۔ اسی تناسب سے امت محمدیہ کے افراد بھی دوزخ میں بہت کم جائیں گے۔



## تفسیر کا بیان

سورہ بقرہ کے بارے میں

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے فوت ہو گئے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کو کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم دیا گیا تو صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے فوت ہو گئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَمَا كَانَ لِلَّهِ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ج إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ﴾ [البقرہ: ۱۴۳]

”اللہ تمہارے ایمان کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ یقین جانو کہ وہ لوگوں کے حق میں نہایت شفیق و رحیم ہے۔“ [البخاری، الترمذی]

**فائدہ:**..... مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے جو نمازیں ادا کی تھیں وہ اللہ نے ضائع نہیں کر دیں کیونکہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق ہی پہلا قبلہ تھا، اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں شامل ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ”الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدُ“ (سفید ڈورا کالے ڈورے سے) کا کیا معنی ہے؟ کیا اس سے مراد دو دھاگے ہیں؟

**جواب:** حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ((الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدُ))

”(سفید ڈورا کالے ڈورے سے) کا کیا معنی ہے؟“



کیا ان دونوں سے مراد دھاگے یا ڈورے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 (أَنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ: لَا بَلْ هُوَ  
 سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ) [البخاری، الترمذی]  
 ”بھئی، تم بھی خوب چوڑی گردن والے ہوا کرتے ہو دوںوں ڈورے دیکھ لئے۔  
 پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا یہ مطلب نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ اس سے مراد رات  
 کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔“

**فائدہ:**..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سن کر ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ  
 الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ تو انہوں نے اپنے تکیہ کے نیچے دو ڈورے ایک سیاہ اور  
 ایک سفید رکھ لیے۔ وہ انہیں دیکھتے رہے تو رات کا دن سے امتیاز نہ کر سکے۔ جب صبح ہوئی تو  
 انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے بتایا کہ اس سے مراد رات  
 کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔ اس لئے بعد میں ”من الفجر“ کا لفظ آیا ہے۔ واللہ اعلم۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو ہلاک ہو گیا؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ  
 کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو ہلاک ہو گیا۔  
 آپ نے فرمایا: ((وَمَا أَهْلَكَ؟)) ”تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟“  
 انہوں نے کہا: آج رات میں نے اپنی سواری الٹ دی یعنی میں نے اپنی بیوی کو سیدھا  
 لٹانے کے بجائے الٹا لٹا کر ہمبستری کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿نِسَائِكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَاتُوا حَرَّتْكُمْ أَنِّي شِئْتُمْ﴾

[البقرہ: ۲۲۳]

”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تمہیں اختیار ہے، جس طرح چاہو، اپنی کھیتی

میں جاؤ۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبْرَ وَالْحَيْضَةَ)) [الترمذی]

”جماع سامنے سے کرو یا پیچھے سے کرو۔ دبر اور حیض سے بچو۔“

**فائدہ:**..... یہود کا یہ خیال تھا کہ جو شخص اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اظہار کیا کہ میں ہلاک ہو گیا کیونکہ میں نے اسی طریقہ پر جماع کیا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں یہود کے زعم باطل کی تردید کی گئی۔ مجامعت جس طرح بھی کی جائے کوئی حرج نہیں۔ البتہ حیض کے ایام میں اور دبر میں مباشرت کرنا سخت حرام ہے۔



**سوال:** یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کو عورتوں کی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کو عورتوں کی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا؟ اُمّ سلمہ وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کا سفر کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا:

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرَ  
أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ﴾ [آل عمران: ۱۹۵]

”جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔“

[الترمذی]

**فائدہ:**..... اس حدیث سے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ و مقام معلوم ہو گیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کا فوراً جواب ارشاد فرما دیا۔



سورة المائدة

**سوال:** اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ان ساتھیوں کا معاملہ کیسے ہوگا جو شراب

پیتے ہوئے فوت ہو گئے تھے؟

**جواب:** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی، تو کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ان ساتھیوں کا معاملہ کیسے ہوگا جو شراب پیتے ہوئے فوت ہو گئے تھے؟ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا

طَعَمُوا﴾ [المائدة: ۹۳]

”جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا

پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔“ [البخاری، الترمذی]

**فائدہ:**..... جن لوگوں نے حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے شراب پی ہے انہیں کوئی

گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم پر پریشان ہونے والے اہل ایمان کو اپنے سابقہ اہل ایمان بھائیوں کے بارے میں مطمئن فرمایا ہے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج ہر سال فرض ہے؟

**جواب:** حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

[آل عمران: ۹۷]

”لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج

کرے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج ہر سال فرض ہے؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا، وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ))

”نہیں ہر سال فرض نہیں ہے۔“

اور اگر میں (تمہارے سوال کے جواب میں) کہہ دیتا کہ ہاں، تو ضرور فرض ہو جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَكُم تَسْؤُهُمْ﴾

[المائدة: ۱۰۱]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔“ [مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... حج کا فریضہ استطاعت رکھنے والے عاقل بالغ مسلمان کے لئے زندگی میں ایک ہی مرتبہ ہے۔ جو زیادہ بار حج کرے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر و ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا۔



### سورة الانعام

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جو اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھتا ہو؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾ [انعام: ۸۲]

”حقیقت میں تو امن انہی کے لئے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔“

یہ آیت مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جو خود اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ ذَٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِأَبْنِهِ:))

﴿يُنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ط إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾

[لقمان: ۱۳]

”یہ مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم لوگوں نے سنا نہیں جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا؟ (اُس نے وصیت کرتے ہوئے کہا) بیٹا! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

[البخاری، مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... ظلم سے مراد دونوں قسم کے شرک مراد ہیں جلی بھی اور خفی بھی۔



**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا

ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا: کیا آپ

نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نُورٌ أَنَّىٰ أَرَاهُ)) ”اس کا حجاب نور کا ہے اس لیے میں اُسے کیسے دیکھتا۔“

[مسلم، ترمذی]

**فائدہ:**..... یعنی اللہ کی ہستی پر نور کا حجاب تھا جو اُسے دیکھنے میں ممانع ہے۔ اس لیے میں

اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھ سکتا تھا۔ اللہ کا حجاب نور کا ہے اور نور مخلوق ہے لہذا انوری حجاب تو نظر آگیا۔ اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں اس لیے وہ نظر نہیں آسکتا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! ہم وہ جانور تو کھا لیتے ہیں جو ہم خود قتل کر

ڈالتے ہیں مگر جسے اللہ مار ڈالے وہ ہم نہیں کھاتے؟

**جواب:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس

آئے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم وہ جانور تو کھا لیتے ہیں جو ہم خود قتل کر ڈالتے

ہیں۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ مار ڈالے وہ ہم نہیں کھاتے؟

تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ ﴾

[مائدہ: ۱۱۸]

”پھر اگر تم لوگ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس جانور پر اللہ کا نام

لیا گیا ہو اس کا گوشت کھاؤ۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... اہل ایمان سے یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ اس جانور کا گوشت کھائیں جسے ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا گیا ہو اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ مردار کھانے سے بچیں اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کا گوشت بھی نہ کھائیں۔



### سورة الانفال

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے کر میرے سینے کو شفا بخشی ہے۔ اس لئے یہ تلوار مجھے ہبہ کر دیں؟

**جواب:** حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں (نبی علیہ السلام کے پاس مال غنیمت کی) ایک تلوار لے کر آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے کر میرے سینے کو شفا بخشی ہے۔ اس لئے یہ تلوار مجھے ہبہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ)) ”یہ تلوار نہ تو میری ہے اور نہ ہی تمہاری۔“

تو میں نے عرض کیا: ہو سکتا ہے یہ اُسے عطا کر دی جائے جو جنگ میں پوری بہادری نہ دکھاسکے جس طرح کہ میں دکھا سکتا ہوں۔

چنانچہ بعد میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَتْ لِي وَقَدْ صَارَتْ لِي وَهُوَ لَكَ))

”بلاشبہ تم نے مجھ سے یہ تلوار اس حال میں مانگی تھی کہ یہ میری نہ تھی۔ اور اب یہ

میرے حصے میں آگئی ہے اس لئے تمہیں عطا کرتا ہوں۔“

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ [انفال: ۱]

”وہ تم سے انفال (مال غنیمت) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... غزوہ بدر کے موقع پر ابھی تک مال غنیمت تقسیم نہیں ہوا تھا۔ اس لئے

نبی ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ یہ تلوار ابھی کسی کی بھی نہیں بلکہ میری بھی نہیں۔ جب مال غنیمت تقسیم ہو گیا اور وہ تلوار نبی اکرم ﷺ کے حصہ میں آگئی تو آپ ﷺ نے حضرت سعدؓ کے شوقِ جہاد کو دیکھتے ہوئے وہ تلوار انہیں عطا فرمادی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم سے زمانہ جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ ہوگا؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا

ہم سے زمانہ جاہلیت کے اعمال پر مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ،

وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ)) [مسلم]

”جس نے زمانہ اسلام میں حسن عمل اختیار کر لیا اس سے دور جاہلیت کے اعمال کا

مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے زمانہ اسلام میں بھی بُرا طرزِ عمل اختیار کیا وہ پہلے اور

آخری اعمالِ بد میں ضرور پکڑا جائے گا۔“

**فائدہ:**..... اسلام قبول کرنے کے بعد حسن عمل کی بدولت زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف

ہو جاتے ہیں۔ اگر اسلام قبول کر کے بھی بُرے اعمال نہ چھوڑے تو اوّل و آخر تمام اعمالِ بد کا

محاسبہ ہوگا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں چند

امورِ عبادت سمجھ کر کیا کرتا تھا مثلاً صدقہ، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی کرنا تو کیا ان کا اجر ملے گا؟

**جواب:** حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال

ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں چند امورِ عبادت سمجھ کر کیا کرتا تھا مثلاً صدقہ، غلام آزاد کرنا اور صلہ

رحمی کرنا، تو کیا ان سب کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَسَلِمْتَ عَلَى مَا أَسَلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ)) [مسلم]

”تو نے بھلائی کے کام کرتے ہوئے ہی اسلام قبول کیا ہے۔ (اس لئے ضرور اجر

ملے گا)۔“

**فائدہ:**..... زمانہ کفر کے نیک اعمال اسلام قبول کرنے کے بعد بھی برقرار رہتے ہیں۔



**سوال:** میں نے رسول اللہ ﷺ سے یوم حج اکبر کے متعلق پوچھا (کہ وہ کون سا ہے)؟

**جواب:** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حج اکبر کے دن کے متعلق پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(یوم النحر) ”قربانی کا دن۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... حج اصغر عمرہ کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں حج کی نسبت کم اعمال سرانجام دیئے جاتے ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں گے؟ کیونکہ وہ آپ کی حفاظت و نگرانی کرتے اور آپ کی خاطر غضب ناک ہو جایا کرتے تھے؟

**جواب:** حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں گے؟ کیونکہ وہ آپ کی حفاظت و نگرانی کرتے اور آپ کی خاطر غضب ناک ہو جایا کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ ، وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ  
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ))

”ہاں، وہ ٹخنوں ٹخنوں آگ میں ہوں گے۔ اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔“

ایک روایت میں یوں ہے:

((قَالَ نَعَمْ ، وَجَدْتُهُ فِي غَمْرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى  
ضَحْضَاحٍ)) [البخاری، مسلم]

”ہاں، میں نے اُسے شدید ترین آگ میں پایا تو میں اُسے ٹخنوں ٹخنوں آگ کی طرف نکال کر لے آیا۔“



فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ کی سفارش کی وجہ سے ابوطالب جہنم کی گہرائی سے نکال کر معمولی آگ میں لے آئے گئے۔ وہ آگ ٹخنوں سے نیچے تک تھی۔ عذاب میں تخفیف کی وجہ سے اُن کی نبی ﷺ کے ساتھ محبت تھی۔ وہ نبوت سے پہلے بھی نبی اکرم ﷺ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی علامت سمجھتے تھے۔



### سورۃ یوسف

**سوال:** رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جناب! کون سا انسان بہت زیادہ عزت

والا ہے؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ

جناب! کون سا انسان بہت زیادہ عزت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ))

”اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سے سب سے زیادہ معزز انسان وہ ہے جو سب

سے زیادہ پرہیزگار ہے۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: اس کے متعلق ہم نہیں پوچھنا چاہتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ

خَلِيلِ اللَّهِ))

”انسانوں میں سے سب سے زیادہ معزز ہستی اللہ کے نبی یوسف بن یعقوب بن

اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کے متعلق بھی ہم نہیں پوچھنا چاہتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي))

”تو تم لوگ مجھ سے عرب کے بہترین لوگوں کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُّهُوَا))

[البخاری]

”جو تمہارے لوگ زمانہ جاہلیت میں بہترین تھے وہی اسلام میں بھی بہترین ہیں  
بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔“

فائدہ:..... پہلے اور پچھلے لوگوں میں بہترین لوگ صرف وہ ہیں جو اہل علم ہیں اور عمل  
کرنے والے بھی ہیں۔



### سورة ابراہیمؑ

سوال: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگ کہاں ہوں گے؟

جواب: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ [ابراہیم: ۴۸]

”جس دن زمین غیر زمین میں تبدیل کر دی جائے گی۔“

تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! تو لوگ کہاں ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ((عَلَى الصِّرَاطِ)) ”پل صراط پر۔“ [مسلم، الترمذی]

فائدہ:..... قیامت کے دن یہ زمین تبدیل کر دی جائے گی۔ تبدیلی کے وقت تمام  
خلقت پل صراط پر کھڑی ہوگی۔



### سورة الفرقان

سوال: اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر منہ کے بل میدانِ محشر کی طرف کیسے

جائے گا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ!

قیامت کے دن کافر میدانِ محشر کی طرف منہ کے بل کیسے جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرَّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ

يُمَشِيَةٌ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟))

”کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دو ٹانگوں پہ چلا لیا وہ اس بات پر قادر نہیں

ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل چلا لے؟

قادہ نے کہا: ہاں کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم! وہ ضرور قادر ہے۔

[البخاری، مسلم]

فائدہ:..... ہاں کیوں نہیں۔ ہمارے رب کی عزت کی قسم! وہ ضرور اس طرح چلانے پر قادر ہے۔



سوال: میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

جواب: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ))

”سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اُس نے

تجھے پیدا فرمایا ہے۔“

میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ))

”اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو صرف اس لئے قتل کرو کہ

کہیں وہ تمہارے ساتھ روٹی نہ کھائیں۔“

میں نے پھر دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ))

”اس کے بعد سب سے بڑا گناہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا ہے۔“

حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت

نازل ہوئی:

﴿ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي

حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ﴿٦٨﴾ [الفرقان: ٦٨]

”وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہ ہی اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے سوائے حق کے اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں۔“ [البخاری، مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... سب سے بڑا گناہ جس کا انسان ارتکاب کرتا ہے، یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے۔ مثلاً کسی کو معبود مان کر اس کی عبادت کرے حالانکہ کائنات کا بادشاہ تو صرف اللہ ہے۔ اور پوری مخلوق پر اس کی توحید و عبادت کا حق ہے۔ اس کے بعد بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی فقر و فاقہ کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کر ڈالے۔ اس کے بعد بڑا گناہ یہ ہے کہ پڑوسی کی عزت برباد کی جائے کیونکہ یہ دو طرح سے ظلم ہے۔ ایک اس طرح کہ یہ زنا ہے اور دوسرا اس طرح کہ پڑوسی کی ہتکِ عزت کی جس کی حفاظت کی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے وصیت اور تاکید فرمائی ہے۔



### سورة الاحزاب

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے جاتے ہیں نیک بھی بد بھی، کاش کہ آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں؟

**جواب:** حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے جاتے ہیں نیک بھی بد بھی، کاش کہ آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی:

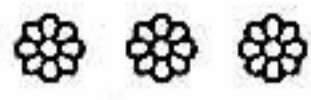
﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَلُوهُنَّ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ ط ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ط﴾ [احزاب: ٥٣]

”نبی کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔“

[البخاری، مسلم]

**فائدہ:**..... آیت حجاب کے نزول کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل ایمان مرد و خواتین کو دل

کی طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے میں مدد ملے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں مگر آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ [احزاب: ۵۶]

”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔“

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں مگر آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

(( اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ )) [البخاری]

”اے اللہ! محمد و آل محمد پر صلاۃ بھیج جس طرح تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر صلاۃ بھیجی۔ یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد و آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر برکت نازل کی تھی۔ یقیناً تو اپنی ذات میں محمود اور اونچی شان والا ہے۔“

**فائدہ:**..... اللہ کی طرف سے صلاۃ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب حضرت محمد ﷺ پر اتنی رحمت اور اتنا احسان فرمائے جو ان کی ذات کے لائق ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ صلاۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کا ملائعہ اعلیٰ میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف و ثنا کرنا ہے۔ آپ ﷺ پر ملائکہ کی صلاۃ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار و دعا کرتے ہیں۔

انسانوں کی طرف سے صلاۃ و سلام کے لئے وہ الفاظ و صیغے استعمال کئے جائیں جو حدیث میں آگئے ہیں کیونکہ ان الفاظ کو وحی کی تائید حاصل ہے۔ اپنے الفاظ میں بھی صلاۃ بھیجی جاسکتی ہے۔



### سورة الزمر

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! تو اس دن مومن لوگ کہاں ہوں گے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ط﴾

[الزمر: ۶۷]

”اور قیامت کے دن زمین پوری کی پوری اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (اے اللہ کے رسول!) تو اس دن مومن لوگ کہاں ہوں گے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَى الصِّرَاطِ ، يَا عَائِشَةُ)) ”؟“ اے عائشہ! پل صراط پر۔“ [الترمذی]

**فائدہ:**..... قیامت کے دن زمین اللہ تبارک و تعالیٰ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے تو اس وقت اہل ایمان جہنم کے اوپر کھینچے ہوئے پل صراط پر ہوں گے۔



### سورة الفتح

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ کے اگلے

پچھلے سب گناہ معاف کئے جا چکے ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو

اس قدر قیام فرماتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک متوڑم ہو جاتے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ آپ

کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کئے جا چکے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شُكُورًا))

”کیا میں یہ پسند نہ کروں کہ میں ایک شکر گزار بندہ بن جاؤں۔“

جب آپ ﷺ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے۔ جب رکوع

کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے۔ [البخاری]

**فائدہ:**..... اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دینا آپ پر ایک عظیم

نعمت تھی۔ نبی ﷺ کے خیال کے مطابق اس نعمت کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہی تھا کہ آپ

زیادہ سے زیادہ عبادت و تہجد میں مشغول ہو جائیں۔

حدیث میں صراحت آئی ہے کہ آخری عمر میں آپ کا جسم بھاری ہو گیا تھا۔ تو اس سے

مراد بہت زیادہ موٹاپا نہیں بلکہ آپ کے ڈیل ڈول کے ساتھ مناسبت رکھتا تھا۔



### سورة التحريم

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کسریٰ اور قیصر کے پاس دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں

ہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سال تک میں نے ارادہ

کئے رکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (سورہ تحریم کی) اس آیت کے بارے میں پوچھوں (ان

تَظَاهَرَ عَلَيْهِ).....

(یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر لیٹے

ہوئے تھے)

میں نے آپ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے تو رو دیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا: روتے کیوں ہو؟

تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کسریٰ اور قیصر کے پاس دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ))

[البخاری، مسلم، الترمذی]

”کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ یہ دنیا ان کے لیے ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو؟“

**فائدہ:**..... جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاہان عجم کی پر تعیش زندگی کا ذکر کرتے ہوئے نبی ﷺ کی پر مشقت زندگی پر رو دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا جواب دیا جس میں ہر مومن انسان کے لئے شفا و طمانیت کا پیغام ہے کہ یہ نعمتیں کفار کے لئے صرف دنیا میں ہیں اور اہل ایمان کو آخرت میں ہر قسم کی نعمت میسر ہوگی۔ اس لیے فرمایا کہ کیا تم لوگ ان ابدی نعمتوں پر خوش نہیں ہو؟



### سورة الليل

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اپنی لکھی ہوئی تقدیر پر ہی تکیہ و بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟

**جواب:** حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جنازے کے موقع پر بقیع الغرقہ میں نبی ﷺ کی معیت میں تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ))

”تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ دوزخ میں یا جنت میں لکھ نہ دیا گیا ہو۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر کیا ہم اپنی لکھی ہوئی تقدیر پر ہی تکیہ و بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اعْمَلُوا فِكُلِّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ



السَّعَادَةُ فَيُسَّرُ بِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الشَّقَاءِ فَيُسَّرُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ))

”عمل کرو، ہر شخص کو اسی کام کی آسانی دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔ جو شخص اہل سعادت میں سے ہے اُسے سعادت مند لوگوں کے عمل کی آسانی و توفیق بخشی گئی ہے اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہے اُسے بد بخت لوگوں کے عمل کی آسانی و توفیق عطا کی گئی ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُهُ  
لِلْيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝  
فَسَنِيسِرُهُ لِلْعُسْرَى ۝ ﴾ [الليل: ۵ تا ۱۰]

”تو جس نے (راہِ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا، اور بھلائی کو سچ مانا، اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اپنے خدا سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا، اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“ [البخاری، مسلم، الترمذی]

فائدہ:..... یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کی جگہ جنت یا دوزخ میں لکھ رکھی ہے۔ نیکو کار کو جنت کے عمل کی اور بدکار کو دوزخ کے عمل کی توفیق دی جاتی ہے۔



## فتنوں اور علامات قیامت کا بیان

### فتنوں سے ڈرایا جانا

**سوال:** کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے اندر صالح لوگ بھی ہوں گے؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نیند سے

بیدار ہوئے، آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرمائے جا رہے تھے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَيَلُّ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتْحَ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے خرابی ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے۔ آج یا جوج ماجوج کے بند میں سے اتنا سا کھول دیا گیا ہے۔ ایک راوی سفیان نے نوے یا سو کی گروہ بنائی۔“

آپ ﷺ سے کہا گیا: کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے اندر صالح لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”ہاں، جب فسق و فجور کی خباثت بہت زیادہ بڑھ جائے گی (تو ہلاکت ہی آئے گی)۔“

**فائدہ:**..... خواب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے چند فتنوں کا ظہور ہوا جو تمام انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب فساد ظاہر ہوگا اور فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! راستے میں تو ہر قسم کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں؟

**جواب:** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ

ہڑ بڑا کر نیند سے بیدار ہوئے۔ ہم نے آپ ﷺ سے یوں بیدار ہونے کا سبب پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يَوْمُونَ هَذَا الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ))

”میں نے ایک عجیب منظر دیکھا، میری امت کے کچھ لوگ اس بیت اللہ کا قصد کر رہے ہیں قریش کے ایک آدمی کی طرف جس نے بیت اللہ کی پناہ لی ہوئی ہے، حتیٰ کہ جب وہ لوگ بیداء مقام پر آئے تو سب کوزمین میں دھنسا دیا گیا۔“

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! راستے میں تو ہر قسم کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَىٰ نِيَّاتِهِمْ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”ہاں، ان میں وہ بھی ہے جو سوچ سمجھ کر آیا ہے، وہ بھی جو مجبور الا یا گیا ہے اور عام مسافر بھی ہیں۔ یہ سب ایک ہی مرتبہ ہلاک ہو جائیں گے۔ قیامت کے دن مختلف طریقوں سے اٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیت کے مطابق اٹھائے گا۔“

**فائدہ:**..... جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو نیک و بد سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ مگر قیامت کے دن وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ نیک آدمی کو جو دنیا میں مصیبت پہنچی ہے اس کا اُسے اجر ملے گا۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سا زمانہ ہوگا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ

وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ))

”وقت سمٹ جائے گا یعنی اس میں برکت نہیں ہوگی، عمل کم ہو جائے گا، حرص و لالچ بہت بڑھ جائے گا، فتنوں پر فتنے ظاہر ہوں گے اور قیل و قال یعنی باہم لڑائی جھگڑے بہت زیادہ ہو جائیں گے۔“

صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سا زمانہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:  
(الْقَتْلُ الْقَتْلُ)) ”قتل ہی قتل ہوگا۔“ [البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ چند ایسے امور بیان فرما رہے ہیں جو آخر زمانہ میں ظہور پذیر ہوں گے۔

مثلاً ہر چیز میں برکت کم ہو جائے گی۔ عمل صالح گھٹ جائے گا۔ بخیل لوگ دنیا کے حریص ہو جائیں گے۔ فتنے کثرت کے ساتھ رونما ہوں گے اور لوگوں کے درمیان باہمی قیل و قال یعنی لڑائی جھگڑے بکثرت ہونے لگیں گے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کے پاس نہ اونٹ ہوں نہ بھیٹر بکریاں اور نہ ہی زمین ہو؟

**جواب:** حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((انْهَآ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْاِثْمُ ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَآشِي فِيْهَا وَالْمَآشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اِلَّا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِهَا وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِهَا وَمَنْ كَانَتْ لَهُ الْاَرْضُ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهَا))

”بلاشبہ عنقریب گناہ کے فتنے رونما ہوں گے۔ خبردار! پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ اس میں بیٹھ جانے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا اس کی طرف دوڑ کر جانے والے سے بہتر ہوگا۔ خبردار! سنو! جب یہ فتنہ نازل ہو جائے یا وقوع پذیر ہو جائے تو جس کے پاس اونٹ ہیں وہ اپنے اونٹوں کے پاس جا کر رہے اور جس

کے پاس بھیڑ بکریاں ہیں وہ دُور وادی میں اُن کے پاس جا کر رہے اور جس کی زمین ہے وہ اپنی زمین پر جا کر رہے۔“  
ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اُس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کے پاس نہ اونٹ ہوں نہ بھیڑ بکریاں اور نہ ہی زمین ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَعْمِدُ اِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حِدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُوَ اِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ))

”وہ اپنی تلوار پکڑے اور اُس کی دھار پتھر کے ساتھ گُند کر ڈالے۔ پھر اگر نجات پانے کی استطاعت رکھتا ہے تو نجات حاصل کر لے۔ (پھر آپ نے یوں فرمایا) اے اللہ! میں نے یہ بات پہنچادی ہے۔ اے اللہ! میں نے یہ بات پہنچادی ہے۔ اے اللہ! میں نے یہ بات پہنچادی ہے۔“

ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر مجھے مجبور کر کے دونوں صفوں کی طرف یا دو جماعتوں میں سے کسی ایک کی طرف لے جایا جائے اور کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھ پر ضرب لگائے یا کوئی تیر آئے اور مجھے قتل کر ڈالے؟ (تو پھر میرا انجام کیا ہوگا؟)

آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَبُوءُ بِاَيْمِهِ وَاَيْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ اصْحَابِ النَّارِ))

”وہ اپنے اور تمہارے گناہوں کے ساتھ واپس پلٹے گا اور دوزخ والوں میں شامل

ہو جائے گا۔“ [مسلم، ابوداؤد]

**فائدہ:**..... نبی ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ فتنوں کے ظہور و انتشار کے وقت ایک مسلمان کو کیا طرز عمل اختیار کرنا ضروری ہے۔ بہترین طریقہ تو یہی ہے کہ اگر کوئی اونٹوں، بھیڑ بکریوں یا زمین کا مالک ہے تو وہ ان چیزوں میں جا کر رہے۔ اور اگر یہ چیزیں اُسے میسر نہیں ہیں تو جتنا بھی ہو سکے فتنہ و فساد سے بچ کر رہنے کی کوشش کرے۔ اور اگر وہ جبر و اکراہ کے ساتھ قتل کر دیا جائے تو قاتل دونوں کے گناہوں کا مستحق ہو کر دوزخ میں جا کرے گا۔

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے کہ اگر کوئی میرے گھر میں گھس جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے؟

**جواب:** حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی میرے گھر میں گھس جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُنْ كَابِنِ آدَمَ الْقَائِلِ: لَيْنَ بَسَطَتْ إِلَى يَدِكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطِ يَدِي إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ)) [ابوداؤد، الترمذی]

”(تو پھر تم) آدم کے اُس بیٹے کی طرح بن جانا جس نے کہا تھا: ”اگر تو نے مجھے قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے تیری طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔“

**فائدہ:**..... ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے قتل کا ارادہ بالکل نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے اور اس کے گناہ سمیٹ کر دوزخیوں میں شامل ہو جائے۔



**سوال:** یہ قاتل تو دوزخی ہوا مگر مقتول کا کیا معاملہ ہے؟

**جواب:** حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فِكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ))  
”جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مد مقابل ہو جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔“

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: قاتل تو دوزخی ہوا مگر مقتول کا کیا معاملہ ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ)) ”یقیناً اس نے بھی اپنے مد مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔“ [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

**فائدہ:**..... قاتل کا معاملہ تو ظاہر ہے کہ دوزخ کا مستحق ہے۔ رہا مقتول تو درحقیقت یہ بھی اُسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اگر اس کے پاس استطاعت ہوتی تو یہ ضرور اُسے قتل

کردیتا۔ اس لیے یہ دونوں ہی آگ کے مستحق ہیں۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول! فتنہ کے دور میں انسانوں میں سے بہتر کون ہے؟

**جواب:** نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! فتنہ کے دور میں

انسانوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( رَجُلٌ فِي مَا شَبَّهَتْهُ يُوَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ

فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ )) [الترمذی]

”فتنہ کے دور میں وہ انسان بہتر ہے جو اپنے مویشی جانوروں میں رہ کر ان کا حق

ادا کرے اور اپنے رب کی بندگی و عبادت کرے۔ اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا

سر تھامے ہوئے دشمن کو خوفزدہ کرتا ہے اور دشمن اسے خوفزدہ کرتے ہیں۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق فتنوں کے دور میں نجات پانے

والے دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جو ہر قسم کی شورشوں سے بچ بچا کر اپنے جانوروں کو پالتا پوستا اور

اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جو دارالاسلام اور دارالکفر کے درمیان

سرحدوں پر گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد میں شریک ہوتا ہے اور ملک کا دفاع کرتا ہے۔



**سوال:** وہ کیسے اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کر سکتا ہے؟

**جواب:** رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(( لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ ))

”مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرے۔“

صحابہؓ نے پوچھا: وہ کیسے اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(( يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ )) [الترمذی]

”اپنے آپ کو ایسی آزمائش و ابتلاء میں ڈال لینا جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو۔“

**فائدہ:**..... جب کوئی مسلمان کسی ایسے کام کے درپے ہو جائے جس کو ادا کرنے کی

طاقت نہ ہو تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اُس نے اپنے آپ کو رسوا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

## انواع واقسام کے فتنوں کی خبر

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟

**جواب:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ  
يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ))

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم  
نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے کہ قاتل کو پتہ نہ ہو کہ اُس نے قتل  
کیوں کیا اور مقتول کو علم نہ ہو کہ اُسے قتل کیوں کیا گیا؟“

تو دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْهَرَجُ ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) [المسلم]

”انسان فتنہ و فساد اور قتل و غارتگری میں مبتلا ہو جائیں گے۔ قاتل بھی دوزخ میں

اور مقتول بھی دوزخ میں۔“

**فائدہ:**..... کثرت فتنہ اور قتل و غارت کی وجہ سے قاتل کو سمجھ ہی نہ آئے گی کہ وہ قتل کا

مرتب کیوں ہوا اور مقتول بھی نہ سمجھ پائے گا کہ اُسے قتل کس بنا پر کیا گیا ہے؟



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! فتنہ احلاس کیا ہے؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ کیا حتیٰ کہ آپ نے فتنہ احلاس

(ایک ایک چیز میں دھنس جانے والے فتنہ) کا ذکر فرمایا۔

ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِيْ

رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ ، وَإِنَّمَا أَوْلِيَايَ

الْمُتَّقُونَ ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوْرِكِ عَلِيٍّ ضِلَعٍ -



ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتَهُ لَطْمَةً ،  
فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي  
كَافِرًا ، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ ، فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا  
نِفَاقَ فِيهِ ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ))

”لوگ باہمی شدید عداوت کی وجہ سے ایک دوسرے سے دُور بھاگیں گے۔ باہمی  
جنگ وجدل اور لوٹ کھسوٹ ہوگی۔ پھر خوشحالی کا فتنہ آئے گا جو میرے اہل بیت  
کے ایک آدمی کے قدموں کے نیچے سے اُبھرے گا جس کا گمان ہوگا کہ وہ مجھ  
میں سے ہے حالانکہ اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ میرے اولیاء  
صرف متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر اکٹھے ہو جائیں گے اُس کی مثال  
بھی ایسے ہے جیسے ٹیڑھی پسلی پر کوئی ران رکھ کر بیٹھ جائے یعنی یہ بیعت بھی  
نا کام ثابت ہوگی۔“

پھر ایک سیاہ فتنہ اُٹھے گا جو اس اُمت کے کسی آدمی کو بھی تھپیڑے مارے بغیر نہ چھوڑے  
گا۔ جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے تو وہ اور زیادہ شدت سے بھڑک اُٹھے گا۔ اس دور میں  
آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ لوگ دو جماعتوں میں بٹ جائیں  
گے۔ ایک ایمان کی جماعت، اس میں نفاق نہیں ہوگا اور دوسری نفاق کی جماعت، اس میں  
ایمان نہیں ہوگا۔ جب حالات ایسے پیدا ہو جائیں تو پھر اسی دن یا اس کے اگلے دن دجال کا  
انتظار کرو۔ [ابوداؤد، الحاکم]

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے چند فتنوں کی خصوصیات بیان فرمادی ہیں۔ اور سب  
فتنوں کے آخر میں انسانوں کے دو گروپوں میں تقسیم ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ایک اہل ایمان اور  
دوسرا اہل نفاق۔ اسی حالت میں دجال کا فتنہ عظیم برپا ہو جائے گا۔



جماعت میں شامل رہنے کی تاکید

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً ہم لوگ جاہلیت و شر کے دور میں تھے، تو اللہ

تعالیٰ ہمارے پاس یہ خیر و بھلائی کا دور لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟

**جواب:** حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے

بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں اور اپنا بچاؤ کر سکوں۔

اس لیے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً ہم لوگ جاہلیت و شر کے دور میں تھے، تو اللہ تعالیٰ ہمارے پاس یہ خیر و بھلائی کا دور لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ“..... ہاں، آئے گا۔

میں نے عرض کیا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ ، وَفِيهِ دَخْنٌ“۔ ہاں، آئے گا اور اس میں دلوں کا

فساد، کینہ و کدورتیں اور ہر مکروہ کام ہوگا۔

میں نے پھر پوچھا: اس دور کا فساد و کینہ اور مکروہ کام کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَبْرٌ يَهْدِي بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ))

”ایسے نوگ ہوں گے جو میرے طریقہ و ہدایت کے بغیر راہنمائی کریں گے۔

ان کے کچھ کام نیکی کے ہوں گے اور کچھ کام منکر و برائی کے ہوں گے۔“

میں نے پھر پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، دُعَاةٌ عَلَىٰ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ - مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذِفُوهُ فِيهَا))

”ہاں، جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوئے داعی ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول

کر لے گا اُسے وہ جہنم میں پھینک دیں گے۔“

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے اُن کا وصف و نشان بیان

فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَهُمْ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا))

”وہ ہمارے ہم قوم، ہم زبان و ملت ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو

کریں گے۔“

میں نے عرض کیا: اگر یہ دور میری زندگی میں آجائے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ))

”تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام (حکمران) کو لازم پکڑنا یعنی ان سے الگ نہ ہونا۔“

میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اور امام و امیر نہ ہو تو پھر کیا کروں؟  
 آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنَّ تَعْضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)) [البخاری، مسلم، ابوداؤد]

”تو پھر تمام فرقوں اور گروہوں سے الگ ہو جانا اگرچہ تمہیں کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے ہی پکڑنا پڑے یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے، اگر ایسا کر سکو تو ضرور کرنا۔“

**فائدہ:**..... نبی ﷺ مسلمانوں کو متوجہ فرما رہے ہیں کہ پُرفتن دور میں زندگی کس طریقہ سے گزاری جائے۔



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

**جواب:** حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں فرمایا:

((انَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي آثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا))

”یقیناً تم لوگ میرے بعد ایسے آثار و امور دیکھو گے جنہیں تم بہت بُرا سمجھو گے۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُّوا اللَّهَ حَقَّكُمْ)) [البخاری، الترمذی]

”تم ان (حکمرانوں) کے حقوق ادا کرنا اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرنا۔“

**فائدہ:**..... نبی علیہ السلام اپنی امت کو ایسے امور کی اطلاع دے رہے ہیں جو حکمرانوں کی طرف سے ظاہر ہوں گے، تو مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ وہ ان حکمرانوں کے دل تمہارے لئے مسخر کر دے۔



### فتنہ کی ابتداء

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اور ہمارے نجد میں بھی؟

**جواب:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا ))

”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔“

صحابہؓ نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا ))

”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے یمن میں بھی برکت عطا فرما۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اور ہمارے نجد میں بھی؟ (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے تیری مرتبہ فرمایا:

((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ))

[البخاری، الترمذی]

”وہاں زلزلے اور فتنے سر اٹھائیں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔“

**فائدہ:**..... نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ فتنے نجد سے ظاہر ہوں گے۔ ان فتنوں کو

شیطان بھڑکائے گا۔ نبی علیہ السلام نے اہل نجد کے لئے دعا اس لئے نہ فرمائی کہ ان دنوں

وہاں کفار کا غلبہ تھا۔ اور اس لئے بھی دعا نہ کی تاکہ ان کی طرف سے جس شر کا امکان تھا وہ اس



**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کی علامت و نشانی کیا ہے؟

**جواب:** حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي إِخْتِلَافٌ وَفِرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ))

”عنقریب میری امت میں اختلاف و تفرقہ بازی ہوگی۔ ایسے لوگ ہوں گے جو بات اچھی کریں گے مگر عمل بُرا ہوگا۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف کے پار ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ واپس نہیں پلٹیں گے جب تک کہ تیر کمان کی چٹکی میں واپس نہ آجائے۔ یہ بدترین خلائق اور بدترین فطرت کے مالک ہوں گے۔ مبارک ہو اُسے جو انہیں قتل کرے یا جسے وہ قتل کر دیں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے اور خود ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جو ان سے جنگ

کرے گا تو ان کے مقابلہ میں وہی اللہ کے زیادہ قریب ہوگا۔“

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کی علامت و نشانی کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”التحلیق“۔ وہ اپنے سر منڈوائیں گے۔ [ابوداؤد]

**فائدہ:**..... امت محمدیہ میں عنقریب ایسا گروہ پیدا ہوگا جو بد اعمال ہوں گے، وہ شریر

خلایق ہوں گے۔ جو انہیں قتل کرے یا ان کے ہاتھ سے قتل ہو جائے انہیں خوش خبری دی گئی ہے۔ ان کی علامت سر کے بال استرے کے ساتھ منڈوانا بتایا گیا ہے۔ یہ علامت عربوں کے ان دنوں کے رہن سہن کے بالکل خلاف ہے کیونکہ عرب اپنے بال لمبے کرتے اور مانگ



## روم کی لڑائی

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ان دنوں ہم تعداد میں کم ہوں گے؟

**جواب:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ((يُوشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكِلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا))

”عنقریب ایسا ہوگا کہ دوسری اقوام باہم مل کر تم پر ہلے بول دیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔“  
 تو کسی کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ان دنوں ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُذُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ))

”بلکہ تم ان دنوں کثیر تعداد میں ہو گے لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ اور کوڑے کرکٹ کی سی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دل سے تمہاری ہیبت اور رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن کی بیماری ڈال دے گا۔“

والے نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہن کی بیماری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) [ابوداؤد]

”دنیا کی محبت اور موت کا ڈر اور اس سے نفرت۔“

**فائدہ:**..... رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ امت مسلمہ کو مٹانے اور جو

کچھ ان کے پاس ہے، چھیننے کے لئے ملت کفر ایک جگہ اکٹھی ہو جائے گی۔ اس دور میں امت مسلمہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے بعد کی وجہ سے استفادہ کمزور ایمان ہوگی کہ کثرت میں ہونے کے باوجود یہ بے وزن ہوں گے۔ اسی طرح ح سیلاب کا کوڑا کرکٹ اور

جھاگ بے وزن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دشمن کے دلوں سے ان کا ڈر اور ان کی ہیبت نکال دے گا، اس وجہ سے کہ انہیں دنیا محبوب ہو چکی ہوگی اور جہاد کرنے سے کترائیں گے، دنیا کی آسائشیں موت سے نفرت پیدا کر دیں گی۔ اعاذنا اللہ منہ



### دھنسا اور شکلوں کا مسخ ہونا

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کب ہوگا؟

**جواب:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

((فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ))

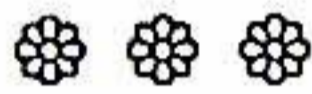
”اس امت میں بھی زمین میں دھنسا، شکلوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا ہوگا۔“

ایک مسلمان آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِيفُ وَ شُرِبَتِ الْخُمُورُ)) [الترمذی]

”جب گانے بجانے والی عورتوں، آلات موسیقی و لہو و لعب کا زور ہو جائے گا اور شرابیں پی جائیں گی۔“

**فائدہ:**..... جب اس امت میں مغنیہ عورتوں اور موسیقی وغیرہ کے آلات کی کثرت ہو جائے گی اور شرابیں تک عام پی جائیں گی، اُس وقت یہ امت مجموعی لحاظ سے اللہ کو بھول جائے گی تو اس پر انواع و اقسام کی آزمائشیں اور مصیبتیں نازل ہوں گی۔



### مجبور انسان جو مجرموں کے ساتھ دھنسا دیا جائے

**سوال:** اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! اُس کا کیا بنے گا جو مجبوراً اس لشکر میں شامل تھا؟

**جواب:** حضرت عبید اللہ بن قبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابوربیعہ اور عبد اللہ بن

صفوان رضی اللہ عنہما اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ کے پاس گئے، میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ انہوں نے

اُمّ المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ واقعہ  
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا ہے۔

اُمّ سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
(يَعُوذُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ، فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ  
خُسْفٍ بِهِمْ))

”ایک پناہ کا طالب بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ اس کی طرف ایک لشکر اٹھایا جائے  
گا۔ جب وہ سرزمین بیداء میں ہوں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“  
”تو میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کیا بنے گا جو مجبوراً اس لشکر میں شامل  
تھا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُخَسَفُ بِهِ بِهِمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ))

[البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی]

”وہ انہی کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ مگر قیامت کے دن اپنی نیت  
کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن صفوان نے کہا کہ بخدا! اس لشکر سے مراد وہ  
لشکر نہیں جو عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جنگ کے لئے آیا تھا۔

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ اگر کوئی مسلمان حق کے خلاف مجبور  
کیا جائے اور وہ خسف کا شکار ہو جائے تو قیامت کے دن اپنے عمل و نیت صالحہ کے مطابق ہی  
اٹھایا جائے گا۔



### دجال مشرق میں ظاہر ہوگا

**سوال:** اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟  
**جواب:** حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
(لَيَفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ))  
”لوگ دجال کے خوف سے فرار ہو کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔“



اُمّ شریک رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اُن دنوں عرب کہاں ہوں گے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہُمْ قَلِيلٌ“۔ وہ بہت قلیل تعداد میں ہوں گے۔

[مسلم، الترمذی]

**فائدہ:**..... دجال کا اول ظہور مشرقی علاقوں میں ہوگا پھر وہ جزیرہ عرب کی طرف متوجہ ہوگا۔ پھر مکہ و مدینہ کا قصد کرے گا۔ پھر اُسے ملائکہ فلسطین کی طرف پھیر دیں گے اور بالآخر لُد کے مقام پر ہلاک ہو جائے گا۔



## مسیح دجال کے اوصاف

**سوال:** اے اللہ کے رسول ﷺ! اُن دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ کیا آج ہمارے دل اُس دن جیسے ہیں؟

**جواب:** حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کے اوصاف بیان کئے اور پھر فرمایا:

((لَعَلَّه سَيُذِرْكُهُ مَنْ قَدَرَانِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ))

”شاید اسے وہ آدمی پالے جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے۔“

صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اُن دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ کیا آج ہمارے دل اُس دن جیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَوْ خَيْرٌ)) ”بلکہ بہتر ہوں گے۔“ [ابوداؤد، الترمذی]

**فائدہ:**..... حدیث سے مترشح ہوتا ہے کہ ظہور دجال کے وقت اہل ایمان کے دل اصحاب النبی کے دلوں جیسے یا اس سے بھی بہتر حالت میں ہوں گے۔ اور یہ فریق کامل الایمان ہوگا۔



## قیامت کی علامات

**سوال:** قیامت کب قائم ہوگی؟

**جواب:** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس وقت آپ ﷺ کے پاس محمد نامی ایک انصاری لڑکا موجود تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ يَعْيشُ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَىٰ أَلَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّىٰ تَقُومَ السَّاعَةُ)) [مسلم]

”اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید ہو سکتا ہے کہ یہ بڑھاپے کو بھی نہ پہنچ سکے اور قیامت قائم ہو جائے۔“

**فائدہ:**..... اس سوال کے جواب میں یہ احتمال ہے کہ قیامت قائم ہونے سے مراد اس سائل کی قیامت ہو۔ ارشاد ہے کہ ((مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ)) جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جوان آدمی کی مثال دے کر فرمایا کہ قیامت کا فیصلہ اٹل ہے اور اس کے متعلق کوئی تعین نہیں وہ کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے پر بڑھاپا بھی نہ آنے پائے، لمبی عمر بھی نہ مل سکے، کوئی مہلت بھی نصیب نہ ہونے پائے اور قیامت کی گھڑی آجائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

